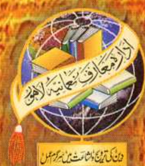
ایمان کیسے بچائیں

مُفتی مُحمّد شہابُ الدّین نوُری مدظلہ



ادارۂ معارفِ نُعمانیہ

باسمہ تعالیٰ

اشاعت خاص برائے
جولائی تا اکتوبر 2010

ایمان کیسے بچائیں

مؤلف:

مفتی محمد شہاب الدین نوری مدظلہ

ادارہ معارفِ نعمانیہ شادباغ لاہور پاکستان ✹ رضوی فاؤنڈیشن پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ اشاعت 169

بفیضانِ کرم:۔ شیخ السلام والمسلمین نبیرۂ اعلیٰحضرت جانشین مفتیٔ اعظم حضور تاج الشریعہ
حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری بریلوی دامت برکاتہم العالیہ

برائے ایصال ثواب: حاجی محمد حیات کھوکھر علیہ الرحمہ 10۔جاوید پارک شاد باغ لاہور

نام کتاب .... **ایمان کیسے بچائیں**

مصنف .... مفتی محمد شہاب الدین نوری مدظلہ

بار اوّل .... شعبان تا ذوالقعدۃ 1431ھ/جولائی تا اکتوبر 2010ء

تعداد 1100

شرفِ اشاعت .... ادارہ معارف نعمانیہ لاہور/ رضوی فاؤنڈیشن پاکستان

ہدیہ .... دُعائے خیر بحق معاونین

نوٹ:۔ بیرون جات کے شائقین مطالعہ 50 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرما کر طلب فرمائیں



ملنے کا پتہ



ادارہ معارف نعمانیہ زیر انتظام رضوی فاؤنڈیشن پاکستان

323 مرکزی جامع مسجد حنفیہ غوثیہ شاد باغ لاہور پاکستان E-mail: rizvifoundation@hotmail.com

فہرست مضامین

عرض حال

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکرام ﷺ

دولت ایمان وہ قیمتی اور انمول دولت ہے کہ اس کے برباد ہو جانے کے بعد آدمی کسی کام کا نہیں رہتا۔ آج انسان دولت دنیا کی اتنی قدر کرتا ہے جو قابل بیان نہیں اور ایمان کی دولت سے اس طرح بے پرواہی برتتا ہے جس کا کوئی حساب نہیں۔ بعض لوگ تو دنیا کی دولت میں اس قدر مستغرق ہیں کہ انہیں پتہ ہی نہیں کہ دولت ایمان کیا چیز ہے اور اسے برباد کر دینے کے بعد کیا ہوگا، بلکہ ہر لحہ دولت دنیا ہی کی تلاش و جستجو ہے یہی وجہ ہے کہ شریعت مطہرہ سے ان کی دوری انہیں ہلاک و برباد کئے دے رہی ہے (العیاذ باللہ) دور حاضر میں بہت سارے مسلمان مرد اور عورتیں اپنے آزادانہ خیال اور جہالت کی وجہ سے اس قدر بے لگام ہیں کہ ان کے منہ میں جو آتا ہے بول دیا کرتے ہیں چنانچہ بسا اوقات ان کی زبان سے کفر کے الفاظ بھی نکل جاتے ہیں اس طرح لوگ کافر ہو جاتے ہیں اور ان کا نکاح بھی ٹوٹ جاتا ہے مگر صد حیف انہیں خبر نہیں ہوتی کہ وہ کافر ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے اور ان کا نکاح بھی ٹوٹ گیا۔

ان ہی اسباب کی بنا پر ایک عرصہ سے بارہا میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا تھا کہ اس طرح کی کفری بولیاں جن کو مسلمان بول کر دائرہ اسلام سے نکل جاتا ہے اور اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) کو ناراض کر لیتا ہے ان سے ان (یعنی مسلمان مرد اور عورتوں) کو روکا جائے اور دولت ایمان سلب ہونے سے بچایا جائے چنانچہ بہتیرے ایسے گنوار مسلمانوں کو اس طرح کی بولیاں بولتے پاتا تو انہیں بہت ہی نرمی سے سمجھاتا اور انہیں خبردار کرتا کہ بھائیو اس طرح کی بولیاں بولنے سے مسلمان ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے لہٰذا ایسی بولی مت بولو اور زبان قابو میں رکھو اور انہیں بعد توبہ و استغفار نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونے کی تلقین کرتا اور اگر شادی شدہ ہوتے تو پھر سے نکاح کرنے کا حکم دیتا تو کچھ لوگ ایسے بھی ملے فوراً اس پر تائب ہوئے اور حکم

شرع پر عمل کیا اور بعض تو اپنی جہالت کی وجہ سے بجائے نادم ہونے اور حکم شرع پر عمل کرنے کے فوراً جہالت پر اتر آئے اور لایعنی تاویلات کرنے لگے اور شیخی بگھارنے لگے بہر حال اگر خدانخواستہ کسی مسلمان سے اس طرح کے کفری جملے منہ سے نکل گئے ہوں تو وہ فوراً توبہ کریں نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر مسلمان بنیں اور بیوی والے ہوں تو دوبارہ نکاح بھی کریں۔ بھائیو بہنو غور کرو کہ یہ کفری بولیاں بولنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے لہٰذا بول چال میں خاص طور پر خیال رکھو شیخی مت بگھارو اور اپنی زبان قابو میں رکھو خبردار خبردار آزاد ہو کر بے لگام بن کر قینچی کی طرح زبان چلا چلا کر جو منہ میں آئے اول فول نہ بکتے رہو کیونکہ حضور نبی کریم علیہ التحیۃ وثناء نے ارشاد فرمایا ہے کہ اپنی زبان کی حفاظت کرو اور اس کو قابو میں رکھو کیونکہ بہت سی زبان سے نکلی ہوئی باتیں آدمی کو جہنم میں داخل کر دیتی ہیں توبہ نعوذ باللہ من ذالک اور اللہ تبارک وتعالیٰ ہر مسلمان کو کفری باتوں اور کاموں سے بچائے آمین۔ درحقیقت جو چند اوراق میں مسائل شرعیہ سے آگاہ کیا گیا ہے یہ سیدی الکریم حضور بدر الملۃ والدّین الشاہ مفتی بدر الدین احمد رضوی نوری گورکھپوری علیہ الرحمۃ والرضوان کا کرم خاص ہے کیونکہ انہوں نے مجھ حقیر کو اپنی صحبت میں رکھ کر یہ تربیت دی کہ مسلمانوں کے ایمان کو بچانا ایک بہت بڑا کام ہے اور اس سے چشم پوشی کرنا کسی طرح جائز نہیں لہٰذا ناظرین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی مسئلہ ایسا ہو گیا ہو کہ جو شریعت مطہرہ کے پورے اصول پر نہ اترے تو یہ مجھ حقیر کی غلطی پر محمول کریں اور اطلاع کر دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے مولا تعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقہ وطفیل مسلمانوں کو اس طرح کی کتابیں پڑھ کر کفریات سے بچنے نیز دوسروں کو آگاہ کر کے کفریات سے بچانے کی توفیق و رفیق بخشے اور اس کتاب کو میرے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

والسلام

شہاب الدین احمد نوری

خادم الافتاء والتدریس استاذ دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف

15 محرم الحرام 1423ھ

المتوطن: مقام بڑھاکندھئی، پوسٹ کولدہ، ضلع مہراج گنج (یوپی) بھارت

تقدیم

حضرت علامہ مفتی محمد مستقیم صاحب مصطفوی

استاذ دار العلوم فیض الرسول

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جس طرح روشنی اور تاریکی دو الگ الگ حقائق ہیں اور ان کا ایک ساتھ جمع ہونا محال ہے اسی طرح ایمان و کفر بھی دو متضاد چیزیں ہیں ان کا بھی ایک ساتھ پایا جانا محال ہے۔ ایمان ایک نور ہے جس سے قلوب کا اندھاپن ختم ہو جاتا ہے۔ آدمی اعتماد و یقین کے اجالے میں زندگی بسر کرتا ہے اور در بدری کی ذلت سے نجات پا جاتا ہے۔ قرآن کریم نے اسی حقیقت کی طرف ارشاد فرمایا ہے۔

یٰصَاحِبَیِ السِّجۡنِ ءَاَرۡبَابٌ مُّتَفَرِّقُوۡنَ خَیۡرٌ اَمِ اللّٰہُ الۡوَاحِدُ الۡقَہَّارُ ﴿۳۹﴾ (یوسف:39)

کیا جدا جدا رب اچھے یا ایک اللہ جو سب پر غالب ہے۔

جبکہ کفر سراسر ظلمت و تاریکی ہے۔ اس سے دل نابینا بلکہ مردہ ہو جاتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی تزلزل و تذبذب کی گھٹاٹوپ سیاہ رات میں در بدر کی ٹھوکریں کھاتے ہوئے زندگی گزارتا ہے۔ اس کے دل کو نہ تو اطمینان و سکون حاصل ہوتا ہے اور نہ اس کے اندر قوی حوصلہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اپنی زندگی کو پر کیف بنانے اور غم و اضطراب کو دور کرنے کیلئے وہ لہو و لعب اور شراب و رباب کا سہارا لیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ ایمان انسان کی ایک اہم ضرورت اور اس کے لئے ایک انمول دولت ہے۔

ایمان کی تشریح حدیث شریف میں یوں فرمائی گئی ہے۔

قال ان تومن بالله وملئكته و كتبه و رسله واليوم الاخر وتومن بالقدر خيره و شره۔

یعنی حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ کو اس کے فرشتوں کو، اس کی کتابوں کو، اس کے رسولوں کو اور پچھلے دن کو ماننے اور تقدیر کی اچھائی اور برائی کو ماننے۔ (مسلم شریف ص 72:ج1)

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے ایمان کی تعریف اس طرح منقول ہے۔

ھو تصدیق بالجنان واقرار باللسان

یعنی دل سے تصدیق کرنے اور زبان سے اقرار کرنے کو ایمان کہتے ہیں۔ (المعتقد المنتقد ص 119)

لیکن جمہور کے نزدیک ایمان کی تعریف یہ ہے:

ھو التصدیق بالقلب فقط ای قبول القلب واذعانه لما علم بالضرورة انه من دین محمد ﷺ بحیث یعلمه الخاصة والعامة من غیر افتقار الی نظر واستدلال۔

ترجمہ: یعنی دل سے ان تمام باتوں کو قبول کرنے اور اذعان کرنے کو ایمان کہتے ہیں جن کا دین محمد ﷺ سے ہونا اس طرح ضروری طور پہ معلوم ہو کہ عام و خاص سب اسے جانتے ہوں اور نظر و استدلال کی حاجت نہ پڑے۔ (المعتقد المنتقد: ص 199)

اور ضروریات دین میں سے کسی چیز کو بلا جبر و اکراہ جھٹلانے یا اس کے انکار یا استخفاف کرنے کو کفر کہتے ہیں۔

پھر فقہاء کرام و حضرات متکلمین کے الگ الگ اصلاحات کی وجہ سے کفر کی دو قسمیں ہو جاتی ہیں (1) کفر فقہی (2) کفر کلامی

کفر فقہی:۔ کسی قطعی مسئلے سے انکار یا تکذیب یا استخفاف کو کفر فقہی کہتے ہیں۔ قطع نظر اس سے کہ وہ مسئلہ ضروریات دین میں سے ہے یا نہیں۔

کفر کلامی:۔ دین کے ضروری مسائل میں سے کسی مسئلہ کے انکار یا تکذیب یا استخفاف کو کفر کلامی کہتے ہیں۔ قطع نظر اس سے کہ وہ مسئلہ قطعی ہے یا نہیں۔

اسی طرح کفر کی اور بھی دو قسمیں ہیں (1) التزامی (2) لزومی۔

کفر التزامی:۔ یہ ہے کہ کوئی شخص ضروریات دین میں سے کسی شیء کا تصریحا خلاف کرے یعنی جو انکار اس سے صادر ہوا یا جس بات کا اس نے دعویٰ کیا وہ بعینہ کفر اور ضروریات دین کے مخالف ہے۔ جیسے نیچریوں کا فرشتوں اور جنات وغیرہ کے وجود کا انکار۔

کفر لزومی:۔ یہ کہ جو بات اس نے کہی وہ عین کفر نہیں مگر منجر بکفر ہوتی ہے۔ جیسے روافض کا حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی خلافتِ حقہ راشدہ کا انکار کرنا۔

ایمان اللہ تعالیٰ کو محبوب و مطلوب ہے اور کفر مبغوض و مردود۔ قرآن کریم میں کم و بیش تیرہ مقامات پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

يَاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ (سورۃ نساء پ 6، آیت: 170)

ترجمہ: اے لوگو تمہارے پاس یہ رسول حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف تشریف لائے تو ایمان لاؤ اپنے بھلے کو۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ (سورہ حدید پ 27: آیت 28)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ اپنی رحمت کے دو حصے تمہیں عطا فرمائے گا۔

قُلۡ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعَا الَّذِیۡ لَهٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحۡیٖ وَیُمِیۡتُ ۪ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ الَّذِیۡ یُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَکَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوۡهُ لَعَلَّکُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵۸﴾

(پ 9، الاعراف آیت 158)

تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی جلاتا اور مارتا ہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب کی بات بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ۔

یٰۤاَهۡلَ الۡکِتٰبِ لَا تَغۡلُوۡا فِیۡ دِیۡنِکُمۡ وَلَا تَقُوۡلُوۡا عَلَی اللّٰهِ اِلَّا الۡحَقَّ ؕ اِنَّمَا الۡمَسِیۡحُ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ وَکَلِمَتُهٗ ۚ اَلۡقٰهَاۤ اِلٰی مَرۡیَمَ وَرُوۡحٌ مِّنۡهُ ۫ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ۟ وَلَا تَقُوۡلُوۡا ثَلٰثَةٌ ؕ (پ 6: النساء آیت: 171)

اے کتاب والو اپنے دین میں زیادتی نہ کرو اور اللہ پر نہ کہو مگر سچ۔ عیسی مسیح مریم کا بیٹا اللہ کا رسول ہی ہے اور اس کا ایک کلمہ کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس کے یہاں کی ایک روح، تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین نہ کہو۔

وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُطۡلِعَکُمۡ عَلَی الۡغَیۡبِ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَجۡتَبِیۡ مِنۡ رُّسُلِهٖ مَنۡ یَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنۡ تُؤۡمِنُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَلَکُمۡ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۷۹﴾ (پ 6: آل عمران آیت: 179)

اور اللہ کی شان نہیں اے عام لوگو کہ تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ

چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر۔ اور اگر ایمان لاؤ اور پرہیز گاری کرو تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے۔

خدا کی بارگاہ میں ایمان اور عمل صالح کے پسندیدہ ہونے کی وجہ سے ہی قرآن کریم میں مومنوں کو بشارت دی گئی ہے اور ان کی تعریف و توصیف کی گئی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

إِنِّيٓ أُرِيدُ أَن تَبُوٓأَ بِإِثۡمِي وَإِثۡمِكَ فَتَكُونَ مِنۡ أَصۡحَٰبِ ٱلنَّارِۚ وَذَٰلِكَ جَزَٰٓؤُاْ ٱلظَّٰلِمِينَ ۝٢٩ (المائدہ:29)

وہ کہ سچے دل سے اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائیں اور نیک کام کریں ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم۔

وَأَمَّا مَنۡ ءَامَنَ وَعَمِلَ صَٰلِحٗا فَلَهُۥ جَزَآءً ٱلۡحُسۡنَىٰۖ
(پ16: الکہف آیت:88)

ترجمہ: اور جو ایمان لایا اور نیک کام کیا تو اس کا بدلہ بھلائی ہے۔

فَأَمَّا مَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ صَٰلِحٗا فَعَسَىٰٓ أَن يَكُونَ مِنَ ٱلۡمُفۡلِحِينَ ۝٦٧ (القصص آیت:67)

تو وہ جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا قریب ہے کہ وہ راہ یاب ہو۔

وَبَشِّرِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ أَنَّ لَهُمۡ جَنَّٰتٖ تَجۡرِي مِن تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُۖ (البقرہ آیت:65)

اور خوشخبری دے انہیں جو ایمان لائے اور اچھا کام کئے کہ ان کے لئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ أُوْلَٰٓئِكَ أَصۡحَٰبُ ٱلۡجَنَّةِۖ

هُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨٢﴾ (البقرہ آیت:82)

اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ جنت والے ہیں، انہیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (البقرہ آیت:257)

اللہ والی ہے مسلمانوں کا انہیں تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٩﴾ (المائدہ آیت:9)

ایمان والے نیکوکاروں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کیلئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

اس کے برعکس کفر خدا کو انتہائی مکروہ و ناپسند ہے، اسی بنیاد پر قرآن کریم میں جا بجا کافروں کیلئے وعیدیں آئی ہیں اور ان کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٥٢﴾ (العنکبوت، آیت:52)

اور جو باطل پر یقین لائے اور اللہ کے منکر ہوئے وہی گھاٹے میں ہیں۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٩﴾ (البقرہ آیت:39)

اور وہ جو کفر کریں گے اور میری آیتیں جھٹلائیں گے وہ دوزخ والے ہیں، ان کو ہمیشہ اس میں رہنا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٦١﴾ (البقرہ آیت:161)

بے شک وہ جنہوں نے کفر کیا اور کافر ہی مرے ان پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں، سب کی۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ
(آل عمران آیت:4)

بے شک وہ جو اللہ کی آیتوں سے منکر ہوئے ان کیلئے سخت عذاب ہے۔

فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (آل عمران آیت:56)

تو وہ جو کافر ہوئے میں انہیں دنیا و آخرت میں سخت عذاب دوں گا۔

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ﴿٨٨﴾ (النحل آیت:88)

جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا ہم نے ان پر، عذاب پر عذاب بڑھایا، بدلہ ان کے فساد کا۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ ﴿١٢﴾ (محمد آیت:12)

اور کافر برتتے ہیں اور کھاتے ہیں جیسے چوپائے کھائیں، اور آگ ان کا ٹھکانا ہے۔

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ
(الانفال آیت:55)

بے شک بدترین جانور اللہ کے نزدیک وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور ایمان نہیں لاتے۔

مذکورہ بالا قرآنی آیات سے یہ بات پوری طرح واضح ہو گئی کہ ایمان انتہائی قیمتی اور محمود شئی ہے اور کفر حد درجہ قبیح اور مذموم چیز ہے۔ لہٰذا ایمان کی حفاظت کرنا اور کفر

سے بچنا از حد ضروری ہے۔

آج کے دور میں بہت سے عامی اور نیم خواندہ مسلمان اپنی جہالت و کم علمی کی بنا پر بسا اوقات ایسے اقوال وافعال کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں جو کفر ہوتے ہیں۔ اور اس کا افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو مسلمان کہتا اور سمجھتا ہے جبکہ در حقیقت وہ اسلام کے دائرہ سے خارج ہو چکا ہوتا ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ اسے اپنے کفری کلمات و افعال کے کفری ہونے کا شعور نہیں ہوتا۔ اگر اسے اس بات کا شعور ہوتا کہ فلاں قول یا فعل کفر ہے تو یقیناً وہ اپنے آپ کو اس سے بچاتا اور غفلت و بے توجہی کی حالت میں اگر اس سے کسی کفری قول یا فعل کا صدور ہو بھی جاتا تو آگاہ ہونے یا توجہ دلانے پر فوراً توبہ کر لیتا۔ لیکن چونکہ عوام اور معمولی پڑھے لکھے لوگوں کیلئے یہ بات حد درجہ دشوار بلکہ ناممکن ہے کہ وہ از خود جان لیں کہ کون سا قول یا فعل منافی اسلام اور کفر ہے لہٰذا ایسی صورتحال میں علمائے دین کی یہ ذمہ داری ہے کہ ایسے اقوال وافعال سے مسلم عوام کو آگاہ فرمائیں جو ان کے ایمان کو تباہ و برباد کرنے والے ہیں۔ اسی نیک نیتی اور پر خلوص جذبے کے تحت محب محترم حضرت علامہ مفتی شہاب الدین صاحب قبلہ نوری نے یہ کتاب ترتیب دی۔ مجھے امید ہے کہ یہ کتاب مسلم عوام کے ایمان و اسلام کو بچانے کے سلسلے میں ان شاء اللہ تعالیٰ حد درجہ مفید اور کامیاب ثابت ہوگی۔ موصوف اپنی اس کارکردگی کی بنا پر پوری جماعت کی طرف سے لائق تحسین و قابل تبریک ہیں۔

اپنی مسلسل علالت و پریشان خاطری کے باوجود میں نے اس کتاب کو دیکھا۔ سبھی مسائل مستند اور باحوالہ ہیں، اکثر مآخذ مشہور و معروف اور معتبر ہیں۔ مولانا موصوف نے متعدد کتب سے متفرق ابواب کے مسائل کو تلاش کر کے جمع کرنے کے سلسلے میں کافی محنت کی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی اس سعی کو مشکور فرمائے۔ موصوف اپنی جماعت کے ایک متدین اور اصلاح پسند عالم، دارالعلوم فیض الرسول کے لائق و تجربہ

کار استاذ اور دار العلوم کے شعبہ افتاء کے ایک مشاق مفتی ہیں۔ مسلم سماج میں خلاف شرع پھیلی ہوئی باتوں کو مٹانے کی سچی تڑپ اور جذبہ رکھتے ہیں، یہ کتاب موصوف کے اسی جذبہ کی مظہر ہے۔

اخیر میں ایک بات عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ کہ کسی قول یا فعل کا کفر ہونا ایک الگ چیز ہے۔ اور کسی کو کافر قرار دینا ایک جداگانہ شئی ہے۔ چنانچہ بسا اوقات آدمی کفر کا مرتکب تو ہوتا ہے لیکن اسے کافر نہیں قرار دیا جا سکتا۔

پروردگار عالم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس کتاب کو نافع ومقبول بنائے اور مرتب موصوف کو دارین میں سرخرو فرمائے۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ اجمعین۔

محمد مستقیم مصطفوی

خادم الافتاء والتدریس دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف (بھارت)

۶ ذی الحجہ 1422ھ مطابق 19 فروری 2002ء

(1) صفات وذات باری تعالیٰ

سوال: ایک شخص کہتا ہے کہ ساری عبادتیں اللہ کیلئے ہیں دوسرا شخص اس کو جھوٹ بتلاتا ہے اس کے بارے میں شرع کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کو تجدید ایمان کرنا چاہیے کیونکہ اس کے اس قول سے قرآنی ارشاد۔

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾ کی تکذیب لازم آتی ہے۔ بیوی رکھتا ہو تو بعد توبہ وتجدید ایمان اس کی رضا سے نئے مہر پر دوبارہ نکاح کرے کیونکہ اس نے واضح دینی قول اور قرآنی قول کو جھوٹ بتلایا۔ اگر ایسا نہیں کرتا ہے تو سبھی مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں۔ جب تک کہ حکم شرع کو نہ مان لے ورنہ سب کے سب گنہگار رہوں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (فتاویٰ رضویہ 6 ص 26)

سوال: فرقہ، غیر مقلدین کا اللہ تعالیٰ کیلئے مکان ماننا فقہ احناف کو ناحق بتانا اور اجماع کا انکار کرنا کیا ہے؟

جواب: یہ سب کفر ہے۔ اولاً غیر مقلدین بد دین خود ہی گمراہ اور بحکم فقہا کفار و مرتدین ہیں۔

امام المسلمین اعلیحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کے رسائل مبارکہ الکوکبة الشھابیہ علی کفریات ابی الوھابیہ۔ سل السیوف الھندیہ علی کفریات بابا لنجدیہ وغیرھا کا مطالعہ کریں خود ہی ان کے کفر ظاہر ہو جائیں گے۔ تو بہرحال اللہ تعالیٰ کیلئے مکان ماننا کفر ہے۔

بحر الرائق جلد پنجم ص 129 میں ہے۔

یکفر لقوله یجوز ان یفعل الله فعلا لاحکمة فیه وباثبات المکان۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے کام میں حکمت نہ ہو اور اس کیلئے مکان ثابت کرنا کفر ہے۔

فتاویٰ عالمگیری جلد دوم ص 271 میں ہے۔

رجل قال قیاس ابی حنیفة حق نیست یکفر

یعنی جس آدمی نے یہ کہا ہو کہ قیاس امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ حق نہیں ہے اس کی تکفیر کی جائے گی۔

منح الروض ص 313 میں ہے۔

کفر باستخفاف کتاب الفقه

کتاب فقہ کو ہلکا جاننا کفر ہے اور ائمہ کرام علمائے عظام حجت اجماع کو ضروریات دین سے بتاتے ہیں اور اصل اجماع کے انکار کو کفر ٹھہراتے ہیں۔

کشف الاسرار امام عبدالعزیز بخاری رحمۃ اللہ علیہ قسطنطنیہ جلد چہارم ص 261 میں ہے۔

یحکم بکفر من انکر اصل الاجماع بان قال لیس الاجماع بحجة

(مستفاد از فتاویٰ رضویہ ص 33 تا 35 جلد 6)

مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کا بائیکاٹ کریں اور اس کو مسلمان نہ جانیں ورنہ خود کافر ہو جائیں گے۔ بہر حال ایسے لوگوں کو کفن دفن غسل دینا نماز جنازہ پڑھنا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا سب حرام ہے بلکہ کسی گڑھے میں ان کی لاشیں ڈال کر اوپر سے مٹی پاٹ دی جائے گی العیاذ باللہ۔

سوال: مرض سے شفاء کیلئے غیر خدا کی پوجا کرنے اور اسے جائز بتانے والے کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: مرض سے شفاء کے واسطے غیر خدا کی پوجا کرنیوالے اور اسے جائز بتانے والے دونوں کافر ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ص 70 جلد 6)

تمامی مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے لوگوں کو ہرگز ہرگز مسلمان نہ جانیں اور نہ ہی مسلمانوں کی طرح ان کے ساتھ کوئی برتاؤ کریں خواہ زندگی میں ہو یا مرنے کے بعد،

ورنہ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: غیر خدا کیلئے سجدہ عبادت جائز قرار دینے والے کیلئے شرع کا کیا حکم ہے؟

جواب: غیر خدا کیلئے سجدۂ عبادت جائز قرار دینے والا کافر ہے مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے شخص کا بائیکاٹ کریں اور اسے ہرگز ہرگز مسلمان نہ جانیں ورنہ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کو خبر نہیں فرشتے روح نکالنے آگئے اس کیلئے حکم شرع کیا ہے؟

جواب: قطعاً ومطلقاً یہ کلمہ کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ص 113 جلد 6)

تمامی مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کا بائیکاٹ کریں اور اس کفری جملہ کے معلوم ہو جانے کے بعد جتنے لوگ اس سے تعلق رکھیں گے وہ سبھی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے اور یہ بھی خیال رہے کہ اللہ رب العزت کو میاں ہرگز نہ کہا جائے۔

سوال: جو شخص ناراضگی کے عالم میں یہ کہے کہ میں کسی کی نہیں سنوں گا اگر خدا بھی کہے تو بھی نہیں سنوں گا۔ اس کیلئے حکم شرع کیا ہے؟

جواب: مطلقاً یہ کلمہ کفر ہے چاہے جس حالت میں کہے۔ (فتاویٰ رضویہ ص 113 ج 6)

مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے شخص کو مسلمان نہ سمجھیں اور اس کا سخت بائیکاٹ کریں، ورنہ میل جول، سلام وکلام رکھنے والے سبھی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو شخص قصداً یہ کہے کہ میں اللہ و رسول کو نہیں جانتا کہ کون ہیں اور نہ مسجد کو جانتا ہوں کہ کیا ہے اس کیلئے شرع کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر یہ کلمات بطور تحقیر کہے تو یقیناً کافر و مرتد ہے اس پر توبہ اور تجدید ایمان لازم وضروری ہے مسلمان اس کا سخت بائیکاٹ کریں اس سے ہر طرح کا تعلق مرنی کرنی ترک کردیں اور اسے مسلمان نہ جانیں ورنہ خود ہی ایمان

سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے ہاں اگر اپنی حالت پر افسوس اور اپنی جہالت کے بیان کیلئے کہا کہ میں ایسا جاہل ہوں کہ نہ خدا کی پہچان ہے اور نہ ہی رسول کی معرفت، نہ مسجد ہی کی کوئی قدر شناسی مجھے ہوئی ہے تو اس پر کوئی الزام نہیں البتہ اس طرح کہنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ (فتاویٰ رضویہ ص 116، ج 6)

سوال: جو شخص مرشد (پیر) کو خدا اس نیت سے کہے کہ اگر مرشد نہ ہو تو معرفت الٰہی کیسے حاصل ہوگی اور خود مرشد کا اس پر خوش ہونا کیسا ہے؟

جواب: مرشد کو کسی بھی نیت سے خدا کہنے والا کافر ہے اور اگر مرشد اس کو پسند کرتا ہے تو وہ بھی کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ص 119 جلد 6)

سوال: جو شخص یہ کہے کہ کوئی ایسی جگہ اور مکان نہیں جہاں ذات خدا موجود نہ ہو۔ اس قائل کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کلمہ کفر ہے کیونکہ اس کی ذات کیلئے جگہ ثابت کرنا ہے۔ حالانکہ وہ مکان و جہت وغیرہ سے پاک ہے، چنانچہ فتاویٰ تاتارخانیہ، طریقہ محمدیہ، حدیقہ ندیہ، فتاویٰ عالمگیری اور جامع الفصولین میں اس طرح بولنے پر حکم کفر فرمایا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 123)

لہٰذا ایسا کہنے والے پر توبہ و تجدید ایمان لازم و ضروری ہے کہ اگر وہ شخص ایسا نہیں کرتا ہے تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کا بائیکاٹ کریں اس سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ رکھیں ورنہ سبھی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو عورت اپنے شوہر سے درمیان گفتگو یہ کہدے کہ کیا خدا جانتا تھا تمہارے دل کی بات کو تو اس عورت کیلئے شرع کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر یہ بات ثابت و متحقق ہو جائے کہ معاذ اللہ اس عورت نے یہ الفاظ خدا کی نفی کیلئے کہے تو بیشک یہ کلمہ کفر ہے۔ لیکن وہ عورت اپنے شوہر کے نکاح سے

نہیں نکلی۔اس پر توبہ وتجدید ایمان فرض ہے اور دو گواہوں کے سامنے تجدید نکاح بھی کرلے اگر اس نے یہ جملہ نفی علم کیلئے نہیں کہا ہے تو اس پر الزام نہیں۔کیوں کہ صرف پہلی والی صورت میں حکم توبہ وتجدید ایمان نکاح ہے۔ واللہ اعلم بالصواب (فتاویٰ رضویہ ج6 ص131)

سوال: توحید، وحدت اور اتحاد میں کیا فرق ہے؟

جواب: توحید مدار ایمان ہے اور اس کی شک کفر ہے۔ وحدت وجود حق ہے جو قرآن عظیم، احادیث اور ارشادات اکابرین سے ثابت ہے۔ البتہ اتحاد وہ بیشک زندقہ والحاد اور اس کا قائل کافر ہے۔ اتحاد کا مطلب یہ ہے کہ یہ بھی خدا وہ بھی خدا سب خدا۔

سوال: ایک شخص نے درمیان گفتگو غیظ وغضب میں یہ کہا کہ میں خدا اور رسول کو نہیں جانتا ہوں لوگوں نے اس پر گرفت کیا لیکن وہ اس طرح کہہ کر مجلس سے چلا گیا اس کیلئے حکم شرع کیا ہے؟

جواب: اگر اس نے یہ لفظ کہا ہے کہ میں خدا اور رسول کو نہیں جانتا تو بلاشبہ وہ اسلام سے نکل گیا اس پر توبہ وتجدید اسلام فرض ہے بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی کرے۔ (فتاویٰ رضویہ ص153 ج6)

سوال: جو شخص کہے کہ خدا کے سوا کچھ نہیں۔ یہ بھی خدا وہ بھی خدا۔ زید بھی خدا بکر بھی خدا علی ھذا القیاس یعنی خالق ومخلوق نہیں۔ فعل فاعل مفعول خدا میں صورت بے صورت ہے۔ بے صورت صورت ہے۔ نہ یہ ہے نہ وہ ہے۔ زید ہے نہ بکر نہ عمرو۔ خدا ہی خدا ہے۔ اس کی تائید میں چند اشعار خود ساختہ پیش کرتا ہے اور تخلص اطہر رکھتا ہے اور چند اشعار دیوان جام جم مصنفہ طالب حسین فرخ آبادی کا پیش کر کے اپنا مذہب بتاتا ہے۔ جو بطور نمونہ

ذیل میں درج کئے جاتے ہیں یہ اشعار بھی زید کے ہیں۔

1 بندے کو تو خدا کہوں اور اسکو کیا کہوں بندے کو بندہ اور نہ خدا کو خدا کہوں
2 اطہر ہی خدا ہے غرض دو میں ایک ہے۔ زیور کو زر کہوں نہیں تو اور کیا کہوں
3 اگر سب بھول بیٹھا تو خدا بھی بھول جا اطہر کہ ہے یہ سب بڑا دھوکا خدا خود ہے خدا خود ہے
4 میں ہی مرسل میں ہی مرسل میں ہی اخبار اور قرآن محمد اور میں ہی اللہ آہا ہا ہا آہاہاہا
5 نہ مفتی ہے نہ خنجر ہے نہ حد ہے نہ شریعت ہے خدا ہے تو اگر سچا انا الحق کہہ انا الحق کہہ
6 خدا ہو کر نہ بندہ بن زبان کو کھول دے پیارے
7 ہے یہ آزادی کا رشتہ انا الحق کہہ انا الحق کہہ
8 نہ رکھ روزہ نہ کر سجدہ نہ جا کعبہ میں تو حج کو نہ ہے روزہ نہ ہے سجدہ انا الحق کہہ انا الحق کہہ
9 خدا کب تھا محمد تھے شریعت تو ہے مفروضہ نہیں ہے ماسوا حق کا انا الحق کہہ انا الحق کہہ
10 معبود تو خدا کو کہے حور پر مرے شہوت پرست گر نہ کہوں اس کو کیا کہوں
11 اللہ کے سوا نہیں پھر بولتا ہے کون اطہر تجھے خدا نہ کہوں اور کیا کہوں
12 اطہر تو برائے نام ہوں میں حیرت نہیں ہے اللہ ہوں میں عارف ہے اگر تو شک مت لاوہ اور نہیں میں اور نہیں
13 آپ ہی عرش اور آپ ہی کرسی آپ ہی دوزخ اور جنت آپ مکیں ہیں آپ مکاں ہیں کیا کیا شور مچایا ہے
14 کافر کو تو برا کہوں مومن کو کیا کہوں اچھا کہوں نہ اس کو نہ اس کو برا کہوں

مصنفہ طالب حسین فرخ آبادی

15	بنا ایک وحدت کی تصویر میں ہوں	مرید آپ ہی آپ ہی پیر میں ہوں
16	نہ دیکھا ہو جس نے اسے مجھ کو دیکھے	نہاں و عیاں اس کی تصویر میں ہوں
17	عذاب کس کا ثواب کیسا گناہ کہتے ہیں کس کو یارو	وہی ہے فاعل جو خیر و شر کا خطا عطا ہے عطا خطا ہے
18	عجب معمہ یہ عزیز و خلا ملا ہے ملا خلا ہے	برا بھلا اب کہوں میں کس کو بھلا برا ہے برا بھلا ہے

مذکورہ بالا عقیدہ کو حضور پر نور شافع یوم النشور ﷺ کے سینے کا علم بتاتا ہے جو

آج تک سینہ بسینہ مشائخ طریقت میں چلا آرہا ہے اور اسی کا نام وصول الی اللہ ہے وہ شخص پیر بھی ہے اور اپنے مریدوں کے سامنے جب نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو کہتا ہے ذرا خدا کو دھوکا دے لوں اور وعظ میں پکار پکار کر کہتا ہے کہ شریعت تمہارے والدین نے بھی اور تمہارے استاذوں اور مولویوں نے بھی سکھائی مگر خدا سے ملنے کا راستہ کچھ اور ہے اور یہ منتر کچھ، اور ہے۔ اس بولی کو سن کر کلیجہ پاش پاش ہو جاتا ہے اور شخص مذکورہ شریعت سے نفرت دلاتا ہے ایسے شخص کیلئے اور اس کیلئے مریدوں کیلئے حکم شرع کیا ہے۔

جواب: جو شخص اس طرح کا عقیدہ رکھے بلاشبہ کافر و مرتد ہے اس کے کلام سرتاپا کفر سے بھرے ہوئے ہیں۔

مثلاً (1) بکر زید اور عمرو سب کو خدا کہنا (2) خدا کو مخلوق اور مفعول کہنا (3) بندہ کو خدا کہوں (4) خدا کو خدا نہ کہوں (5) تیسرے شعر میں خدا کو بھول جانے کی فرمائش اور یہ بھی کہ بڑا دھوکہ ہے (6) چوتھے شعر میں اپنے آپ کو اللہ کہنا (7) رسول کہنا (8) قرآن کہنا (9) پانچویں شعر میں شریعت کا انکار (10) انا الحق کہنے پر اصرار (11) چھٹے شعر میں بھی یہی (12) بندہ بننے کی ممانعت (13) ساتویں شعر میں بھی یہی (14) بروجہ انکار روزہ و نماز اور حج کی ممانعت (15) آٹھویں شعر میں خدا کی نفی (16) شریعت کو فرضی و ساختہ بتانا سیاق و سباق سے یہی مراد متعین ہے (17) وہی انا الحق (18) دسویں شعر میں خدا بننا (19) گیارہویں شعر میں بھی (20) مومن کو اچھا نہ کہنا اور کافر کو برا نہ کہنا۔ یہ بیس کلمات کفریہ تو کھلم کھلا ہیں (21) عذاب و ثواب کا انکار (22) برے کو بھلا بھلے کو برا کہنا (23) ان صریح عقائد کفریہ ملعونہ کو حضور اقدس ﷺ کی طرف منسوب کرنا (24) کفر کو وصول الی اللہ بتانا (25) نماز کیلئے اس کا کہنا کہ خدا کو دھوکا دے لوں۔ ماقبل والے کلمات کے لحاظ

سے قابل تاویل نہیں رہ گیا بلکہ استہزاء کا مفہوم متعین ہو گیا اور یہ کفر ہے شریعت سے نفرت دلانا۔ شریعت کو راہ خدا نہ ماننا الحاصل یہ شخص ان کافروں اور مرتدوں میں سے ہے جن کے متعلق یہ فرمایا گیا ہے۔ "من شك في كفره وعذابه فقد كفر" جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔ مسلمانوں کو اس سے میل جول سلام و کلام اس کے پاس اٹھنا بیٹھنا، اس کی بات سننا، بیمار پڑے تو اس کو پوچھنے جانا، مر جائے تو اسے غسل و کفن دینا، جنازہ اٹھانا، نماز جنازہ پڑھنا، مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا، مسلمانوں کی طرح دفن کرنا، اس کیلئے دعائے بخشش کرنا، اس کو کچھ ثواب پہنچانا اور اس کی قبر پر جانا حرام حرام اشد حرام ہے۔ اگر کوئی شخص ان باتوں میں سے کسی بات پر عمل کرے گا۔ اس شخص کو مسلمان سمجھ کر یا اس کی موت کے بعد دعائے بخشش کرے گا یا اسے ثواب پہنچائے گا اگرچہ اسے کافر ہی جان کر کیوں نہ کرے وہ خود کافر ہو جائے گا۔ جو لوگ اس سے مرید ہو چکے ہیں ان پر واجب ہے کہ اس سے دور بھاگیں اور اپنی بیعت اس سے توڑ لیں کیونکہ وہ بیعت اس کے ہاتھ پر نہیں ہوئی ہے در حقیقت ابلیس کے ہاتھ پر ہوئی ہے۔ پھر اس کے مریدوں میں جو لوگ اس کے ان کفریات سے باخبر تھے اور اس کے بعد مرید ہوئے یا مرید ہو جانے کے بعد ان کو معلوم ہوا۔ اور اس کی بیعت سے الگ نہ ہوئے وہ سب لوگ اسلام سے خارج ہیں۔ مرتد پیر کی بیوی اور اس کے مریدوں کی بیویاں ان سب کے نکاح سے نکل گئیں۔ (فتاویٰ رضویہ ص 591، ج6) لہٰذا ان مرید و پیر سب پر لازم ہے کہ توبہ و استغفار کریں پھر دوبارہ اسلام لائیں، کلمہ پڑھیں اور مسلمان ہوں اس کے بعد اپنی اپنی بیویوں سے ان کی رضا سے نئے مہر کے ساتھ پھر سے نکاح کریں۔ اگر یہ لوگ تجدید ایمان و نکاح نہیں کرتے ہیں تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان کا سخت بائیکاٹ کریں اور انہیں مسلمان نہ جانیں ورنہ خود ہی مسلمان نہیں رہ جائیں گے اور عذاب خداوندی میں

گرفتار ہوں گے۔ خبردار خبردار! ایسی تقریریں اور ایسی کتابیں جو ایمان کو ختم کر دیں ان کا سننا ان کا پڑھنا حرام حرام اشد حرام ہے۔ چنانچہ تذکرۂ غوثیہ جس میں غوث علی شاہ پانی پتی کا تذکرہ ہے۔ ضلالتوں گمراہیوں بلکہ صریح کفر کی باتوں پر مشتمل ہے جیسے غوث علی شاہ جگن ناتھ کی چوکی پر اشنان (غسل) کرتے ملے۔ کسی نے پہچانا تو بولے کہ اس شخص کے دو باپ تھے ایک مسلمان اس کی طرف سے حج کر آیا ہے دوسرا باپ ایک پنڈت اس کی طرف سے جگن ناتھ تیرتھ کرنے آیا ہے اور اسی طرح شمع حقیقت کتاب مصنفہ خلیق اللہ الہ آبادی بھی کفری باتوں پر مشتمل ہے۔ لہٰذا ایسی گمراہ کن کتابوں کو شاہراہ عام پر جلا دیا جائے۔

سوال: کسی شخص (یعنی پیر کو) محبت میں ڈوب کر ذات تو احد سالار رسل مسند نشین لم یزل کہنا کیسا ہے؟

جواب: ذات تو احد سالار رسل اور مسند نشین لم یزل کسی شخص کو کہنا قطعاً کفر ہے۔ یونہی فقہائے کرام نے غیر خدا کو قیوم جہاں کہنے پر تکفیر فرمائی ہے۔

مجمع الانہر میں ہے۔

اذا اطلق علی المخلوق من الاسماء المختصة بالخالق جل وعلا نحو القدوس والقیوم والرحمن وغیرھا یکفر

(فتاویٰ رضویہ ج6 ص196)

لہٰذا کہنے والے اور سن کر پسند کرنے والے سب پر توبہ وتجدید ایمان لازم ہے اگر ایسا نہ کریں تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان کا بائیکاٹ کریں ورنہ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو شخص اللہ پاک کو کسی ایسی چیز سے متصف کرے جو اس کی شایان شان نہیں ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اللہ پاک کو کسی ایسی چیز سے متصف کرنا جو اس کے شایان شان نہیں یا اس

کے اسماء میں سے کسی سے ہنسی کرنا یا اس کے حکم کا مذاق اڑانا یا اس کے کسی وعدہ یا وعید کا انکار کرنا (جو دلیل قطعی سے ثابت ہو) کفر ہے۔

اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ او استھزاء باسم من اسمائہ تعالیٰ او بامر من اوامرہ او انکر من وعدہ و وعیدہ ماثبت بدلیل قطعی یکفر۔ (ہدیۃ المہدین ص 15 مطبوعہ استنبول ترکی)

مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے شخص کا سخت بائیکاٹ کریں۔

سوال: جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ میم کی چادر منہ پر ڈال کر احمد بن کر آیا اور جو اس کی تائید کرے ان دونوں کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: جو اس طرح کہے اور جو اس کی تائید کرے سب کافر ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ ص 207 ج 6)

مسلمان ایسے لوگوں کا بائیکاٹ کریں جب تک کہ توبہ اور تجدید ایمان وغیرہ نہ کر لیں اور ان سے کسی قسم کی کوئی رواداری نہ رکھیں۔ واللہ ورسولہ اعلم بالصواب جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم

سوال: جو شخص اس طرح کہے کہ خدا مکہ اور مدینہ کی گلیوں میں تریسٹھ سال تک پھرا لیکن کسی نے اس کو پہچانا نہیں اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 206)

کہنے والا اسلام سے خارج ہو گیا۔ اگر شادی شدہ ہے تو اس کی بیوی بھی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ جب تک وہ توبہ تجدید ایمان تجدید نکاح نہ کرے اس کا بائیکاٹ کریں۔ ورنہ سبھی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: یہ کہنا کیسا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے فرمایا تو اور نہیں میں اور نہیں نیز یہ کہنا کہ اللہ رب العزت کہیں لیلیٰ کہیں مجنوں بنا۔ اس کے قائل کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اللہ رب العزت پر یہ افتراء ہے اس کا کفر ظاہر ہے۔

وقد قال الله تعالیٰ انما یفتری الکذب الذین لا یومنون
اوراسی طرح یہ کہنا کہ کہیں لیلیٰ بنا، کہیں مجنوں بنا۔ بظاہر کفر ہے۔
(فتاویٰ رضویہ ج6 ص206)

سوال: جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ مشرک کو بھی بخش دے گا یا اس طرح کہنا کہ احادیث وآیات کچھ نہیں اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا صریح کفر ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَیَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ
یعنی اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے۔
(سورۃ نساء آیت 116)(فتاوی رضویہ ج5 ص797)

سوال: اللہ رب العزت کے نام کی تصغیر کرنا جیسے کسی کا نام عبداللہ، عبدالخالق، عبد الرحمن ہو اسے پکارنے میں الف وغیرہ ایسے حروف ملادیں جس سے تصغیر سمجھی جاتی ہے۔ اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اللہ عزوجل کے نام کی تصغیر کرنا کفر ہے۔ (بہار شریعت ج9 ص170)
لہٰذا اس طرح کے پکارنے والوں کو توبہ تجدید ایمان کرنا چاہیے۔

سوال: اللہ تعالیٰ کیلئے اوپر والا بولنا کیسا ہے؟

جواب: خدائے تعالیٰ کی ذات کیلئے اوپر والا بولنا کفر ہے۔

کیونکہ اس کیلئے اس لفظ سے جہت کا ثبوت ہوتا ہے اور اس کی ذات جہت سے پاک ہے جیسا کہ علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔

اذا لم یکن فی مکان لم یتمکن فی جھۃ لا علو ولا سفل ولا غیر ھما
(شرح عقائد نسفی ص33)

اور علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

یکفر بوصفہ تعالیٰ بالفوق او بالتحتہ تلخیصاً

(بحرالرائق ج5 ص130)

لیکن کوئی شخص یہ جملہ بلندی و برتری کے معنی میں استعمال کرے تو قائل پر حکم کفر نہ کریں گے مگر اس قول کو برا ہی کہیں گے اور قائل کو اس سے روکیں گے۔

فھو سبحانہ تعالیٰ اعلم

(مستفاد از فتاویٰ رضویہ ج6 ص733) فتاویٰ فیض الرسول ج1 ص2 تا3)

سوال: جو شخص یہ کہے کہ اللہ ورسول ایک ہیں چاہے میں اس کے کہنے سے کافر ہی کیوں نہ ہو جاؤں۔ اس کیلئے کیا حکم ہے۔

جواب: اگر اس کی مراد یہ ہے کہ اللہ ورسول ایک ہیں باعتبار ذات کے تو یہ کفر صریح ہے اور اگر مراد یہ ہے باعتبار اطاعت ایک ہیں کہ رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور اللہ کی اطاعت رسول کی تو کفر نہیں مگر اس طرح کے کلمات سے جو موہم کفر و شرک ہوں احتراز واجب ہے۔ مگر اس کا یہ کہنا کہ چاہے میں اس کے کہنے سے کافر ہی کیوں نہ ہو جاؤں۔ چونکہ کفر کے ساتھ اپنی رضا ظاہر کر رہا ہے لہٰذا یہ کفر ہے۔

فتاویٰ عالمگیری مطبوعہ مصر ج 2 ص 235) میں ہے۔ من یرضی بکفر نفسہ فقد کفر۔

یعنی جو شخص اپنے کفر پر راضی ہو تو وہ کافر ہو گیا۔ (فتاویٰ فیض الرسول ج1 ص4)

سوال: جو شخص خدائے پاک کو جہنمی بتائے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: خدائے تعالیٰ کیلئے اس طرح کہنا کفر صریح اور ارتداد جلی اور من شك فی کفرہ و عذابہ فقد کفر کے تحت اس کے کفر و عذاب میں شک کرنے والا خود کافر ہے۔ (مستفاد از فتاویٰ فیض الرسول ج1 ص5)

سوال: جو شخص خداوند قدوس کو گالی دے اور جو لوگ گالی دینے والے کی حمایت

کریں اور اس سے راضی رہیں ان کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: خداوند قدوس کو گالی دینے والا کافر و مرتد ہوگیا۔

شفا شریف اور اس کی شرح ملا علی قاری میں ہے۔

لا خلاف ان ساب الله ینسبه الکذاب او العجز ونحو ذلك من المسلمین کافر حلال الدم بل واجب السفك (ج 2 ص 491)

اور جتنے لوگ اس کے کافر و مرتد ہو جانے کے بعد اس کی حمایت کر رہے ہیں اور اس کے کفر پر راضی ہیں وہ سب دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہو گئے۔ (ظہیریہ) ان الرضا بکفر غیرہ ایضا کفر"۔ (فتاویٰ فیض الرسول ج 1 ص 159)

سوال: غیر خدا کو سجدہ تعظیمی کفر ہے یا نہیں؟

جواب: غیر خدا کو سجدہ بلاشبہ حرام ہے پھر اگر وہ سجدہ عبادت کی وجہ سے ہو تو قطعاً یقیناً و اجماعاً کفر ہے اور اگر بروجہ تحیت ہو تو کفر میں اختلاف ہے اور اس کے حرام ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں اور حق یہی ہے کہ بے نیت عبادت حرام اور گناہ کبیرہ ہے کفر نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر ص 113)

سوال: چاند سورج یا بت کیلئے جو شخص سجدہ تحیت کرے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: سجدہ تحیت اگر بت یا چاند یا سورج کو کرتا ہے تو ضرور اس پر حکم کفر ہے اگرچہ ایمان عقد قلبی ہے مگر جس طرح اقوال زبان اس پر دلیل ہوتے ہیں ایسے بعض افعال بھی جن کو شریعت نے کفر ٹھہرا دیا ہے انہیں میں سے اشیائے مذکورہ کو سجدہ ہے۔ معاذ اللہ۔ مصحف شریف کو نجاست میں پھینکنا یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنا یونہی مشرکین و کفار کے معبودان باطل کی تصویر ہوں تو اس کو سجدہ کرنے پر بھی مطلقاً حکم کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 10 نصف آخر ص 114)

سوال: اس طرح کہنا کہ ایسا پانی پیتا خدا نہیں جانتا، کیسا ہے اور قائل کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کہ ایسا پانی پیتا خدا نہیں جانتا، صریح کفر ہے۔

سوال: جولوگ مخالف شرع اللہ ورسول کا واسطہ دے کر کوئی کام کروائیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: خدا کیلئے شریعت کی اتباع کی جاتی ہے۔ معاذ اللہ خدا کے واسطے مخالفت شرع نہیں کرائی جاتی ہے۔ کسی سے مخالفت شرع کروانا گناہ ہے اور اس پر خدا کا واسطہ دینا تو اشد حرام ہے۔ اگر اس خلاف شرع کو خلاف شرع سمجھتے ہوئے خدا کا واسطہ دے جب تو معاذ اللہ بہت اشد تر الزام ہے ایسے شخص پر توبہ تجدید ایمان تجدید نکاح کا حکم ہوگا۔ واللہ اعلم (فتاویٰ مصطفویہ جلد 1 ص 92-91)

سوال: اللہ تعالیٰ کو بڑھو (بڈھے کہنا کیسا ہے)؟

جواب: اللہ عز اسمہ کو بڑھو کہنا کفر ہے۔ لہٰذا جس نے یہ لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال کیا وہ مسلمان نہیں رہ گیا بلکہ کافر ہوگا۔

سوال: جو شخص کسی مصیبت کے آجانے پر اللہ رب العزت کو معاذ اللہ برا کہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اللہ رب العزت کو برا کہنا کفر ہے اور جو شخص کہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اسی طرح اولاد وغیرہ کے مرنے پر غم وغصہ میں اس قسم کی بولیاں بولنا کہ خدا کو میرا بیٹا ہی مارنے کو ملا تھا۔ دنیا بھر میں مارنے کیلئے میرے بیٹے کے سوا خدا کو کوئی دوسرا ملتا ہی نہیں تھا۔ خدا کو ایسا ظلم نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بہت برا کیا کہ میرے بیٹے کو مار کر میرا گھر بے چراغ کر دیا۔ اس قسم کی بولیاں بول دینے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ (جنتی زیور)

سوال: اللہ تعالیٰ کے کسی کام کو برا کہنا کیسا ہے؟

جواب: خدا کے کسی کام کو برا کہنا خدا کے کاموں میں عیب نکالنا یا خدا کا مذاق اڑانا

خدا کی بے ادبی کرنا یا خدا کی شان میں کوئی پھوہڑ لفظ بولنا یا خدا کو ایسے لفظوں سے یاد کرنا جو اس کی شان کے لائق نہیں ہیں یہ سب کفر کی باتیں ہیں۔(جنتی زیور)

سوال: جو لوگ (جب بارش نہیں ہوتی ہے تو) کہتے ہیں کہ دئی کے گھر میں بھی سوکھا پڑ گیا ہے۔اس لئے بارش نہیں ہو رہی ہے ایسے لوگوں کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ لوگ اس طرح کہہ کر قطعاً دائرہ اسلام سے نکل گئے۔

مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے لوگوں کا بائیکاٹ کریں (کیونکہ وہ لوگ ان بولیوں کی وجہ سے اسلام سے خارج ہو گئے) ورنہ جتنے لوگ ان سے میل مراسم رکھیں گے اور ان کی مرنی کرنی میں شامل ہوں گے سب کے سب عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو لوگ اس طرح کہیں کہ دئی کے گھر بھی اندھیر (ناانصافی) ہے تو ایسے لوگوں کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ اس طرح کہہ کر (کہ دئی کے گھر بھی اندھیر (ناانصافی) ہے دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے۔

مسلمان ان کا سخت بائیکاٹ کریں۔ان سب پر توبہ تجدید ایمان و تجدید نکاح نکاح لازم و ضروری ہے اگر خدانخواستہ اس طرح کہنے والے بلا توبہ و تجدید ایمان مر جائیں تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان کے کفن دفن جنازہ کی نماز میں شامل نہ ہوں اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کریں ورنہ جتنے لوگ جان بوجھ کر شامل ہوں گے سب کے سب عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔واللہ ورسولہ اعلم بالصواب (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

سوال: جو شخص کسی مسلمان کو یہ کہے کہ فلاں آدمی میری آنکھ میں اس طرح ہے جس

طرح یہود اللہ پاک کی آنکھ میں ہیں اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

اذا قال فلان فی عینی کالیھود فی عین الله تعالیٰ یکفر عند جمھور المشایخ۔ (ہدایۃ المھدیین ص 15 مطبوعہ استنبول ترکی)

مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں۔

سوال: جو شخص یہ کہے کہ میں خدا ہوں معاذ اللہ مذاق کے طور پر اور مراد یہ لے کہ خود آیا ہوں۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

اذا قال "من خدایم بغیر مضمر علی وجه المزاح یرید به من خود آیم یکفر" (ص 16 ایضا)

سوال: جو شخص اس طرح کہے کہ فلاں کو اللہ پاک نے پیدا کر کے اپنے سامنے سے بھگا دیا ہے۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

واذا قال فلاں را خدا آفریدہ واز پیش خویش راندہ یکفر (ص 15 ایضا)

سوال: جو شخص اس طرح کہے کہ اللہ پاک آسمان میں ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اللہ پاک آسمان میں ہے بول کر اس کیلئے مکان مراد لیا ہے تو کفر اتفاقی ہے اور اگر نیت نہیں بھی ہے تو اکثر مشائخ کرام کے نزدیک کفر ہے اور اگر اس ظاہری اخبار کی نقل مقصود ہے تو کفر نہیں۔

اذا قال الله فی السماء عالما ان اراد به المکان کفر اتفاقا وان لم یکن له نیة یکفر عند اکثر هم وان اراد به الحکایة عن ظاهر الاخبار لا یکفر (ص 15 ایضا)

سوال: جو شخص اس طرح کہے کہ فلاں آدمی زمین پر ہے اور اللہ پاک آسمان میں ہے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔ ''ولو قال'' مرا در آسمان خدا است و بر زمین فلاں یکفر۔ (ص 15 ایضا)

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ میں اللہ پاک کو جنت میں دیکھوں گا اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

ولو قال اری اللہ تعالیٰ فی الجنۃ یکفر ولو قال من الجنۃ لا یکفر

(ص 15 ایضا)

سوال: اگر کوئی شخص قسم کھا کر کہے کہ اللہ پاک جانتا ہے کہ میں نے یہ کام نہیں کیا ہے۔ حالانکہ وہ آدمی جانتا ہے کہ اس نے یہ کام کیا ہے۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

ولو قال رجل حلف واللہ یعلم انی ما فعلت کذا وھو یعلم انہ فعلہ اختلف العلماء فیہ والاصح انہ یکفر (ص 15 ایضا)

سوال: کوئی مظلوم اپنے ظلم کئے جانے کے وقت یہ کہے کہ اے اللہ پاک تو اس ظلم کو نہ قبول کر اگر تو قبول فرمائے گا تو میں اس بار کو قبول نہیں کروں گا۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ قول بعض کے نزدیک کفر ہے۔

ولو قال حین یظلمہ ظالم یا رب پذیر و اگر تو پذیری ما بارے نہ پذیرم فقد قیل انہ یکفر کانہ قال ان رضیت بہ فانا لا ارضی بہ (ص 15 ایضا)

سوال: اگر کوئی شخص اپنے دشمن سے کہے کہ اللہ پاک اگر قیامت کے دن انصاف فرمائے گا تو میں تجھ سے اپنا انصاف لوں گا۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

ولو قال لو انصف الله یومه القیمة انتصفت منك یکفر و کذا لو قال ان اقضی الله تعالیٰ یوم القیمة بالحق والعدل اخذ تك بحقی یکفر (ص 15 ایضا)

سوال: کسی شخص کے مرجانے پر کوئی یہ کہے کہ اللہ پاک کو آدمی چاہیے تب تو مارتا ہے۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

ولو مات رجل فقال اخر خدا را آدمی بالیست فهذا کفر (ص 15 ایضا)

سوال: اگر کوئی شخص کسی دوسرے آدمی کو کہے (جو بیمار نہیں ہوتا ہے) کہ اللہ پاک اس کو بھول گیا ہے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

ولو قال لرجل لا یمرض هذا من نسی الله تعالیٰ وقال هذا انسی الله تعالیٰ فالصحیح انه یکفر (ص 15 ایضا)

سوال: اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ انصاف کے لئے بیٹھا ہے یا کھڑا ہے۔ اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

ولو قال الله تعالیٰ جلس لانصاف او قام له وقال بالفارسیة یکفر (ص 15 ایضا)

سوال: اگر کوئی شخص اپنے خصم سے کہے کہ میں تیرے ساتھ خدا کے حکم سے کام کروں گا تو اس کے دشمن نے کہا میں حکم نہیں مانتا یا اس جگہ حکم نہیں چلے گا یا اس جگہ حکم کیا کروں گا۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

ولو قال لخصمه من با تو بحکم خدا کار کنم فقال خصمه من حکم ندانم او آنجا حکم نرود او آنجا ویوس منست حکم چه کنم یکفر (ص 15 ایضاً)

مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں اور اس سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔

سوال: اگر کوئی شخص اس طرح کہے کہ خدائے پاک میرے حق میں تمام نیکی کئے ہوئے ہے اور برائی میری طرف سے ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

ولو قال خدائے تعالیٰ بحق من همه نکوئی کرده است بدی از من است فقد کفر۔ (ص 15 ایضاً)

سوال: اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے اس کے ظلم کی حالت میں کہے کہ کیا تو اللہ پاک سے نہیں ڈرتا ہے اس شخص نے کہا کہ نہیں اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

ولو قال لاخر فی حالة ظلمه الا تخاف الله فقال لا فقد کفر۔ (ص 16 ایضاً)

سوال: اگر کوئی آدمی اپنے مخاطب سے کہے کہ تیری قسم اور گدھے کی ریاح (پاد) دونوں برابر ہیں تو قائل پر کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

ولو قال یمینك وضراط الحمار سواء یکفر (ص 16 ایضاً)

جبکہ وہ یمین (قسم) خدا کے نام کے ساتھ ہو۔

سوال: کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے کہ کیا تجھے ضرورت نہیں ہے پڑوس کے حق میں تو اس نے کہا نہیں اور نہ عرش کے حق میں کہا نہیں اور نہ اللہ پاک کے حق

میں اس نے کہا نہیں۔ تو عورت پر کیا حکم ہے؟

جواب: اس عورت کا اس طرح کہنا کفر ہے۔

ولو قال لامراته الیس لك حاجة فی حق الجوار فقالت لا وفی حق العرش فقالت لا وفی حق الله تعالیٰ فقالت لا فقد کفرت

(ص 16 ایضا)

سوال: اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ نماز مت چھوڑ ورنہ اللہ پاک اس کا مواخذہ فرمائے گا تو اس نے کہا کہ اگر میری بیماری اور بچوں کی پرورش کی پریشانی اور تمام کاموں کی پریشانی کے باوجود مجھ سے مواخذہ کرے گا یا مجھے سزا دے گا تو وہ مجھ پر ظلم کرے گا۔ تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

ولو قال لغیرہ لا تترك الصلوٰۃ فان الله تعالیٰ یواخذ بذلك فقال لو اخذنی الله او قال عاقبنی الله مع مابی المرض و مشقة الولد وسائر الاشغار فقد ظلمنی فقد کفر (ص 16 ایضا)

سوال: کوئی مظلوم کہے کہ یہ تقدیر الٰہی سے ہے۔ اس پر ظالم کہے میں بغیر تقدیر الٰہی کے کام کرتا ہوں۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

قال المظلوم هذا بتقدیر الله فقال الظالم انا افعل بغیر تقدیر الله فهذا کفر (ص 16 ایضا)

سوال: جو شخص اس طرح کہے اللہ پاک کیلئے جائز ہے کہ وہ ایسا بھی کام کرے جس میں کوئی حکمت نہ ہو۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

رجل قال یجوز ان یفعل الله تعالیٰ فعلا لا حکمة فیه یکفر لانه

وصف اللہ تعالیٰ بالسفہ وھو کفر (ص 16 ایضا)

سوال: جولوگ ذات باری تعالیٰ وتقدس ذاتہ کومحل حوادث کہتے ہیں ان کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ لوگ کافر ہیں۔

وفی نصاب الفتویٰ سئل عن قوم ذات باری جلت قدرتہ را محل حوادث میگویند ماحکمھم قال ھم کفرون (ص 16 ایضا)

سوال: جولوگ اللہ پاک کوعالم بذاتہ کہیں اوراس کیلئے علم نہ مانیں۔اسی طرح قادر بذاتہ کہیں لیکن قدرت کی نفی کریں ان کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ لوگ کافر ہیں۔

سئل عمر عمن قال بان اللہ تعالیٰ عالم بذاتہ ولا یقول لہ العلم قادر بذاتہ ولا یقول لہ قدرۃ وھم المعتزلۃ والجھمیۃ ھل یحکم بکفرہ قال نعم لانھم ینفون الصفات ومن نفی الصفات فھو کافر (ص 16 ایضا)

سوال: اگر کوئی شخص اس طرح کہے کہ کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں اللہ پاک نہ ہو اور نہ ہی وہ ہر جگہ موجود ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے "نہ مکانے زتو خالی نہ تو در ہیچ مکانے وھذا کفر"۔
(ص 16 ایضا)

سوال: اگر کوئی اس طرح کہے کہ اللہ پاک آسمان پر میرا گواہ ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

ولو قال خدائے تعالیٰ بر آسمان گواہ منست یکون کفرا

سوال: اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ اللہ پاک کفر سے راضی ہے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح اعتقاد رکھنا کفر ہے۔

وان اعتقد اللہ تعالیٰ یرضی بالکفر یکفر (ص 16 ایضا)

سوال: اگر کوئی شخص اس طرح کہے کہ جس طرح تم مجھ پر ظلم کرتے ہو اللہ پاک تم پر
بھی ظلم کرے گا۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

ولو قال خدائے تعالیٰ بر تو ستم کند چنانکہ تو بر من کردی
اختلف المشائخ فی کفرہ والاصح انہ یکفر ومن قال لا یکفر یحملہ
علی معنی جزاك الله علی ظلمك وفی الخانیة یکفر عند الکل
(ص16 ایضاً)

سوال: اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ اللہ پاک کا حکم اس طرح سے ہے اس نے کہا
میں کیا کروں (معاذ اللہ) خدائے تعالیٰ کیا جانے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔"

لو قیل لرجل حکم خدائے تعالیٰ چنیں است فقال من چہ
کنم خدائے تعالیٰ چہ داند یکفر (ص16 ایضا)

تمامی مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں ورنہ بھی لوگ
عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔ واللہ اعلم

سوال: اگر کوئی شخص مصیبت کے وقت یہ کہے کہ یہ اللہ پاک کی طرف سے ظلم ہے۔
یا مخاطب سے یوں کہے کہ تم ظلم نہیں کرتے ہو بلکہ اللہ پاک ظلم کرتا ہے
(معاذ اللہ) اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔ "اگر گوید ایں از خدا ظلم است یا گوید تو نمی کنی
خدامی کند یکفر"۔ (ایضا ص16)

سوال: اگر کوئی شخص کسی دوسرے سے کہے کہ اللہ پاک جانتا ہے کہ میں اپنے لڑکے سے
زیادہ تم سے محبت کرتا ہوں حالانکہ وہ محبت نہیں رکھتا ہے۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔ "لو قال خدائے تعالیٰ میداند کہ ترا از فرزند خویش

دوست تر میدارم ونمی دارد یکفر"۔(ایضاً ص16)

سوال: ایک شخص نے دوسرے مسلمان سے کہا کہ کیا تو مسلمان نہیں ہے؟ تو اس نے کہا کہ نہیں تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی شخص سے کہا گیا کہ تو مسلمان نہیں ہے اس نے کہا کہ نہیں تو یہ کفر ہے۔(فتاویٰ قاضی خان ہندیہ ج2 ص247)

سوال: کوئی شخص کہے کہ اللہ پاک کیا کر سکتا ہے اگر بہت کرے گا تو علاوہ جہنم کے اور کیا کرے گا۔اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔"رجل قال خدا چه توان کرد چیزے نتوان کرد بجز دوزخ فقد کفر"۔(ایضاً ص17)

سوال: اگر کوئی شخص کسی قبیح جانور کو دیکھ کر یوں کہے کہ خدائے پاک نے اس کو ایسا پیدا کر دیا کہ اس کے پیچھے کوئی مقصود نہیں رکھا اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے"رجل رای حیوانا قبیحا فقال پیش کار نداشت خدائے تعالیٰ کہ چنیں آفریں کفر"۔(ایضاً ص17)

سوال: کوئی غریب اپنی غریبی میں اس طرح کہے کہ اے اللہ پاک فلاں بھی تیرا بندہ ہے اس کو تو نے اتنا مال دے رکھا ہے اور میں بھی تیرا بندہ ہوں اتنی پریشانی و مصیبت میں کر رکھا ہے۔کیا یہی تیرا انصاف ہے اس طرح کہنا کیا ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے"فقیر قال فی شدۃ فقرہ فلاں ہم بندہ است ھا چنداں مال و من ھم بندہ ام در چندریں نجم یارب ایں چنیں عدل باشد یکفر"۔(ایضاً ص17)

سوال: کوئی شخص کسی دوسرے سے کہے کہ تو اللہ پاک سے ڈر۔اس نے کہا کہ اللہ پاک کہاں ہے۔اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے" رجل قال لا خراز خدا بترس فقال خدا کجاست یکفر (ایضاً ص 17)

سوال: جو شخص یہ کہے کہ جو بھی امیدیں خدائے تعالیٰ سے رکھتا ہوں تو نا امید ہی رہتا ہوں۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔ "رجل قال ازھر امید کہ باخدا دارم نامیدم یکفر"۔ (ایضاً ص 18)

سوال: اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ فلاں شخص تیرے ساتھ ٹھیک (سچائی) سے نہیں چلتا ہے تو اس نے کہا کہ خدائے تعالیٰ بھی اس کے ساتھ ٹھیک سے نہیں چلے گا۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔ "ولو قال فلاں باتو راست نمی رود فقال خدائے تعالیٰ نیز باو نمی رود یکفر"۔ (ایضاً ص 18)

سوال: اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ خیانت کرنے سے کفر بہتر ہے تو ایسے قائل کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اکثر علماء کے نزدیک وہ شخص کافر ہو جائے گا۔

رجل قال کافری کردن۔ از خیانت کردن اکثر العلماء علی انه یکفر کذا فی المحیط وبه افتی ابو القاسم الصفار رحمهم الله تعالیٰ (ہندیہ ج 2 ص 247)

سوال: اگر فقیر نے حرام چیز جان کر لیا اور اس پر دینے والے کو دعائیں دیں اور دینے والے نے آمین کہا تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

ولو علم الفقیر بذالك فدعاه وامن المعطی یکفر (ایضاً ص 18)

سوال: ایک عورت نے اپنے شوہر سے کہا کہ تجھے کچھ حمیت نہیں ہے اور نہ دین اسلام

ہے کہ تو اجنبیوں کے ساتھ مجھے خلوت میں چھوڑنے پر راضی ہوتا ہے تو شوہر نے کہا کہ مجھے نہ تو حمیت ہے اور نہ دین اسلام ہے تو شوہر کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: بعض علماء نے کہا کہ وہ کافر ہو جائے گا۔

قالت امراۃ لزوجھا لیس لك حمیة ولا دین الاسلام ترضی بخلوتی مع الاجانب فقال الزوج لیس لی حمیة ولا دین الاسلام فقد قیل انه یکفر (ھندیہ ج2 ص247)

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ شراب حرام نہیں ہے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

ولو قال الخمر لیس بحرام یکفر والمسئلة منصوصة عن ابی یوسف (ایضاً ص18)

(2) انبیاء کرام علیہم السلام

سوال: جو مسلمان ممتحن مسلمانوں کی زیر نگرانی انگریزی یا ہندی یا عربی یا فارسی زبان میں ایسا پرچہ بنائے جس میں حضور رسالت مآب ﷺ کی شان میں گستاخی کے فقرات استعمال کئے ہوں تاکہ مسلمان طالب علم مجبور ہو کر اردو یا کسی زبان میں اپنے قلم سے شان حبیب کبریا علیہ السلام میں بدگوئی کے جملے لکھیں تو ایسے مسلمان ممتحن اور تمام مسلمان جن کے زیر نگرانی پرچہ بنا اور مسلمان طلبہ کیلئے حکم شرع کیا ہے؟

جواب: ان نام نہاد مسلمان کہلانے والوں میں سے جس شخص نے وہ ملعونہ پرچہ بنایا وہ کافر و مرتد ہے اور جس جس نے اس پر نظر ثانی کر کے اس کی کفریات کو برقرار رکھا جس جس کی نگرانی اور علم میں تیار ہوا وہ سب بھی کافر و مرتد ہو گئے اور طلبہ میں جو کلمہ گو تھے بخوشی ان ملعون عبارتوں کا ترجمہ کیا اور اپنے نبی کریم ﷺ کی توہین پر راضی رہے، یا اسے ہلکا جانا، یا اسے اپنے نمبر گھٹنے یا پاس نہ ہونے سے آسان سمجھا وہ سب کافر و مرتد ہو گئے۔ لہٰذا ان چاروں فریقوں میں سے ہر شخص سے مسلمانوں کو سلام و کلام، میل جول، ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا، بیمار پڑیں تو ان کی عیادت کیلئے جانا، مر جائیں تو ان کے جنازے میں شریک ہونا، غسل و کفن دینا، اس پر نماز جنازہ پڑھنا اس کا جنازہ اٹھانا، اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا، مسلمانوں کی طرح اس کی قبر بنانا، اس کو مٹی دینا، اس پر فاتحہ پڑھنا حرام حرام قطعی حرام ہے اور اسے کوئی ثواب پہنچانا حرام بلکہ خود کفر ہے اور قاطع اسلام ہے۔ جب ان میں سے کوئی مر جائے اس کے اعزاء و اقربا مسلمان اگر شریعت کا حکم مانیں

توان کی لاشیں دفع عفونت کیلئے مردار کتے کی طرح بھنگی چماروں سے ٹھیلے پر اٹھوا کر کسی تنگ گڑھے میں ڈلوا کر اوپر سے آگ مٹی پتھر جو بھی چاہیں پھینک پھینک کر پاٹ دیں تا کہ اس کی بدبو سے ایذا نہ ہو۔ یہ حکم ان سب کیلئے عام ہے اور ان میں جو جو نکاح کئے ہوں ان سب کی بیویاں نکاح سے نکل گئیں اب اگر ان سے وطی ہوگی تو حرام حرام قطعی حرام اور زنائے خالص ہوگی اس سے جو اولاد پیدا ہوگی ولدالزنا ہوگی عورتوں کو اختیار ہے کہ عدت گزرنے کے بعد جس سے چاہیں نکاح کرلیں۔

شفا شریف ص 33 پر ہے۔

اجمع العلماء ان شاتم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ والمنقص لہ کافر ولو عید جار علیہ بعذاب اللہ ومن شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر

یعنی اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید جاری ہے جو اس کے کافر و مستحق عذاب نار ہونے میں شک کرے وہ بھی بلاشبہ کافر ہو گیا۔

اور نسیم الریاض جلد چہارم ص 381 و نیز امام کروری جلد سوم ص 321 کی عبارت کا مطالعہ کریں۔ بخوف طوالت عبارت متروک ہے۔ بہر حال یہ سب اپنے کفر سے توبہ صیحہ کریں کیونکہ مرتد اگر عادت کے طور پر کلمہ شہادت پڑھتا ہے تو اس سے کوئی فائدہ نہیں جب تک کہ وہ اپنے کفر سے توبہ نہ کرے۔ خیال رہے کہ جو نبی کریم ﷺ یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اسے دنیا میں بعد توبہ سزا دی جائے گی۔ یہاں تک کہ اگر نشہ کی بے ہوشی میں کلمہ گستاخی بکا جب بھی علمائے شرع اسے معافی نہ دیں گے۔ تمام علمائے امت کا اجماع ہے کہ شان رسالت ﷺ میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور

کافر بھی ایسا کہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہو جائے گا۔ العیاذ باللہ

(فتاویٰ رضویہ جلد 6 ص 38 تا 39)

سوال: جو شخص نبی کریم ﷺ کی توہین کرے اس کے بارے میں شرع کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرے بلاشبہہ وہ کافر و مرتد ہے اور جو شخص اس کی توہین پر یقینی خبر رکھتے ہوئے اسے مسلمان جانے یا اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر۔ لہٰذا توہین کرنیوالے یا اسے مسلمان جاننے والے یا اس کے کافر ہونے میں شک کرنے والے پر ضروری ہے کہ توبہ وتجدید ایمان کریں۔ ورنہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے لوگوں کا بائیکاٹ کریں انہیں ہر گز مسلمان نہ جانیں اور نہ ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا کوئی برتاؤ کریں زندگی میں ہو یا مرنے کے بعد ورنہ سبھی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

(فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 45)

سوال: معجزات انبیائے کرام علیہم الصلواۃ والتسلیمات کو غلط بتانا کفار کی عبادت گاہ میں شریک ہونا اور کفر کو ہلکا جاننا کیسا ہے؟

جواب: جو شخص انبیائے کرام علیہم الصلواۃ والتسلیمات کے معجزات کو غلط بتائے وہ کافر و مرتد ہے۔ لعنت ابدی کا مستحق ہے۔ کفار کی عبادت گاہ میں شریک ہونا صریح کفر ہے اور کفر کو ہلکا جاننا کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 53)

لہٰذا جو شخص اس طرح کرے یا بتائے۔ سبھی مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے شخص کا بائیکاٹ کریں اور اسے مسلمان نہ جانیں اور نہ ہی اس کے ساتھ کسی طرح کا مسلمانی رشتہ رکھیں ورنہ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: حضور ﷺ کو خاتم النبیین نہ ماننے والوں کے کفر میں شک کرنے والا کیسا ہے؟

جواب: منکرین ختم نبوت کے کفر میں شک کرنے والا کافر ہے۔

آیت کریمہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ اور حدیث متواتر لا نبی

بعدی سے تمام امت مرحومہ نے ہمیشہ یہی مطلب سمجھا کہ حضور اقدس ﷺ تمام انبیائے کرام میں آخری نبی ہوئے۔ حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔ فتاویٰ۔ تمتیمہ الدہر۔ الاشباہ والنظائر وفتاویٰ عالمگیری وغیرھا میں ہے۔

اذا لم یعرف ان محمداً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات

جو شخص یہ نہ جانے کہ محمد ﷺ تمام انبیاء کرام میں پچھلے نبی ہیں وہ مسلمان ہی نہیں ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا آخر الانبیاء ہونا ضروریات دین میں سے ہے اور ضروریات دین کا منکر کافر ہے۔ بہر حال جو شخص ایسے کھلے کافر کے کفر میں شک کرے گا وہ خود کافر ہو جائے گا۔ لہٰذا اس پر توبہ وتجدید ایمان لازم وضروری ہے اور بیوی والا ہے تو اس کی رضا سے نئے مہر کے ساتھ دوبارہ نکاح بھی ضروری ہے اور مرید ہوا ہو تو پھر سے بیعت کرے ورنہ تمامی مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں ورنہ سب کے سب عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 57)

سوال: جو شخص حضور ﷺ کو اللہ کا بندہ نہ مانے اور آپ کی بشریت کا مطلقاً انکار کرے اس کے بارے میں شرح کا کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص کافر ہے۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ ﷺ

(فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 67)

قال اللہ تعالیٰ

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾ بنی اسرئیل: 93)

وقال اللہ تعالیٰ

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا (بنی اسرئیل: 1)

وقال اللہ تعالیٰ

وَاِنۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ رَیۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰی عَبۡدِنَا (البقرہ:23)

وقال اللہ تعالیٰ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡکِتٰبَ (الکہف:1)

منکر بشریت جب تک توبہ تجدید ایمان نہ کرے سب لوگوں پر لازم ہے کہ اس کو مسلمان نہ مانیں اور نہ اس سے کسی طرح کا کوئی رشتہ رکھیں ورنہ سبھی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو شخص اپنے پیر کے لڑکے کو نبی زادہ کہے یا لکھے اور جو لوگ اس کو اچھا سمجھ کر خوش ہوں ان سب کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس کا مرشد سید ہے اس وجہ سے اسے نبی زادہ لکھے یا کہے تو بجا ہے اور اگر وہ سید نہیں بلکہ مرشد کو نبی ٹھہرا کر اس کے لڑکے کو نبی زادہ کہے یا لکھے تو وہ بھی کافر اور جتنے لوگ اسے اچھا سمجھ کر خوش ہوئے وہ سب بھی کافر۔

(فتاویٰ رضویہ ج6 ص72)

سبھی مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان کا بائیکاٹ کریں اور انہیں مسلمان نہ سمجھیں ورنہ سبھی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: سرکار بطحا ﷺ کے اسمائے مبارک کو بت کہنے والا اور ان کے نام کو گروگو بند کے نام کے برابر کہنے والا کیسا ہے؟

جواب: وہ شخص کافر و مرتد ہے۔

من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر

جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔ مسلمانوں کو اس سے میل جول، سلام وکلام اس کے پاس بیٹھنا، بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا، مر جائے تو اسے مسلمانوں کی طرح غسل وکفن دینا۔ اس کے جنازے کی نماز پڑھنا، مسلمانوں کے قبرستان میں اسکو دفن کرنا اس کی قبر پر جانا حرام اشد حرام ہے۔

قال الله تعالیٰ

وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٨﴾ (سورہ انعام: 68)

وقال الله تعالیٰ

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (سورہ ھود: 113)

وقال الله تعالیٰ

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ

(سورہ توبہ: 84)

(فتاویٰ رضویہ ج6 ص73)

لہٰذا اس پر توبہ صحیحہ غیر مخدعہ وتجدید ایمان لازم وضروری ہے۔ بیوی والا ہے تو اس کی رضا سے نئے مہر کے ساتھ تجدید نکاح بھی لازم ہے اور مرید ہوا ہے تو تجدید بیعت بھی کرے۔ اگر توبہ وتجدید ایمان ونکاح نہیں کرتا ہے تو اس کیلئے حکم مذکورہ بالا بیان ہو چکا ہے۔

سوال: جو شخص یقینی طور پر جانتا ہے کہ وہابیوں دیوبندیوں نے رسول اللہ ﷺ کی توہین کی ہے اس کے باوجود ان کے پیچھے نمازیں پڑھتا ہے، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: جسے یہ معلوم ہو کہ سرکار اقدس ﷺ کی شان اقدس میں وہابیوں، دیوبندیوں نے توہین کی ہے پھر بھی ان کی اقتداء میں نمازیں پڑھتا ہے تو ایسے شخص کو مسلمان نہیں کہا جائے گا۔ ان کے پیچھے نمازیں پڑھنا کھلم کھلا اس بات کی دلیل ہے کہ اس نے انہیں مسلمان جانا اور پیارے حبیب ﷺ کی توہین کرنے والے کو مسلمان جاننا کفر ہے کیونکہ علمائے حرمین طیبین عرب و عجم نے بالاتفاق انہیں کافر و مرتد لکھا اور صاف صاف فرمایا ہے۔

من شك في كفره وعذابه فقد كفر

لہٰذا جو شخص ان کے عقائد باطلہ ملعونہ پر خبر رکھ کر انہیں مسلمان جانتا تو در کنار ان کے کفر میں شک بھی کرے تو وہ کافر ہو جائے گا۔ اور جن کو یہ خبر نہیں کہ انہوں نے شان الوہیت اور شان حبیب کبریا ﷺ میں توہین کے جملے لکھے اور کہے ہیں بلکہ انہیں اتنا معلوم ہے کہ یہ برے عقائد کے لوگ ہیں تو وہ لوگ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کی وجہ سے سخت گنہگار ہوئے جتنی نمازیں ان کے پیچھے پڑھیں سب بیکار ہو گئیں۔ ان کو پھر سے نماز پڑھنا فرض ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 77)

لہٰذا پہلی والی صورت میں تمامی مسلمان اس کو مسلمان نہ سمجھیں اور اس کا سخت بائیکاٹ کریں ورنہ سبھی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

(فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 77)

سوال: جو شخص کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ﷺ) میں پہلے جز کو فرض اور دوسرے جز کو واجب بتائے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص کذاب مفتری علی الشرع ہے۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جل جلالہ و ﷺ

ان دونوں جملوں کو ماننا ہر فرض سے بڑا فرض اور یکساں فرض ہے۔ بلکہ ان میں پہلا جملہ دوسرے جملے کے بغیر بیکار ہے اور دوسرے جملے کے ماننے سے پہلے کا ماننا خود آ گیا صرف محمد رسول اللہ (ﷺ) سچے دل سے ماننا اسلام کیلئے کافی ہے کیونکہ جو شخص محمد رسول اللہ کو مانے محال ہے کہ لا الہ الا اللہ کو نہ مانے۔ در مختار میں ہے یلقن بذکر الشھادتین لان الاولی لا تقبل بدون الثانیۃ۔ یہ بتانے والا اگر فرق فرض و واجب سے غافل ہے یونہی سنی سنائی اتنا جانتا ہے کہ فرض کا مرتبہ زیادہ ہے تو وہ جھوٹا بے باک ہے جب تو اسی قدر حکم ہے کہ وہ شخص مفتری ہے مستحق عذاب نار ہے اس پر توبہ فرض ہے۔ اور اگر جان کر کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ کو ماننا یقینی لازم نہیں بلکہ

صرف ظنی ہے تو قطعی طور سے وہ کافر ہے (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 79) اس پر توبہ استغفار تجدید ایمان لازم وضروری ہے۔ بیوی والا ہے تو اس کی رضا سے نئے مہر کے ساتھ تجدید نکاح بھی کرے اور مرید ہوا ہو تو تجدید بیعت بھی کرے وہ شخص اگر ایسا نہیں کرتا تو مسلمانوں پر لازم ہے ایسے شخص کا سخت بائیکاٹ کریں اور اس کو ہر گز ہر گز مسلمان نہ سمجھیں مر جانے پر غسل وکفن اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام حرام اشد حرام ہے اور اس حکم پر عمل نہ کرنے کی صورت میں سبھی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو شخص غیر نبی کو نبی پر مطلقاً فضیلت دے اس کے لئے شرح کا کیا حکم ہے؟

جواب: غیر نبی کو نبی پر مطلقاً فضیلت دینا کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 131)

تمامی مسلمان اس کا سخت بائیکاٹ کریں ورنہ تمامی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: شہید کو رسول اللہ ﷺ پر فضیلت دینا کیسا ہے؟

جواب: شہید کو رسول اللہ ﷺ پر فضیلت دینا کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 131)

تمامی مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں اور اس سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ رکھیں ورنہ عذاب خداوندی میں سبھی لوگ گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو شخص نبی کریم ﷺ کی طرف تکبر کی نسبت کرے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے تکبر کیا ہے تو ایسے شخص کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی طرف تکبر کی نسبت کرنا کفر صریح ہے ایسے شخص پر توبہ وتجدید ایمان لازم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 135)

سوال: جو شخص معاذ اللہ یہ کہے کہ حضور ﷺ مر کر مٹی میں مل گئے یا مٹی میں مل جائیں گے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص کفری اور توہین کا کلمہ سرکار کی جناب اقدس میں بول کر کافر ہو گیا اس پر توبہ وتجدید ایمان فرض ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 136)

سوال: ایک شخص رسول اللہ ﷺ سے بشریت کی بنا پر دعویٰ مساوات (برابری کا دعویٰ) کرتا ہے اس کے بارے کیا حکم ہے؟

جواب: سرکار بطحا ﷺ سے برابری کا دعویٰ کرنا بشریت کی بنا پر یہ کفر خالص ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 145)

سوال: حضور ﷺ کو دلال کے لفظ سے تعبیر کرنا کیا ہے اور جس نے ایسا کیا (لفظ دلال استعمال کیا) اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: حضور ﷺ کی شان اقدس میں دلال جیسا ذلیل وحقیر لفظ استعمال کرنا صریح توہین ہے اور حضور ﷺ کی توہین کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 147)

تمامی مسلمانوں پر لازم وضروری ہے کہ اس کا بائیکاٹ کریں اور ایسے شخص سے کوئی تعلق نہ رکھیں ورنہ میل جول رکھنے والے سبھی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: سرکار بطحا ﷺ کو ایلچی کہنا کیسا ہے۔ کہنے والے پر حکم شرع کیا ہے؟

جواب: حضور اقدس ﷺ اللہ عزوجل کے رسول اعظم نائب اکبر اور خلیفہ اعظم ہیں۔ ایلچی وہ ہوتا ہے جس کو پیام وخط پہنچانے کے سوا کوئی سرداری و حکومت نہیں ملتی ہے۔ میرے سرکار ﷺ کا ایسا معاملہ نہیں۔ لہٰذا سرکار مصطفیٰ ﷺ کی شان میں اس لفظ کا استعمال بلاشبہ تنقیص وتوہین ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 155) ایسا کہنے والے پر وہی حکم (حکم کفر) ہے جو نبی کریم روف ورحیم ﷺ کی توہین کرنے والے کا ہے۔

سوال: جو شخص یہ کہے کہ سرکار ﷺ کا خیال نماز میں آجائے تو نماز نہ ہو گی۔ گدھے خچر کا خیال آجائے تو نماز ہو جائے گی۔ کیا اس طرح کہنے میں سرکار کی حقارت ہے یا نہیں اور حقارت سرکار ﷺ کفر ہے یا نہیں۔ خدا کو برا

کہنے والا کیا ہے۔ ان دونوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: یہ ملعون بات ضرور بلاشبہ کلمہ توہین ہے اور اس کے قائل خبیث پر بلاشبہ کفر لازم ہے حضور اقدس ﷺ یا کسی بھی نبی یا فرشتہ کی توہین یا پروردگار جل جلالہ، کو معاذ اللہ برا کہنا بلاشبہ کفر ہے (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 156)

سوال: جو شخص حضور ﷺ اور آپ کے مقرب صحابہ کرام کی شان اقدس میں گستاخیاں کرے اور ان مقدس اور قدسی صفات حضرات صبر و تحمل کو نہایت شرمناک کمزوری اور نامردی سے تعبیر کرے مثلاً یہ کہ جب سرکار دو عالم کو جنگ احد میں مجروح کیا گیا تو کچھ نہ کر سکے اور حضرت علی شیر خدا ابن ملجم سے اپنی جان کی حفاظت نہ کر سکے وغیرہ وغیرہ اور جتنے لوگوں نے اس کے ان بیانات کی تصدیق کی اور اس کی حمایت کی۔ ان لوگوں کیلئے حکم شرع کیا ہے؟

جواب: اگر اس شخص نے آپ حضرات کے صبر و تحمل کو شرمناک کمزوری اور نامردی کہا۔ یعنی بعینہ یہی الفاظ کہے یا اور الفاظ ملعونہ جو ان کے ہم معنی ہوں اس سے تعبیر کیا تو اس کے کافر و مرتد ہونے میں کوئی شبہ نہیں کہ من شك فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔ جو اس کے کافر اور جہنمی ہونے میں شک کرے وہ خود کافر اور جتنے لوگ اس کی تائید کرنے والے تھے۔ سب مرتد ہیں اور جنہوں نے اس کی حمایت کی ان کا بھی یہی حکم ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 157)

سوال: جو شخص اللہ کے رسولوں پر ایمان لانے میں تفریق ڈالنے والا ہے کہ بعض پر ایمان لائے بعض کا انکار کرے اس کیلئے حکم شرع کیا ہے؟

جواب: ایسا شخص کافر و مرتد ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ یَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ

وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾

(النساء:151-150)

بیشک جو انکار کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسولوں کا اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں میں جدائی ڈال دیں اور کہتے ہیں کہ ہم کسی پر ایمان لائیں گے۔ اور کسی کے منکر ہوں گے اور چاہتے ہیں کہ سب پر ایمان اور سب کے کفر کے بیچ میں کوئی راستہ نکالیں وہی پورے کافر ہیں۔ اور ہم نے کافروں کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور ارشاد ربانی ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾

(النساء:152)

اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں کسی کے انکار اور باقی پر ایمان سے ان میں جدائی (الگاؤ) نہ ڈالے عنقریب اللہ تعالیٰ انہیں ان کا ثواب دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اس آیت کریمہ نے صاف فرمادیا کہ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان میں جدائی ڈالنے والا پکا کافر ہے اور یہ کہ جو شخص سبھی رسولوں کو مانے صرف ایک ہی کا منکر ہو وہ اللہ اور سب رسولوں کا منکر اور ویسا ہی پکا کھلا کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج6 ص165)

سوال: جو شخص محمد رسول اللہ ﷺ کے بجائے مولوی اشرفعلی کا نام لے یعنی اشرف علی رسول اللہ پڑھے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ کافر مرتد ہے۔ من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔ جو اس کے کافر وجہنمی ہونے میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔

(مستفاد از فتاویٰ رضویہ ج6 ص172 تا 173)

سوال: جو شخص ترک تعظیم کے طور پر خالی رسول رسول کہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: نام اقدس تعظیم کے ساتھ لینا فرض ہے۔ ترک تعظیم کے طور پر صرف رسول رسول کہنا کفر ہے ورنہ بلا ضرورت، تو برکات سے محرومی (فتاوی رضویہ ج6 ص173)

سوال: ایک شخص کہتا ہے کہ سید الانبیاء علیہ السلام اور تمامی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو احتلام ہوا ہے اس پر دوسرا شخص کہتا ہے کہ یہ کلمہ کہنا بہت ہی بڑی بے ادبی ہے انہیں احتلام نہیں ہوا ہے۔ پہلا شخص بار بار عوام کے سامنے یہی کہتا ہے کہ ہوا ہے ہوا ہے اس کیلئے حکم شرع کیا ہے؟

جواب: حضور پُر نور علیہ السلام اور جملہ انبیاء کرام علیہم السلام احتلام سے پاک اور منزہ ہیں قال اللہ تعالیٰ۔

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ وَكِیْلًا ﴿۶۵﴾

اور طبرانی معجم کبیر میں بطریق عکرمہ ہے۔

ما احتلم نبی قط وانما الاحتلام من الشیطن

کبھی کسی نبی کو احتلام نہیں ہوا۔ احتلام تو شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر احتلام منع ہے اور خود حضور اقدس انور واطیب واطہر علیہ السلام کی طرف اس کی نسبت بار بار کرنا حضور پر صریح افتراء ہے اور سرکار پر افتراء جہنم کا سیدھا راستہ ہے۔ متواتر حدیث میں ہے۔

من كذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار۔

جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

اہلسنت کسی کبیرہ کو ارتکاب کفر نہیں کہتے جب تک استحلال وغیرہ مکفرات کے ساتھ نہ ہو مگر رسول اللہ علیہ السلام پر افتراء کو امام ابو محمد جوینی والد امام الحرمین نے کفر بتایا

ہے۔ خصائص کبری میں ہے۔

قال النووی وغیرہ الکذب علیہ (ﷺ) من الکبائر ولا یکفر فاعلہ علی الصحیح وقول الجمہور قال ھو کفر

اور در مختار وغیرہ میں ہے۔

مایکون کفر اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولادہ اولاد الزنا ومافیہ الاختلاف یومر بالاستغفار والتوبۃ رای تجدید الاسلام، و تجدید النکاح

لہٰذا اس شخص پر توبہ فرض ہے اور تجدید ایمان کرے مناسب یہی ہے پھر اپنی بیوی سے نکاح جدید کرے (شامی) خصوصا اس کلمہ خبیثہ میں معاذ اللہ پہلوئے توہین و تنقیص رکھتا ہے لہٰذا اس طرح کے کلمہ خبیثہ سے جس سے توہین و تنقیص کا پہلو نکلے اس کو ہرگز ہرگز نہیں بولنا چاہیے۔ (مستفاد از فتاوی رضویہ ج 6 ص 180)

سوال: حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی نبیوں میں شمار ہیں یا نہیں۔ ان کی کسی قسم کی توہین کرنیوالوں کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: آپ کے بھائیوں کی نبوت میں اختلاف ہے ایک قول ان کی نبوت کا دوسرا قول ان کے ولی ہونے کا ہے۔

بہر حال اللہ رب العزت نے کوئی کلمہ ان کی مذمت کا نہیں فرمایا تو دوسرے کو کیا حق پہنچتا ہے۔ لہٰذا توہین کرنیوالوں پر توبہ فرض ہے اور مناسب ہے کہ تجدید اسلام کرے کیونکہ جب ان کی نبوت میں اختلاف ہے تو اس کے کفر میں اختلاف ہوگا اور کفر اختلافی کا یہی حکم ہے۔ (فتاوی رضویہ ج 6 ص 183)

سوال: جو لوگ اپنے پیر کو خدا اور رسول کہیں اور یہ کہیں کہ جب تک خدا کو دیکھ نہ لیں گے ایمان نہ لائیں گے اور مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تمام

انبیائے کرام خصوصاً سید المرسلین ﷺ پر فضیلت دیں ان کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ سب باتیں کفر وارتداد کی ہیں۔ اولاً اپنے پیر کو خدا اور رسول کہنا دوسرے یہ کہنا کہ جب تک اللہ ورسول کو آنکھ سے دیکھ نہ لیں گے ایمان نہ لائیں گے یہ تو یہودیوں کی بات ہوگی۔

لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهۡرَةً

تیسرے حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو انبیائے کرام خصوصاً سید الانبیاء ﷺ سے افضل بتانا یہ سب کفر ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو ان سے میل جول سلام وکلام ان کے موت وحیات میں شریک ہونا۔ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا انہیں مسلمانوں کے کاندھے پر لے جانا حرام حرام حرام ہے جب تک کہ توبہ تجدید ایمان وتجدید نکاح نہ کرلیں۔ (مستفاد از فتاویٰ رضویہ ج6 ص118)

سوال: جو شخص رسول اللہ ﷺ کو روپ بدلنے والا کھیل کھیلنے والا اور بہروپیا کہے نیز یہ بھی کہے کہ جو خدا سے مل گیا وہ خدا ہو گیا۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: سرکار ابد قرار رسالت مآب ﷺ کے بارے میں اس طرح کا لفظ استعمال کرنا صریح توہین ہے اور توہین حبیب ﷺ کفر ہے اور یہ کہنا کہ جو خدا سے ملا وہ خدا ہو گیا یہ بھی کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج6 ص211)

سوال: حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر امور تبلیغی میں کذب جائز ماننے والا کیا ہے؟

جواب: انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ان باتوں میں جو اپنے رب کے پاس سے لائے اس میں جھوٹ جائز جاننے والا شخص قطعاً کافر ومرتد ہے چنانچہ علامہ امام قاضی عیاض قدس سرہ العزیز شفا شریف میں فرماتے ہیں۔

من دان بالوحدانية وصحة النبوة وبنبوة نبينا صلى الله تعالىٰ

علیه وسلم ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوابه ادعی فی ذلك المصلحة بزعمه ام لم یدعها فهو کافر باجماع

یعنی جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبوت کی حقانیت اور ہمارے نبی ﷺ کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ان باتوں میں جو کہ وہ اپنے رب کے پاس سے لائے ہیں جھوٹ جائز مانے، خواہ بذات خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاجماع کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج6 ص260)

سبحان اللہ۔ اب یہیں سے یہ بھی روشن ہو گیا کہ حضرت انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ و السلام پر جھوٹ جائز ماننے والا بالاتفاق کافر ہے تو پھر جناب باری تعالیٰ عزوجل کیلئے جھوٹ جائز ماننے والا کیونکر کافر و مرتد و جہنمی نہ ہوگا۔ العیاذ باللہ۔

سوال: جو شخص اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے یا کہے کہ میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ لے میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: جس نے اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہا اور مراد اس سے فرستادہ بھیجا ہوا معنی لیا یا کہا کہ میں پیغمبر ہوں اس سے مراد لیا پیغام پہنچانے والا اور ایلچی ہوں دونوں صورتوں میں وہ کافر ہو گیا۔ کیونکہ صریح لفظوں میں تاویل نہیں سنی جاتی۔ فتاویٰ خلاصہ وفصول عمادیہ وجامع الفصولین وفتاویٰ ہندیہ وغیرہا میں ہے۔

واللفظ للحماوی قال انا رسول الله اوقال بالفارسیة من پیغمبرم یرید به من پیغام می برم یکفر

یعنی کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے یا کہے کہ میں پیغمبر ہوں اور مراد اس سے یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں کافر ہو جائے گا یا کسی نے یوں کہا کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ کے ساتھ یوں یوں کرے مراد اس سے بدکلامی ہو اور پوچھنے پر کہے میں نے رسول سے مراد بچھو یا سانپ لیا ہے۔ کیونکہ وہ بھی اللہ کے بھیجے ہوئے

ہیں۔لہٰذا رسول سے یہاں مراد فرستادہ یعنی بھیجا ہوا معنی لیا ہے نہ کہ اللہ کے رسول ﷺ مراد ہیں۔ چنانچہ علامہ قاضی عیاض علیہ الرحمہ والرضوان کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفیٰ (ﷺ) میں فرماتے ہیں۔

قال احمد بن ابی سلیمان صاحب سخنون رحمھما اللہ تعالیٰ فی رجل قیل لہ لا وحق رسول اللہ (ﷺ) فقال فعل اللہ رسول اللہ کذا و کذا و ذکر کلاما قبیحا فقیل لہ ما تقول یا عدو اللہ فی حق رسول اللہ فقال لہ اشد من کلامہ الاول ثم قال انما اردت برسول اللہ العقرب فقال ابن ابی سلیمان للذی سئالہ اشھد علیہ وانا شریکک یرید فی قتلہ و ثواب ذلک فقال حبیب بن الربیع لان ادعاہ التاویل فی لفظ صراح لا یقبل

یعنی امام احمد بن ابی سلیمان تلمیذ ورفیق امام سخنون رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مرد کے سلسلے میں کسی نے پوچھا کہ اس سے کہا گیا تھا رسول کے حق کی قسم اس نے کہا اللہ رسول کے ساتھ ایسا ایسا کرے اور ایک برا کلام استعمال کیا اس سے کہا گیا کہ اے خدا کے دشمن تو رسول اللہ کے بارے میں کیا بکتا ہے تو اس سے بھی سخت تر لفظ بکنا شروع کیا پھر بولا میں نے رسول سے بچھو مراد لیا تھا امام ابن ابی سلیمان نے مستفتی سے فرمایا تم اس پر گواہ ہو جاؤ۔ اور اسے سزائے موت دلانے اور اس پر جو ثواب ملے گا اس میں میں تمہارا برابر کا شریک ہوں یعنی تم حاکم شرع کے سامنے شہادت دو اور میں بھی کوشش کروں گا کہ ہم دونوں مل کر بحکم حاکم اسے سزائے موت دلانے کا ثواب عظیم پائیں امام حبیب ابن الربیع نے فرمایا کہ کھلے لفظوں میں تاویل کا دعویٰ سنا ہی نہیں جاتا۔

(فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 300)

سوال: جو شخص کتوں اور سوروں یا ان جیسے جانوروں کو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد بتائے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کی بولی بولنا سخت شدید شنیع بری بات ہے اس کے قول سے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک عیب لگتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج5 ص793)

لہٰذا اس کے قائل پر توبہ فرض ہے بلکہ کلمہ پڑھے تجدید اسلام کرے۔

سوال: جو شخص حضور ﷺ کے نام پاک کو سادہ لے اور اپنے پیر کے نام کو القاب و آداب سے لے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: حق تو یہ ہے کہ حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والثناء کے نام اقدس کے ساتھ القاب و آداب استعمال کرے مختصر یہ کہ اگر اپنے پیر کی عظمت حضور ﷺ سے زیادہ سمجھتا ہے تو صریح کفر ہے۔ العیاذ باللہ (فتاویٰ رضویہ ج5 ص798)

سوال: جو شخص رسول اللہ ﷺ کے سب سے آخری نبی ہونے کا انکار کرے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ کھلم کھلا کافر و مرتد ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج5 ص139 ج6 ص57)

سوال: جو شخص دوران تقریر سرکار نبی کریم ﷺ کی اعلیٰ شان میں توہین کا جملہ استعمال کرے اس پر عوام کا ہنسنا یا اس کو اچھا جاننا یا اس سے راضی ہونا کیسا ہے اور ان تمام کا ارتکاب کرنے والے کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: حضور رسالت مآب ﷺ کی شان اقدس میں توہین کے جملے بولنا کفر ہے۔ اعلام بقواطع الاسلام میں علمائے دین شرع متین نے ان امور کے بیان میں جو نقل فرمایا ہے۔ بالاتفاق کفر ہے۔

من تلفظ بلفظ کفر یکفر و کذا کل من ضحك علیه او استحسنه اور ضی به یکفر

یعنی جو شخص کفری بولی بولا اس کو کافر کہا جائے ایسے ہی وہ شخص بھی کافر کہا جائے گا جو کفری بات سن کر اس پر ہنسا یا اس کو اچھا سمجھا یا اس سے راضی رہا۔ بحر الرائق میں ہے۔

من حسن کلام الاھوا وقال معنوی او کلام له معنی صحیح ان کان ذالك کفرا من القائل کفر المحسن

یعنی جو شخص بد دینوں کے کلام کو اچھا سمجھے یا اس کو معنوی کہے یا یہ کہ اس کے صحیح معنی ہیں تو سب کی تکفیر کی جائے گی بہر حال جو کلمہ بالاتفاق کفر ہے اس کا بکنا جیسے کفر ہے یعنی اس کو سن کر ہنسنا اس کو اچھا سمجھنا اس سے خوش ہونا اسے معنوی کہنا یوں ہی یہ کہ اس کے کوئی صحیح معنی ہیں یہ سب کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 5 ص 141)

لہٰذا جتنے لوگ اس کلمہ توہین کو سن کر ہنسے یا اس سے راضی رہے یا اس کی تاویل کی سب کافر ہیں۔

سوال: انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنا ان کی جناب اقدس میں گستاخی کرنا ان کو فواحش و بے حیائی کی طرف منسوب کرنا، معاذ اللہ حضرت یوسف علیہ السلام کو زنا کی طرف نسبت کرنا کیسا ہے؟

جواب: یہ سب باتیں کفر ہیں۔ (بہار شریعت ج 9 ص 170)

سوال: جو شخص حضور نبی کریم ﷺ کو انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں آخری نبی نہ جانے یا حضور کی کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے اور جو آپ کے موئے مبارک کو تحقیر و تذلیل کے ساتھ یاد کرے یا جو بھی چیز آپ سے منسوب ہو اس کو ذلت کے ساتھ یاد کرے اور آپ کے لباس اقدس کو میلا یا گندہ بتائے۔ حضور اقدس ﷺ کے ناخن اقدس کو بڑے بڑے بتائے، اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کی بولی اور اس طرح کا عقیدہ رکھنا سب کفر ہیں۔

(بہار شریعت ج 9 ص 170)

سوال: ایک شخص نے کہا کہ حضور ﷺ کو کدو (لوکی) پسند تھا۔ اس پر کوئی یہ کہے کہ مجھ کو پسند نہیں۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنے والا بعض علماء کے نزدیک کافر ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اگر اس کو اس حیثیت سے ناپسند ہے کہ حضور رسالت مآب ﷺ کو پسند تھا تو کافر ہے ورنہ نہیں۔ (بہار شریعت ج 9 ص 170)

سوال: کسی نے کہا کہ حضور ﷺ کھانا تناول فرمانے کے بعد تین بار انگشت ہائے مقدسہ کو چاٹ لیا کرتے تھے اس پر کسی نے کہا کہ ادب کے خلاف ہے۔ یا کسی بھی سنت کی تحقیر کرے مثلاً داڑھی بڑھانا مونچھیں کم کرنا عمامہ باندھنا یا شملہ لٹکانا ان کی اہانت کرنا جبکہ سنت کی توہین مقصود ہو تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انگشت ہائے مبارک کے چاٹنے کو خلاف ادب کہنا کفر ہے اور کسی بھی سنت کی تحقیر کرنا مثلاً داڑھی بڑھانا مونچھیں کم کرنا عمامہ باندھنا شملہ لٹکانا ان کی اہانت کفر ہے جبکہ سنت کی توہین مقصود ہو۔
(مستفاد از بہار شریعت ج 9 ص 171)

سوال: جو شخص حضرت آدم علیہ السلام کے گندم خوری کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کو خاطی کہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گندم کھانے کو خطائے ایزدی کہنا کفر صریح اور ارتداد مبین ہے۔ (مستفاد از فتاویٰ فیض الرسول ج 1 ص 25)

سوال: رافضیوں نے نوحہ خوانی میں یہ شعر پڑھا۔

سبھی کو یاد خلافت تو رہ گئی لیکن
رسول کے کفن دفن کو بھول گئے

ان کے ساتھ سنی حضرات بھی اس شعر کو پڑھتے رہے اور کئی بار تکرار کی تو سنی حضرات کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس خبیث شعر میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بالخصوص خلفائے راشدین پر کھلے الفاظ میں طعن و تشنیع ہے۔

حضرت علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض شرح شفاء شریف امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں۔

ومن یکون یطعن معاویة فذاك من كلاب الهاوية

یعنی جس نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر زبان طعن دراز کی وہ جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے۔ (احکام شریعت حصہ اول ص 99)

اور اس ملعون شعر میں سبھی کہہ کر کسی صحابی کو نہیں چھوڑا سب پر زبان طعن دراز کی۔ جب تنہا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر زبان طعن دراز کرنے والا اس قدر گمراہ اور بددین ہے تو پھر سب اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین پر طعن کرنے والا کس قدر گمراہ اور بددین ہوگا۔ الحاصل اس مردود شعر کے پڑھنے والے، اس پر راضی رہنے والے سب کے سب گمراہ ہو گئے ان پر فرض ہے کہ توبہ وتجدید ایمان کریں اگر بیوی والے ہوں تو تجدید نکاح بھی کریں ورنہ تمامی مسلمان ان سے قطع تعلق کریں۔

(فتاویٰ فیض الرسول حصہ اول 128)

سوال: جو شخص یہ کہے کہ خدا تعالیٰ اور فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور درود شریف پڑھنا عبادت ہے، لہٰذا خدائے پاک پیارے رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبادت کرتا ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس کا اس طرح کہنا کہ لہٰذا خدائے پاک بھی معاذ اللہ پیارے رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبادت کرتا ہے اشد ترین خبیث ملعون کفر ہے۔

وہ شخص قطعی طور سے کافر و مرتد ہو گیا۔ (فتاویٰ فیض الرسول ج 1 ص 134)

لا الہ الا اللہ لا معبود الا اللہ شخص مذکور پر اس ملعون کلمہ کفریہ سے توبہ کرنا پھر نئے سرے سے کلمہ پڑھنا اور بیوی والا ہو تو نئے مہر کے ساتھ بیوی کی رضا سے نکاح کرنا لازم ہے اور جب تک وہ شخص نادم ہو کر توبہ وتجدید ایمان نہ کرے تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس سے تمامی اسلامی تعلقات ختم کرلیں ورنہ تعلق رکھنے

والے لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو شخص نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر انبیائے کرام کے نام کے ساتھ بجائے پورا درود یا سلام لکھنے کے صلعم یا "ؐ" یا "ؑ" لکھے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: حضور فخر دو عالم ﷺ اور دوسرے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ناموں کے ساتھ بجائے پورا درود یا سلام لکھنے کے صرف صلعم یا "ؐ" یا "عم" لکھنا اگر شان انبیائے کرام کی تخفیف کیلئے ہو تو کفر ہے۔ علامہ سید طحطاوی حاشیہ درمختار میں فرماتے ہیں فتاویٰ تاتارخانیہ سے منقول ہے۔

من کتب علیہ الصلوٰۃ والسلام بالھمزۃ والمیم یکفر لانہ تخفیف و تخفیف الانبیاء کفر

یعنی انبیائے کرام علیہم السلام کے ناموں کے ساتھ علیہ السلام کی جگہ "یا م یا صلعم یا ؑ" لکھے تو کافر ہو جائے گا کیونکہ ایسا لکھنا ان کی شان کو ہلکا کرنا ہے اور یقیناً یہ کفر ہے اور اگر صرف کاہلی نادانی جہالت کی وجہ سے ایسا کیا تو کفر نہیں مگر حرام اور ناجائز ضرور ہے اور اسی طرح صحابہ کرام اولیائے عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مبارک ناموں کے ساتھ "ؓ" اور "ؒ" بھی نہیں لکھنا چاہیے کہ علمائے کرام نے مکروہ اور باعث محرومی بتایا ہے چنانچہ علامہ سید طحطاوی فرماتے ہیں۔

یکرہ الرمز بالترضی بالکتابۃ

یعنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جگہ "ؓ" لکھنا مکروہ ہے (فتاویٰ فیض الرسول ج 1 ص 137)

سوال: کسی سید کو (جو کہ صحیح النسب ہے) تحقیر کی نیت سے سیدوا یا میروا کہنا کیسا ہے؟

جواب: سرکار نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم فرماتے ہیں۔

من لم یعرف حق عترتی فلاحدی ثلث اما منافق واما ولد زانیۃ واما حملتہ امہ علی غیر طھر

یعنی جو میری اولاد کا حق نہ پہچانے وہ تین باتوں میں سے ایک سے خالی نہیں یا تو منافق ہے یا حرامی یا حیض کا بچہ ہے۔ مجمع الانہر میں ہے۔

من قال لعالم عویلم او لعلوی علیوی استخفافا فقد کفر

جو کسی عالم کو علم دین کی وجہ سے علموا یا مولویا یا سید کو میروا اس کی تحقیر کیلئے کہے وہ کافر ہے اور اس میں شک نہیں کہ جو سید کی تحقیر بوجہ سیادت کرے وہ مطلقاً کافر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف اول ص 131)

سوال: جو شخص کہے کہ جو لوگ طاعون سے مرتے ہیں وہ کافر ہیں، دلیل میں حضرت موسیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا واقعہ پیش کرتا ہے۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: متواتر حدیثوں سے ثابت ہے کہ طاعون مسلمانوں کیلئے شہادت و رحمت ہے اور جو مسلمان طاعون سے مرے شہید ہے۔ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے۔

الطاعون شهادة لكل مسلم

یعنی طاعون ہر مسلمان کیلئے شہادت ہے۔ (بخاری، مسلم، مسند امام احمد)

من مات فی الطاعون فهو شهيد

جو طاعون کی بیماری میں مرے وہ شہید ہے (مسلم) متواتر ارشاد رسول علیہ السلام کا رد کلمہ کفر ہے اور اگر جان بوجھ کر کہے تو صریح کفر ہے۔ نبی کریم علیہ السلام تو ان کو شہید فرمائیں اور یہ شخص کافر کہے اس سے بڑھ کر اور کیا رد ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ ج 10 نصف آخر 318 تا 319) مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں اور اس سے میل جول ختم کر دیں۔

سوال: جو شخص یہ کہے کہ رسول اللہ علیہ السلام غیب نہیں جانتے تھے اور بحر الرائق جلد سوم مطبوعہ مصر کی دلیل پیش کرتا ہے۔

وفی الخاتمة والخلاصة لو تزوج بشهادة الله ورسوله لا ينعقد ويكفر لاعتقاده الى النبی ﷺ يعلم الغيب

اور بزازیہ میں بھی ایسے ہی ہے۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: حضور پرنور شافع یوم النشور ایمان جان جان ایمان عالم ماکان وما یکون سرور عالم وعالمیان ﷺ کے علم غیب سے مطلقاً انکار کفر مبین ہے قرآن عظیم کی آیات باہرہ کثیرہ سے انکار ہے۔ قرآن عظیم کا ارشاد کریم ہے۔

تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَاۤ اِلَیْكَ (سورہ ھود: 49)

یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم تمہاری جانب وحی فرماتے ہیں۔

وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا ﴿۱۱۳﴾ (النساء: 113)

خدا نے تم کو سکھا دیا جو تم نہیں جانتے تھے (غیب وشہادت سے) اور اللہ کا تم پر فضل عظیم ہے۔ اور احادیث شریفہ کثیرہ بشیرہ شہیرہ کا انکار ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ما ھو کائن فیھا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ھذہ

بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا اٹھائی (میرے پیش نظر فرمادی تو میں اسے اور جو کچھ روز قیامت تک ہونیوالا ہے سب کو ایسے دیکھتا ہوں جیسے اپنی اس مقدس ہتھیلی کو۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کا بائیکاٹ کریں اور بحر الرائق کی یہ عبارت مرجوح جس کا غیر صحیح ہونا ظاہر وباہر ہے۔ مسئلہ تو صرف یہ بتاتا ہے کہ اگر کوئی شخص شہادت خدا ورسول سے نکاح کرے تو یہ نکاح منعقد نہ ہوگا کہ شرط انعقاد گواہوں کا رہنا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

لانکاح الابشھود

یعنی مسلمانوں کے نکاح میں دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کا حاضر ہونا شرط ہے جو عاقل وبالغ ہوں اور سمجھ رہے ہوں کہ نکاح ہو رہا ہے ورنہ وہ کون سا نکاح ہے جو خدا سے غائب ہو۔ اگر محض خدا کی شہادت سے نکاح کرتا یا فرشتوں مثلاً کراما کاتبین کی

شہادت سے کرتا جب بھی باطل ہوتا کہ شرط نکاح نہیں پائی گئی۔ چنانچہ اس میں بعض مجاہیل نے اتنا اور اضافہ کر دیا کہ وہ مسلمان شخص کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ معتقد علم غیب برائے رسول ہوا ظاہر تو یہ ہے کہ یہ بعض مجاہیل معتزلی ہوگا اس نے اپنے مذہب کا پیوند اس میں جوڑ دیا پھر یہ بتاویل علم ذاتی بعض حنفیہ نے بھی اپنی تصانیف میں نقل کیا ہے مگر اس کی مرجوحیت کو ظاہر کرتے ہوئے کہ علم ذاتی ہی نہیں ہوتا بلکہ دوسری قسم علم عطائی بھی ہے تو جب یہ احتمال ہے تو کافر نہیں کہہ سکتے۔ اس احتمال کے ہوتے ہوئے تکفیر صحیح نہیں۔ (مستفاد از فتاویٰ مصطفویہ ج 1 ص 3،7،8)

سوال: جو شخص اطاعت نبی کریم ﷺ کو حقیقۃً اطاعت اللہ نہ سمجھے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص کافر ہے۔ قرآن اطاعت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اطاعت الٰہی فرما رہا ہے۔

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ

یہ آیت اگر نازل نہ ہوئی ہوتی جب بھی اطاعت رسول قطعاً اطاعت الٰہی تھی کہ رسول کی اطاعت یوں ہی کی جاتی ہے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ نیز ارشاد ربانی ہے۔

اطیعو اللہ واطیعو الرسول

پھر اگر حضور کی اطاعت کو غیر اطاعت الٰہی جانتا ہے تو فرض بھی مانتا ہے کہ نہیں۔ اگر نہیں تو کافر ہے کہ قرآن عظیم نے ان کی اطاعت فرض فرمائی کہ ارشاد ہوا۔ اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور اگر فرض مانتا ہے اور اسے غیر اطاعت خداوندی مانتا ہے تو بھی کافر ہے۔ (فتاویٰ مصطفویہ ج 1 ص 34)

سوال: زید کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کو علم غیب عطائی تھا بالذات نہ تھا اور علم ذاتی خدا تعالیٰ کے سوا محال ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا علم غیب اور خود حضور حادث خداوند قدوس کی ذات قدیم اس کا علم بھی قدیم، عمرو کا کہنا کہ سرکار نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم غیب ذاتی تھا اور حضور نبی کریم ﷺ میں جو

صفات الٰہیہ ہیں ان صفات میں نبی کریم ﷺ کی ذات مقدسہ قدیم ہے

حادث نہیں تو عمرو جیسے عقیدہ رکھنے والوں پر شرع کا کیا حکم ہے۔

جواب: زید کا قول حق اور صحیح ہے عمرو کا قول باطل اور قبیح ہے۔

عمرو اور اس کے ہم عقیدہ پر توبہ تجدید ایمان بیوی والے ہوں تو تجدید نکاح فرض ہے۔ اللہ عزوجل کا علمِ ذاتی کہ اس کی ذات سے ہے وہ اس کی صفت قدیمہ ہے کسی کا دیا ہوا نہیں اور اس کے حبیب پاک ﷺ کا علم پاک عطائی ہے کہ اللہ پاک کا عطا فرمایا ہوا ہے ایک ذرہ کا علم بھی جو بے عطائے الٰہی مانتا ہے اس پر توبہ لازم ہے از سرِ نو اسلام لانا لازم ہے اور یہ محال ہے کہ ایک ذرہ سے کم تر سے کم تر شئی کا علم خدائے تعالیٰ کے بغیر بتائے حضور ﷺ کو معلوم ہو۔ شیخ الاسلام وامام المسلمین اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے الدولۃ المکیۃ میں تصریح فرمائی ہے۔

العلم الذاتی مختص بالمولیٰ سبحنہ تعالیٰ ولا یمکن لغیرہ ومن اثبت شیئا منہ ولو ادنی من ادنی من ذرۃ لاحد من العلمین فقد کفر واشرك

یعنی علم ذاتی خدائے عزوجل کیلئے خاص ہے اس کے غیر کیلئے محال ہے جو اس میں سے کوئی چیز اگرچہ ایک ذرہ سے کم تر سے کم تر غیر خدا کیلئے مانے وہ یقینا کافر و مشرک ہے جو اللہ کے سوا کسی مخلوق کو قدیم جانے کافر ہے۔ (فتاویٰ مصطفویہ ج1 ص 41)

سوال: جو شخص یہ کہے کہ میری خانقاہ مسجد سے بہتر ہے اور حضور پر نور سید عالم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تو بہت کمزور ہو گیا تجھ کو نماز معاف ہے اور وہ شخص پیری مریدی جھوم کر کرتا ہے اور قوالی مزامیر کے ساتھ کرتا ہے۔ ایسے شخص کیلئے حکم شرع کیا ہے؟

جواب: اس شخص کا یہ قول (میری خانقاہ مسجد سے بہتر ہے اور حضور ﷺ میرے

پاس تشریف لائے اور فرمایا تو بہت کمزور ہو گیا تجھ سے نماز معاف ہے)
کفر صریح ہے اور حضور سید الابرار علیہ ﷺ پر یہ عمداً افتراء قبیح یوں بھی کفر ہے
اور فرضیت کا انکار ہے۔ اس قائل کے کافر اور مستحق عذاب نار ہونے میں
کوئی شک نہیں۔ (فتاویٰ مصطفویہ ج اول ص 81)

سوال: جو شخص یہ کہے کہ پیغمبر کی حیثیت ایک لیڈر جیسی ہے جیسا کہ اس زمانے کا
گاندھی لیڈر ایسے ہی اپنے زمانے کے محمد رسول اللہ ﷺ بھی لیڈر تھے۔
اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس شخص نے یہ کلمہ شنیعہ قطیعہ خبیثہ لعینہ کفریہ بک کر حضور ﷺ کی توہین کی
اور سرکار کی توہین کر کے اسلام سے خارج ہو گیا۔
(مستفاد از فتاویٰ مصطفویہ ج اول ص 123)

سوال: انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم اور دین کے ساتھ استہزاء اور تمسخر کرنا کیسا ہے؟

جواب: انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور دین کے ساتھ استہزاء اور تمسخر کرنا کفر
ہے۔ (بیضاوی شرح اردو ص 106)

سوال: جو شخص حضور ﷺ کی معراج شریف کا سرے سے انکار کرے اور نہ مانے
اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: حضور ﷺ کو جاگتے میں معراج جسمانی ہونا برحق ہے مکہ معظمہ سے بیت
المقدس تک کی سیر کا انکار کرنے والا کافر ہے اور آسمانوں کی سیر کا انکار
کرنے والا گمراہ بددین ہے۔

اشعۃ اللمعات جلد چہارم 527 میں ہے۔
اسراء از مسجد حرام است تا مسجد اقصیٰ و معراج از مسجد اقصیٰ تا آسمان و اسرا
ثابت است بنص قرآن و منکر آں کافر است و معراج با حدیث مشہورہ
کہ منکر آں ضال و مبتدع ست۔

یعنی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اسراء ہے اور مسجد اقصیٰ سے آسمان تک معراج ہے۔ اسراء نص قرآنی سے ثابت ہے اس کا انکار کرنیوالا کافر ہے اور معراج احادیث مشہور صحیحہ سے ثابت ہے اس کا انکار کرنے والا گمراہ بددین ہے۔

اور اسی طرح شرح عقائد نسفی ص 100 تا 101 پر نیز تفسیرات احمدیہ ص 328 پر مذکور ہے۔ (انوار الحدیث ص 468)

سوال: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ہمارا ایمان ہے لیکن میں نہیں جانتا ہوں کہ حضرت آدم علیہ السلام نبی ہیں یا نہیں۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

قال امنت بجميع الانبياء ولا اعلم ان ادم نبي ام لا فقد كفر
(ہدیۃ المہدیین ص 19 مطبوعہ استنبول ترکی)

سوال: جو شخص کسی بھی نبی کی طرف برائی کی بات منسوب کرے، اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص کافر ہے۔

ومن نسب الى واحد من الانبياء فحشا من الفواحش كالعزم الى الزنا الذى يقول الحشوية فى يوسف عليه السلام فقد كفر وقيل لا يكفر (ایضاً 19)

سوال: جو شخص یہ کہے کہ اگر فلاں آدمی نبی ہوتا تو میں اس پر ایمان نہ لاتا۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

ولو قال لو كان فلان نبيا لم اومن به فقد كفر (ایضاً ص 19)

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ میں رسول اللہ ہوں اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

ولو قال انا رسول الله یکفر(ایضاص 19)

سوال: اگر کوئی شخص کسی جھوٹے مدعی رسالت سے معجزہ طلب کرے تو طالب کیلیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مدعی رسالت کو رسوا کرنا اور اس کی عاجزی ظاہر کرنا مقصود ہو تو کفر ہے ورنہ نہیں۔

ولو طلب غیرہ منه المعجزة فقد قیل یکفر الطالب وقیل ان کان غرضه اظهار عجزه وافضاحه لا یکفر(ایضاص 19)

سوال: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اگر گیہوں نہ کھایا ہوتا تو ہم لوگ بد بخت نہ ہوتے تو اس کیلیۓ کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

ولو قال لو لم یاکل ادم الحنطة ما صرنا اشقیاء یکفر

(ایضاص 19)

سوال: اگر کوئی اس طرح کہے کہ اگر حضرت آدم علیہ السلام نے ایسا نہ کیا ہوتا تو ہم اس بلا میں نہ پڑتے اس کیلیۓ کیا حکم ہے؟

جواب: اس جملہ کے کفری ہونے میں مشائخ کا اختلاف ہے۔

ولو قال بدله ما وقعنا فی هذه البلاء ففی کفره اختلف المشائخ

(ایضاص 19)

سوال: جس نے حدیث رسول اللہ ﷺ سنی اور اس کی تردید کردی اس کیلیۓ کیا حکم ہے؟

جواب: حضور ﷺ کی حدیث سن کر اس کی تردید کردینا کفر ہے۔

ومن سمع حدیثا فرده یکفر وقیل ان کان متواترا یکفر

(ایضاص 19)

سوال: اگر کوئی شخص حدیث رسول اللہ ﷺ سنے اور ہلکا سمجھ کر یہ کہے کہ میں نے

ایسی حدیثیں بہت سنی ہیں۔اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

ولو قال سمعناہ کثیرا بطریق الاستخفاف یکفر (ایضاً ص19)

سوال: جس نے حدیث مشہور کا انکار کیا اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص گمراہ ہے۔

ومن انکر الحدیث المشهور یکفر عند البعض و عند بعض الاخر یضل ولا یکفر وهو الصحیح (ایضاً ص19)

سوال: اگر کوئی شخص اپنے غلام کو مارنے کا ارادہ کرے اور دوسرے نے کہا کہ مت مارو تو اس نے کہا کہ اگر محمد مصطفیٰ ﷺ کہیں کہ مت مارو تب بھی ماروں گا اور اگر آسمان سے آواز بھی آجائے کہ مت مار تب بھی ماروں گا۔اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس شخص پر کفر لازم ہے۔

رجل اراد ان یضرب عبدا فقال له اخر لا تضربه فقال اگر محمد مصطفیٰ گوید مزن بزنم و قال از آسمان بانگ آید مزن بزنم یلزمه الکفر (ایضاً ص20)

سوال: کوئی شخص کسی بات کے متعلق کہے کہ میں نہیں جانتا ہوں اور اس کو کوئی بھی نہیں جانتا ہے حتیٰ کہ سیدنا محمد (ﷺ) بھی نہیں جانتے ہیں۔اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

رجل قال فی امر انا لا اعلم و کل احد لا یعلمه و سیدنا محمد ﷺ ایضا لا یعلمه کفر (ایضاً ص20)

سوال: اگر کوئی عورت اپنے بچے سے کہے اے مجوس بچہ، یا اے کافر بچہ، یا اے

یہود بچہ تو اس عورت کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اکثر علمائے کرام نے فرمایا کہ یہ کفر نہ ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ یہ کفر ہوگا اور اگر اسی طرح مرد نے اپنے بچے کے متعلق ایسے الفاظ کہے تو اس میں بھی اختلاف ہے اور اصح یہ ہے کہ اگر مرد یا عورت نے اپنے نفس (ذات) کا ارادہ نہیں کیا ہے تو تکفیر نہ کی جائے گی۔ (فتاویٰ قاضی خان ہندیہ ج2 ص248)

سوال: جو شخص حضرت علی علیہ السلام سے محبت کرنا فریضہ بتائے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے محبت کرنا فریضہ نہ بتائے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے ''رجل قال دوست داشتن علی رضی اللہ عنہ فریضہ است و حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فریضہ نیست کفر'' (ایضاص20)

سوال: جو شخص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت کا اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کرے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس کا انکار کفر ہے۔

رجل من انکر امامۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ و خلافۃ عمر رضی اللہ عنہ یکفر ہو اصح الاقوال (ایضاً20)



(3) احکام شرعیہ

سوال: جو شخص یہ کہے کہ حضرت اورنگزیب عالمگیر علیہ الرحمۃ والرضوان کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا کفر ہے اور جو کہے وہ کافر ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس شخص نے حضرت اورنگزیب عالمگیر علیہ الرحمۃ والرضوان کے حق میں کلمہ ترضی (رضی اللہ عنہ) استعمال کرنے والوں کو کافر کہہ کر اپنے اوپر کفر لازم کرلیا۔

لہٰذا جب تک توبہ وتجدید ایمان نہ کرے اس کا بائیکاٹ کریں اور اس کو مسلمان نہ سمجھیں ورنہ سبھی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ فیض الرسول جلد اول ص 82)

سوال: جو لوگ حلال کو حرام قطعی یا حرام کو حلال قطعی بتائیں ان کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: حلال کو حرام اور حرام کو حلال بتانا آئمہ احناف کے مذہب راجع میں مطلقاً کفر ہے۔ جب کہ ان کی حلت وحرمت قطعی ہو۔ جیسے جائز کسب وتجارت کی حلت، بہر حال حرام قطعی حرام ہے اسے حلال ٹھہرانا باجماع حنفیہ کفر ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ (التوبہ ۲۹:۹)

جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام فرمایا کافر اسے حرام نہیں کہتے۔

متن عقائد میں ص 120 پر مسئلہ تصریح کے ساتھ موجود ہے۔

استحلال المعصیۃ سغیرۃ کانت او کبیرۃ کفر

نیز فتاوی خلاصہ وغیرہ میں ہے۔

من اعتقد الحرام حلالا او علی القلب یکفر هذا اذا کان حراماً بعینہ والحرمۃ بدلیل مقطوع بہ اما اذا کانت باصبار احاد

لا یکفر (وماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج 2 ص 10)

لہٰذا اس طرح کے لوگوں پر جو حرام قطعی کو حلال بتائیں توبہ اور تجدید ایمان فرض ہے اور اگر وہ بلا توبہ وتجدید ایمان مر جائیں تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ انہیں مسلمان نہ جانیں اور نہ ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا برتاؤ کریں یعنی غسل وکفن نماز جنازہ پڑھنا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ورنہ خود بھی عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔ العیاذ باللہ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 9،10)

سوال: مشرکین کی تعظیم وتوقیر خود کرنا اور مسلمانوں سے کرانا یا کسی کافر ومرتد وہابی دیوبندی مذہب باطل کے ماننے والے کے مرجانے پر یا جیل جانے پر اظہار غم یا ماتم کیلئے کام بند کرانا ہڑتال کرانا مسلمانوں کو دوکانیں بند کرنے پر مجبور کرنا۔ جو ان کا کہنا نہ مانے انہیں تکلیف دینا ان کی عزت وآبرو کو نقصان پہنچانا ان کا سماج سے بائیکاٹ کرنا شرعاً کیسا ہے؟

جواب: کفار ومشرکین وہابی دیوبندی کافر ومرتد کی ایسی تعظیمیں جو مذکور ہیں۔ بحکم فقہائے کرام کفر ہیں۔ ان کے مرجانے یا جیل جانے پر ہڑتال اور اس پر وہ اصرار کہ جو مسلمان نہ مانے اس پر ظلم واضرار سب کمال تعظیم کفار اور جہنم میں جانے کا سبب ہیں۔

فتاویٰ ظہیریہ الاشباہ والنظائر اور تنویر الابصار درمختار میں ہے۔

لو سلم علی الذمی بتجیلاً یکفر لان تبجیل الکافر کفر

اگر کسی شخص نے ذمی کافر کو تعظیم کے ارادہ سے سلام کیا کافر ہو گیا کیونکہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔

فتاویٰ امام ظہیر الدین ومختصر علامہ زین مصری وشرح تنویر مدقق علائی میں ہے۔

لو قال لمجوسی یا استاذ تبجیلا کفر

اگر کسی نے کافر مجوسی کو تعظیم کی نیت سے اسے استاذ کہہ دیا تو کافر ہو گیا۔

ارشاد ربانی ہے۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۸ (المنافقون:8)

عزت تو خاص اللہ ورسول اور مومنوں ہی کیلئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

ارشاد حبیب پاک ہے۔

من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام

جس نے کسی بد مذہب کی توقیر کی بے شک اس نے اسلام کے ڈھانے پر مددوی۔ طبرانی، ابن عساکر، ابن عدی، ابو نعیم فی الحلیہ، بیہقی شعب الایمان

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج6 ص10۔12)

سوال: کسی مسلمان کو ہنسی مذاق میں کافر کہہ کر بلانا یہ کہنا کہ ہم لوگوں سے دور بھاگ کیوں کہ تو کافر ہے اور اسے کافر جاننا تو اس طرح کہنے والے شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: مسلمان کو کافر جاننا کفر ہے۔

جمہور آئمہء کرام فقہائے اعلام کا مذہب صحیح ومعتمد ومفتیٰ بہ یہی ہے کہ جو کسی ایک مسلمان کو بھی کافر اعتقاد کرے تو وہ خود کافر ہے (ذخیرہ بزازیہ فصول عمادی وغیرہم) بلکہ بطور دشنام کہنے کا بھی یہی حکم ظواہر احادیث سے مستفاد ہے چنانچہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں۔

ایما امراء قال لاخیه کافر فقد باء بها احدهما فان... کما قال ولا رجعت علیه۔

یعنی جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے تو ان دونوں میں سے کسی ایک پر یہ بلا ضرور پڑے جسے کہا اگر وہ کافر تھا خیر ٹھیک ورنہ یہ تکفیر اس کہنے والے پر پلٹ آئیگی یہ خود ہی کافر ہو جائے گا۔ لیکن اگر گالی کے طور پر کہا تو اشد کبیرہ ہے کفر نہیں۔

مسلم و بخاری میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔

لیس من دعا رجلا بالکفر او قال عدو الله ولیس کذلك الاحار علیه

یعنی جو کسی کو کفر پر پکارے یا خدا کا دشمن بتائے اور وہ ایسا نہیں ہے تو اس کا یہ قول اسی پر پلٹ کر آئے گا۔ بہر حال فقہائے کرام کے قول مطلق و حکم مفتیٰ بہ دونوں کی رو سے ان پر حکم کفر ثابت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 5 ص 140)

سبھی مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے شخص کا سخت بائیکاٹ کریں اور اس سے ہر طرح کے معاملات ختم کر دیں۔ ورنہ سبھی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو مسلمان بخوشی مذہب کفار کی حمایت کرے اور ان کے مذہب باطل کو برا نہ جانے اور ان کے دھرم سے راضی رہے اور اس کو اچھا کہے اور بتوں کا چڑھاوا بطور تبرک کھائے وہ خدا اور رسول عز و جل و صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کیسا ہے اس کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کرنا کفر ہے وہ خدا اور رسول کے نزدیک جہنمی ہے اس پر اللہ و رسول کا غضب ہے ارشاد ربانی ہے۔

وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدہ 2:)

اور علمائے اسلام نے دوسرے کے کفر پر راضی ہونے کو کفر لکھا ہے۔

الرضاء بالکفر کفر

چہ جائے کہ اس کی اس حمایت سے کسی مسلمان کے معاذ اللہ کفر کی طرف پلٹ جانے کا اندیشہ ہو تو بلا شبہ بحکم فقہاء کفر ہے۔ بحکم فقہائے کرام ایسے شخص کی عورت اس کے نکاح سے نکل جائے گی اور اس کے ساتھ وہ تمام احکام جاری ہوں گے جو ایک مرتد کے ساتھ جاری کئے جانے کا حکم ہے یعنی اس لئے کے پاس بیٹھنا، بات چیت کرنا،

میل جول، شادی بیاہ، بیمار پرسی، نماز جنازہ پر جانا، غسل دینا، کفن دینا، نماز جنازہ پڑھنا، جنازہ بتکریم اٹھانا، مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا سب ناجائز و گناہ ہے۔

(مستفاد از فتاوی رضویہ ج 6 ص 22)

اگر خدانخواستہ توبہ و تجدید ایمان نہیں کرتا ہے تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کو مسلمان نہ جانیں ورنہ خود ہی عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔ واللہ و رسولہ اعلم۔

سوال: جو شخص کسی مومن کو مومن ہونے کی وجہ سے یا کسی سید صحیح النسب خصوصاً تمام سادات گیلانیہ اور اولاد حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو علاوہ چار پیروں کے علی الاعلان چوراہے پر یہودی، نصرانی، خنزیر اور کتا وغیرہ معاذ اللہ بری بری گالیاں دیتا ہو اور اوصاف ذمیمہ مذکوران حضرات کے حق میں اعتقاداً استعمال کرتا ہو از روئے شرع اس کیلئے اور اس کے معین و مددگار کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے شخص پر علمائے کرام نے حکم کفر فرمایا ہے۔ مجمع الانہر میں ہے۔

والا ستخفاف بالاشراف والعلماء کفر ومن قال للعالم عویلم اولعلوی علیوی قاصدابه الاستخفاف کفر

یعنی سادات کرام اور علمائے اسلام کو ذلیل سمجھنا ان کے علم دین کی وجہ سے کفر ہے اور جس نے کسی عالم کو عویلم یا اس طرح کے الفاظ جن سے ان کی حقارت علم معلوم ہو یا کسی علوی کو علیوی ذلت و حقارت کی نیت سے کہا وہ کافر ہو گیا۔ اس کے معاونین اگر خود ان کلمات ملعونہ خبیثہ میں اس کے مددگار ہیں یا اس کو جائز سمجھتے یا اس کو ہلکا سمجھتے ہیں تو ان سب کا وہی حکم ہے جو اس ظالم کا ہے اور اگر ایسا نہیں ہے جب بھی ایسے لوگوں کے ساتھ میل جول رکھنا جائز نہیں۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۸﴾ (انعام:68)

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (ھود:113)

(فتاوی رضویہ ج 6 ص 23)

مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس ظالم اور اس کے معین ومددگار کا بائیکاٹ اس وقت تک کریں جب تک کہ وہ توبہ وتجدید ایمان نہ کرلیں۔

سوال: جو مسلمان انگریزی پڑھتے یا پڑھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مولوی لوگ کیا جانتے ہیں ان کے بارے میں شرع کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی انگریزی پڑھنا یا پڑھانا جس سے عقائد حقہ فاسد ہوں اور جس سے علمائے دین کی توہین ہو انگریزی ہو یا کچھ اور پڑھنا پڑھانا اور اس کی طرف رغبت دلانا سب حرام ہے اور یہ لفظ کہ مولوی لوگ کیا جانتے ہیں اس سے ضرور علماء کی تحقیر نکلتی ہے علمائے دین کی تحقیر کفر ہے۔ (فتاوی رضویہ ج 6 ص 25)

لہٰذا اس طرح کہنے والے پر توبہ وتجدید ایمان لازم وضروری ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو مسلمان پر لازم ہے کہ اس کا سخت بائیکاٹ کریں اور اس سے میل جول، سلام کلام بند کردیں۔

سوال: فیصلہ شرعی کی تکذیب کرنا کیسا ہے؟

جواب: فیصلہ شرعی کی تکذیب کفر ہے (فتاوی رضویہ ج 6 ص 27) لہٰذا جو شخص فیصلہ شرعیہ کی تکذیب کرے اس پر توبہ لازم وضروری ہے اگر بیوی والا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے ورنہ تمامی مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں۔

سوال: مرزائی کے کفر پر خبر رکھتے ہوئے اسے مسلمان جاننا کیسا ہے؟

جواب: ان کے کفر پر مطلع ہو کر انہیں مسلمان جاننا کفر ہے۔ علمائے حرمین شریفین نے قادیانی، مرزائی کے متعلق بالاتفاق فرمایا ہے۔

من شك في عذابه و كفره فقد كفر

جو ان کے کافر ہونے اور عذاب جہنم میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ مسلمان موت وحیات کے سارے تعلقات اس سے ختم کردیں۔ بیمار پڑ جائیں تو پوچھنے جانا

حرام مر جائیں تو ان کے جنازے پر جانا حرام ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ان کی قبروں پر جانا حرام، قال اللہ تعالیٰ۔ (وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ (التوب ※ 84:
(فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 51)

سوال: بہشتی زیور کے مصنف کو کافر نہ جاننا کیسا ہے؟
جواب: بہشتی زیور ایک ایسے شخص کی لکھی ہوئی ہے جس نے حضور اقدس ﷺ کو صریح گالی دی اور جس کے متعلق تمام علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق فرمایا ہے، جو حسام الحرمین میں درج ہے کہ

من شك في كفره وعذابه فقد كفر

جو شخص اس کی کفری باتوں پر خبر رکھتے ہوئے اسے مسلمان جاننا تو در کنار جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر، لہٰذا جو بھی اس کی کفری عبارتوں پر خبر رکھتے ہوئے اسے مسلمان جانے اور اسکے کافر ہونے میں شک کرے وہ کافر و مرتد ہو گیا۔ اس پر توبہ و تجدید ایمان لازم و ضروری ہے اگر بیوی والا ہو تو پھر سے اس کی رضا سے نئے مہر کے ساتھ نکاح بھی لازم ہے۔ ورنہ تمامی مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے شخص سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ رکھیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 54)

سوال: گوشت کھانے کو مطلقاً حرام اور قربانی کو ظلم کہنا کیسا ہے؟
جواب: گوشت کھانے کو مطلقاً حرام کہنا کفر ہے اور قربانی کو ظلم کہنے والا کافر ہے۔
(فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 67)

ایسے شخص پر توبہ و تجدید ایمان لازم و ضروری ہے اور بیوی والا ہو تو اس کی رضا سے نئے مہر کے ساتھ تجدید نکاح بھی لازم، ورنہ سبھی مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کا بائیکاٹ کریں اور اس سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں ورنہ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو شخص حکم شریعت کو باطل جانے اور غیر شرعی حکم کو حق جانے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص حکم شریعت کو باطل جانے اور غیر شرعی حکم کو حق جانے یا شرعی حکم اس کے خلاف ہو تو نفس امارہ کی ناگواری بلکہ واقعی دل سے اس حکم کو برا جانے ایسا شخص کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 71)

ایسے شخص پر توبہ و تجدید ایمان لازم ہے۔ ورنہ تمامی مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں اور اس کو ہرگز ہرگز مسلمان نہ جانیں ورنہ سبھی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو شخص ہندوؤں کو خوش کرنے کیلئے دین اسلام کی پرواہ نہ کرے اور ان کے مذہب کی تائید کرے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص اس طرح کرے تو اس پر حکم کفر لازم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 72)

ایسے شخص پر توبہ و تجدید ایمان اور بیوی والا ہے تو پھر سے نکاح نیز مرید ہوا تھا تو پھر سے بیعت کرے ورنہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کا سخت بائیکاٹ کریں جب تک کہ توبہ صحیحہ نہ کرلے ورنہ سبھی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جھوٹا سمجھے اس کیلئے حکم شرع کیا ہے؟

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جھوٹا سمجھنے والا گمراہ بددین ہے اگر سبھی صحابہ کرام کو عموماً ایسے ہی سمجھے تو یقیناً ایسا شخص کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 75)

مسلمان اس سے کوئی تعلق نہ رکھیں ورنہ سبھی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: سود لینے کو حلال کہنا کیسا ہے؟

جواب: سود لینے کو حلال جاننا کفر صریح ہے کیونکہ ارشاد ربانی ہے۔

وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ (سورہ البقرہ: آیت 275) (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 75) لہٰذا جو شخص سود لینے کو حلال سمجھے وہ مسلمان نہیں تمامی مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں۔

سوال: جو کافروں میں ملنے سے راضی ہو اور یہ کہے کہ میں کافر ہو جاؤں گا یا سنی کہے کہ وہابی ہو جاؤں گا یا کسی بھی فرقہ باطلہ میں ہونے کو کہے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں شرع کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس نے جس فرقہ کا نام لے کر کہا کہ میں فلاں مذہب میں ہو جاؤں گا وہ اس فرقہ کا ہو گیا مذاق میں کہے یا دوسری وجہ سے۔

(فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 76 و جلد 6 ص 102)

مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے شخص کو مسلمان ہرگز نہ سمجھیں اور نہ ہی اس کے ساتھ کوئی تعلق رکھیں۔ لہٰذا ایسے شخص کے مر جانے پر غم کرنا یا غسل و کفن دینا نماز جنازہ پڑھنا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام حرام ہے اگر مسلمانوں نے اس کے قول ملعون پر خبر رکھتے ہوئے حکم مذکور پر عمل نہیں کیا تو سبھی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 102)

سوال: جو شخص کفر و اسلام کے معاملہ کو صرف مولویوں کا جھگڑا بتائے اس کیلئے حکم شرع کیا ہے؟

جواب: ایسا شخص مسلمان نہیں ہے۔ دائرہ اسلام سے خارج ہے کیونکہ اس کے نزدیک اسلام و کفر یکساں ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 80)

مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں ورنہ سبھی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: مقابلہ کفار میں جب لشکر اسلام کو شکست ہو تو ایک شخص کفار کو ان کی فتح پر مبارکبادی دے اور خوشی کا اظہار کرے تو اس کیلئے شرع کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر واقعتاً ایسا ہی ہے کہ معاذ اللہ وہ کفر کی فتح اور اسلام کی شکست چاہتا ہے اور مسرت و شادمانی کا اظہار ان کے جیت جانے پر کرتا ہے تو اس کے کفر میں شک نہیں قال اللہ تعالیٰ

اِنۡ تَمۡسَسۡکُمۡ حَسَنَۃٌ تَسُؤۡهُمۡ ۫ وَ اِنۡ تُصِبۡکُمۡ سَیِّئَۃٌ

يَفۡرَحُوۡا بِهَا (سورہ آل عمران: 120)

ورنہ مرتکب اشد کبیرہ ہونے میں شک نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 95)

سوال: ایک شخص شراب پئے اور اس پر دوسرا شخص مبارکبادی پیش کرے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: مبارکبادی پیش کرنے والا کافر ہوگیا کیونکہ فتاوی عالمگیری میں ہے۔

لو فاسق شرب الخمر فجاء اقاربه ونثر الدراهم عليه كفروا ولو لم ينثروا لكن قالوا مباركباد كفروا ايضا۔

(فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 96)

مسلمانوں پر لازم ہے اس کا بائیکاٹ کریں تا کہ عذاب خداوندی میں گرفتار نہ ہوں۔

سوال: جو شخص دل سے ضرر اسلام یعنی اسلام کا نقصان چاہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: جو بھی ضرر اسلام دل سے چاہے وہ کافر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 6، صفحہ 97)

سوال: ایک پیر کہتا ہے کہ پیر رسول تک نہیں بلکہ خدا تک براہ راست پہنچا دے گا ایسے پیر (قائل) کے بارے میں کیا حکم شرع ہے؟

جواب: یہ کہنا کہ پیر رسول تک نہیں بلکہ براہ راست خدا تک پہنچا دیتا ہے اس کا ظاہری مطلب یہ ہے کہ بے واسطہ رسول اگر یہی مراد ہے تو صریح کفر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 99)

سوال: گائے کی قربانی کو ناجائز بتانا اور ہندوؤں کے تہواروں میں شرکت کو جائز بتانا کیسا ہے؟

جواب: گائے کے قربانی کی حلت اور ہندوؤں کی خوشیوں کی جگہ میں شرکت کرنے کی حرمت ضروریات دین مین سے ہے جو اسے (گائے کی قربانی) حرام اور اسے (ہندوؤں کے تہوارو ں میں شرکت) حلال بتائے اس پر کفر لازم

ہے۔ وہ اللہ ورسول پر افتراء کرتا ہے بحکم قرآن کریم اس کا ٹھکانہ جہنم ہے

(فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 101)

تمامی مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کا بائیکاٹ کریں ورنہ سبھی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: کسی کو دھوکہ دینے کیلئے الفاظ کفر بولنا کیسا ہے؟

جواب: دھوکہ دہی کیلئے الفاظ کفر بکنا بھی کفر ہے (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 112) تمامی مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کا بائیکاٹ کریں ورنہ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

جواب: جو شخص صریح الفاظ کفر بکے اور کہنے پر کہے کہ میں نے دل سے نہیں کہا ہے اس کیلئے شرع کا کیا حکم ہے۔

سوال: جو شخص الفاظ کفر بکے اس کی دو صورتیں ہیں (۱) اکراہ شرعی (۲) اکراہ غیر شرعی۔ پہلی والی صورت میں وہ مومن رہے گا۔ ارشاد ربانی ہے۔

اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ

لہٰذا ایسا شخص (جو بلا اکراہ شرعی کفر بکے بلا فرق نیت قطعاً یقیناً اجماعاً کافر ہے۔

(فتاویٰ قاضی خان وعالمگیری میں ہے۔

رجل کفر بلسانه طائعاً وقلبه مطمئن علی الایمان یکون کافراً ولا یکون عند الله تعالیٰ مومنا

جواہر الاخلاطی اور مجمع الانہر میں ہے۔

من کفر بلسانه طائعاً و قلبه مطمئن بالایمان کان کافرا عندنا وعند الله تعالیٰ (فتاوریٰ رضویہ ج 6، ص 112)

تمامی مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کا بائیکاٹ کریں ورنہ سبھی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو شخص رائج موجودہ، کچہریوں کو عدالت کہے اس کے حکام کو عادل کہے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: رائج کچہریوں کو عدالت کہنا کفر نہیں،

لیکن ان کے حکام کو عادل کہنا ضرور کلمہ کفر ہے۔ مگر یہ صرف خوشامد کے طور پر ہوتا ہے۔ لہٰذا قائل پر تجدید ایمان و نکاح کافی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 116)

سوال: جو کاتب اجرت پر کتابت کرتے ہیں اور اس میں مخالف دین باتیں بھی کتاب کرتے ہیں اور چھاپنے والے اسے شائع کرتے ہیں ان کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: مخالف دین (کفری) باتیں لکھنے اور بولنے کا حکم ایک ہے۔

القلم احد اللسانین

لہٰذا جو زبان سے کہنے پر حکم ہے وہی لکھنے پر بھی ہے۔ ہاں اگر لکھتے وقت کاتب کا وہ اعتقاد نہ ہو تو کفر نہیں (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 116) پھر بھی ایسی کتابت اور اجرت حرام حرام ہے اور شائع کرنیوالے اگر اس کو حق سمجھ کر شائع کرتے ہیں تو یقیناً کفر ہے اور روپیہ کمانے کی نیت سے ہے تو پھر بھی ایسی کمائی حرام اشد حرام ہے۔ کیا رزق کفر کے پھیلانے ہی میں ہے اور معاذ اللہ ایسی بات نہیں ہے۔ لہٰذا اے سنی کاتبو! آپ لوگ اس طرح کی کتابت ہرگز ہرگز نہ کرو اور نہ ایسی کمائی کھاؤ اور نہ بچوں کو کھلاؤ۔ اللہ رب العزت آپ لوگوں کو شریعت مطہرہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سوال: اگر کوئی شخص اپنے گناہوں سے توبہ کر کے مسلمانوں سے مل جائے اس پر کچھ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ توبہ کوئی چیز نہیں ہے ہم لوگ تمہارا بائیکاٹ سمجھیں گے تو ایسے لوگوں پر کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ان لوگوں کی یہ مراد ہو کہ سرے سے توبہ کوئی چیز نہیں تو معاذ اللہ صریح کفر ہے اور اگر ان لوگوں کی یہ مراد ہو کہ اس نے دل سے نہیں توبہ کی ہے اس

لیے اس کی توبہ کا اعتبار نہیں تو یہ ایک مسلمان پر بدگمانی کرنے کے سبب

حرام ہے ان لوگوں پر توبہ واجب ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج6 ص 117)

سوال: جو شخص یہ کہے کہ جس نے کفر کیا بعد توبہ بھی مسلمان نہیں اور جو اس تائب شخص کو اسلام سے خارج سمجھے اس کیلئے حکم شرع کیا ہے؟

جواب: اس نے اللہ عزوجل اور شریعت پر افتراء کیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ

اللہ ہے کہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں سے درگذر فرماتا ہے۔

دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ

کیا انہیں خبر نہیں کہ اللہ تعالٰی اپنے بندوں کی دعا قبول فرماتا ہے اور حدیث رسول ﷺ ہے۔

التائب من الذنب کمن لا ذنب له

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ ہی نہیں کئے۔ لہٰذا اس شخص (تائب کو خارج اسلام سمجھنے والے) پر توبہ اور تجدید ایمان فرض ہے۔ اگر بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی کرے۔

سوال: اگر کوئی شخص کسی کو شریعت کی مخالفت کرتے ہوئے پائے اور اس سے یہ کہے کہ شریعت میں یہ جائز نہیں جو تم کر رہے ہو۔ اس پر وہ جواب دے کہ اپنی شریعت اپنے پاس رکھو مجھے شریعت کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اس شخص نے یہ کہہ کر کہ شریعت اپنے پاس رکھو مجھے شریعت کی ضرورت نہیں ہے شریعت مطہرہ کی توہین کی۔ اور شریعت کی توہین کفر ہے۔ تمامی

مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں تا کہ عذاب خداوندی میں گرفتار نہ ہوں۔

سوال: جو شخص کفار کے مذہبی جذبات اوان کے دیوتاؤں اور پیشواؤں کو عزت دے اس کیلیئے حکم شرع کیا ہے؟

جواب: اس نے کفر کیا۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾ (المنافقون:8)

یعنی عزت تو خاص اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کیلیئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں ان کے دیوتاؤں اور پیشواؤں اور مذہبی جذبات کا اعزاز در کنار، جوان کے کسی کام کو اچھا بیان کرے بالاتفاق ائمہ کرام وہ کافر ہے۔

غمز العیون والبصائیر میں ہے من استحسن فعلا من افعال الکفار کفر باتفاق المشایخ

لہٰذا اس پر توبہ تجدید ایمان فرض ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 125) ورنہ مسلمانون پر لازم ہے کہ توبہ وتجدید ایمان نہ کرنے کی صورت میں اس کا بائیکاٹ کریں اور اس سے کسی قسم کی رواداری نہ رکھیں ورنہ سبھی لوگ گنہگار ہوں گے۔

سوال: جو شخص یہ کہے کہ میرا پیر ہی بخشنے والا اور دینے والا ہے اس کیلیئے حکم شرع کیا ہے؟

جواب: یہ الفاظ کہ بخشنے اور دینے والا پیر ہی ہے اپنے ظاہری مفہوم پر بہت شنیع کلمہ ہے۔ اگر اس کا ظاہری معنیٰ ہی کہنے والے کا اعتقاد ہو تو صریح کفر ہے۔ ایسی صورت میں اس پر توبہ اور تجدید ایمان فرض ہے اور اس کا ظاہری معنیٰ اعتقاد نہ ہو تو توبہ تو بہر حال کرنا چاہیے۔ (مستفاد از فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 130)

سوال: جو شخص کسی کو شریعت کی بات بتائے اس پر وہ کہے کہ چولہے میں جائے ایسی شریعت یا مری پڑے ایسی شریعت پر۔ اس کیلیئے کیا حکم ہے؟

جواب: جس نے یہ کلمہ استعمال کیا کہ شریعت چولہے میں جائے یا مری پڑی ہے۔

بلاشبہ مرتد ہو گیا۔ (فتاویٰ رضویہ ج6 ص138)

تمامی مسلمان مل کر ایسے شخص کا بایکاٹ کریں جب تک توبہ تجدید ایمان اور حکم شرع پر عمل نہ کرے اور اس کیساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہ رکھیں جیسے جنازہ پڑھنا وغیرہ مسلمانوں کے قبرستان میں اس کو دفن کرنا سب حرام ہے ورنہ سبھی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو مسلمان ہندوؤں کے جلوس و کتھا میں شریک ہوئے ان لوگوں نے مسلمانوں کے ماتھے پر چندن لگایا۔ انہیں مسلمانوں نے منع نہیں کیا بلکہ لگوایا کچھ نے تھوڑی دیر کے بعد یا اسی وقت اپنے ہاتھوں اور رومال سے صاف کر دیا۔ لیکن کچھ لوگ چندن لگائے ہوئے جلسہ وغیرہ میں شریک رہے۔ بلکہ چندن لگائے ہوئے اپنے گھروں پر واپس آ گئے یا شام تک لگائے رہے ایسے لوگوں کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: قشقہ جو کہ ماتھے پر لگایا جاتا ہے صرف کفار کی علامت نہیں بلکہ خاص کفر کی علامت ہے بلکہ اس سے بھی اخبث خاص طریقہ عبادت مہادیو وغیرہ اصنام سے ہے۔ اس کے لگانے پر راضی ہونا کفر پر رضا ہے اور اپنے لیے ثبوت کفر پر رضا بالاجماع کفر ہے۔ منح الروض الازہر میں ہے۔

من رضا بکفر نفسہ فقد کفر ای اجماعا و بکفر غیرہ اختلف المشائخ

اور کفر پر راضی ہونا جیسے سو برس کیلئے ویسے ایک لمحہ کیلئے دونوں برابر ہیں۔ پونچھ ڈالنے سے جو کفر ہو گیا ہے وہ مٹ نہیں جائے گا جب تک توبہ و تجدید ایمان نہ کریں اور بیوی والے ہوں تو تجدید نکاح بھی کریں۔ (فتاویٰ رضویہ صفحہ 150 تا 151) اور جو قشقہ لگا کر جلسے میں گھومتے رہے یا گھر کی واپس تک لگائے رکھے یا شام تک لگائے

رکھے وہ بھی کافر ہیں۔ دونوں فریق اسلام سے نکل گئے اور ان کی عورتیں ان کے نکاح سے نکل گئیں۔ ان پر ویسے ہی مجمع کثیر میں علی الاعلان توبہ کرنا از سر نو مسلمان ہونا فرض ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

اذا عملت سیئة فاحدث عندھا توبة السر بالسر والعلانیة بالعلانیة

اور بیوی والے ہوں تو تجدید نکاح بھی کریں ورنہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان کا بائیکاٹ کریں اور ان سے میل جول نہ رکھیں تاکہ عذاب خداوندی میں گرفتار نہ ہوں۔

سوال: ہندوؤں کی ہولی اور دیوالی تہوار کی ابتداء کیسے ہوئی۔ مسلمان اگر اس کو کریں تو کیا ان پر کفر عائد ہوگا یا نہیں؟

جواب: ہولی یا دیوالی ہندوؤں کا شیطانی تہوار ہے۔ جب ایران خلافت فاروقی میں فتح ہوا تو کچھ آتش پرست بھاگے ہوئے ہندوستان میں آئے ان کے یہاں دو عیدیں تھیں۔ نوروز کی تحویل حمل ہے اور مہرگان کی تحویل میزان۔ وہ عیدیں اور ان میں آگ کی پرستش ہندوؤں نے ان سے سیکھیں اور یہ چاند و سورج دونوں کو پوجتے ہیں۔ لہٰذا ان کے وقتوں میں یہ ترمیم کہ میکھ سنکھ رانت کی پورنماشی میں ہولی اور تلا سنکھ رانت کی اماوس میں دیوالی یہ سب کافروں کے رسوم ہیں۔ مسلمانوں کو اس میں شرکت کرنا حرام اور اچھا لگنے کی بنیاد پہ اگر شریک ہوں تو صریح کفر ہے۔

غمز العیون میں اتفق مشایخنا ان من رای امر الکفار حسنا فقد کفر حتی قالوا فی رجل قال ترک الکلام عند اکل الطعام حسن من المجوس وترک المضاجعة عندھم حال الحیض حسن فھو کافر (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 153)

لہٰذا جو مسلمان برضا و رغبت ان کو پسند کریں ان پر توبہ تجدید ایمان فرض ہے اور بیوی والے ہوں تو تجدید نکاح بھی لازم۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

اذا قال الرجل لغیرہ حکم الشرع فی ھذہ الحادثۃ کذا فقال
ذالك الغیر من برسم کار می کنم نہ بشرع یکفر عند بعض
المشایخ اذا قال رجل لخصمہ اذھب معی الی الشرع قال. پیادہ
بیار تا بروم بے جبر نروم یکفر لانہ عاند الشرع
(فتاویٰ رضویہ ج6 ص159)

سوال: جو لوگ قربانی کرتے ہیں اور گوشت ہندوؤں وغیرہ کو دیتے ہیں روکنے پر کہتے ہیں باپ دادا کیوں دیتے چلے آئے کیا ان کے زمانہ میں عالم نہ تھے ہم باپ دادا کی رسم نہ چھوڑیں گے چاہے ہماری قربانی مقبول ہو یا نہ ہو اس کو خدا ہی جانتا ہے عالم جو بھی کہیں۔ ان لوگوں کا یہ کہنا کیسا ہے؟

جواب: یہ اقوال ان کے مذموم وسخت ہیں ان کی قربانیاں قابل قبول نہیں انہوں نے قبول الٰہی کو ہلکا جانا اور عالموں کے ارشاد سے بے پرواہی کی لہذا وہ لوگ از سر نو کلمہ طیبہ پڑھیں اور اپنی عورتوں سے نکاح جدید کریں (فتاویٰ رضویہ ج6 ص167)

سوال: جو شخص یہ کہے آج تو اماوس کہ ہندوؤں کا تیوہار ہے وہاں پر مندر میں جاتا ہوں اور سنکھ دھو کر رکھ لیا ہے اسلامی پنچایت سے مجھے کیا غرض۔ اس کے لئے حکم شرع کیا ہے؟

جواب: اس شخص پر کفر لازم اس کی عورت نکاح سے نکل گئی جب تک نئے سرے سے مسلمان نہ ہو اور توبہ نہ کرے۔ (فتاویٰ رضویہ ج6 ص168)

سوال: جو شخص یہ کہے کہ فیصلہ شرع محمدی کا منظور نہیں بلکہ رواج وقانون منظور ہے اس کیلئے حکم شرع کیا ہے؟

جواب: اگر واقعی ایسا ہی کہا جیسا کہ سوال میں مذکور ہے تو اس شخص پر توبہ تجدید اسلام واجب ہے۔ توبہ کرے اور از سر نو کلمہ پڑھے اس کے بعد اپنی بیوی سے نکاح جدید کرلے۔ (فتاویٰ رضویہ ج6 ص171)

سوال: ایک شخص نے دوسرے سے کہا تم نے کچہری میں جھوٹی گواہی دی تو اس پر اس نے کہا کچہری میں کون سچ بولتا ہے جتنے جاتے ہیں سب تو جھوٹ کہا کرتے ہیں اگر میں نے جھوٹ کہا تو کیا برا کیا تو اس دوسرے کے لئے حکم شرع کیا ہے؟

جواب: حدیث شریف میں ہے۔

لاتزول قدما شاھد زور حتی یوجب اللہ تعالیٰ لہ جھنم

جھوٹی گواہی دینے والا وہاں سے قدم ہٹانے نہیں پاتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم واجب کر دیتا ہے آدمی کی ہلاکت و بربادی کیلئے اتنا کافی ہے لیکن اس نے جو یہ کہا کہ میں جھوٹ بولا تو کیا برا کیا یہ صریح کلمہ کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 175)

سوال: ایک شخص نے کہا کہ غلاف کعبہ جلا دیا گیا ہے دوسرے نے کہا کیا ہوا دوسرا غلاف آجائے گا اس پر کہا گیا کہاں سے آئے گا قسطنطنیہ سے تو نہیں آسکتا۔ تو اس نے جواب دیا کیا کعبہ کو جاڑا لگتا ہے اب کہنے والے کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس کے اس کلام سے کہ کیا کعبہ کو جاڑا لگتا ہے استہزاء معلوم ہوتا ہے اس پر توبہ فرض ہے اور اگر فی الواقع کعبہ سے استہزاء مقصود ہے تو کفر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 187)

سوال: فرعون کو مومن کہنا اور اس کے ایمان کو مومنوں کے ایمان سے زیادہ بتانا اور ترک موالات کو بنائے اسلام (پانچ بنیادی امور کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ) سے بڑھ کر بتانا کیسا ہے؟

جواب: اس کی دونوں باتیں کفر ہیں۔ فرعون بالاجماع وبنص قطعی قرآن کافر تھا۔

قال اللہ تعالیٰ

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّ أَصْحٰبُ الرَّسِّ وَ ثَمُودُ ﴿۱۲﴾ وَ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ وَ إِخْوَانُ لُوطٍ ﴿۱۳﴾ وَّ أَصْحٰبُ الْأَيْكَةِ وَ قَوْمُ تُبَّعٍ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيدِ ﴿۱۴﴾ (ق: 12 تا 14)

ان کافروں سے پہلے رسولوں کو جھٹلایا نوح کی قوم اور رس والوں اور قوم ثمود اور قوم عاد اور فرعون اور قوم لوط نے اور ایکہ والوں اور تبع کی قوم نے ان سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو تکذیب رسل پر جو وعید ہم نے فرمائی تھی ان سب پر ثابت ہو گئی۔ مسلمانوں کے ایمان کو اس کافر اکفر کے ایمان سے کم بتانا صریح کفر ہے۔ اس طرح کہنا کفر کو ایمان پر فضیلت دینا ہے کافر میں ایمان کب ہوتا ہے اور وہ بھی مسلمانوں کے ایمان سے افضل بتانا معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 191)

یونہی ترک موالات کو اسلام کے پانچ بنیادی امور (کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ) سے بڑھ کر بتانا کفر ہے۔ لہٰذا ایسے شخص پر توبہ و تجدید ایمان ضروری ہے۔

سوال: جو شخص کفر کا ارادہ کرے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: کفر کا ارادہ فوری کفر ہے وعدہ ایک پل کا نہیں (مستفاد از فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 203)

مسلمان اس (ارادہ کرنے والے) کا بائیکاٹ کریں جب تک کہ توبہ صحیحہ تجدید ایمان و نکاح نہ کرلے ورنہ سبھی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: عقائد کفریہ کی تصویب یعنی اس کو درست کہنا یا حق ماننا کیسا ہے؟

جواب: عقائد کفریہ کی تصویب کفر ہے (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 271) مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں۔

سوال: جو شخص یہود و نصاریٰ خواہ کسی ایسے شخص کو جو دین اسلام سے جدا ہو گیا ہو اسے کافر نہ کہے یا اس کے کافر ہونے میں توقف کرے یا شک کرے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص کسی منکر ضروریات دین کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

امام علامہ قاضی عیاض قدس سرہ شفا شریف میں فرماتے ہیں۔

الاجماع علی کفر من لم یکفر احدا من النصاری والیھود وکل

من فارق دين المسلمين اووقف فی تکفیر هم اوشك قال القاضی ابو بکر لان التوقیف والاجماع اتفقاعلی کفر هم من وقف فی ذلك فقد کذب النص والتوقیف اوشك فیه والتکذیب والشك فیه لایقع الامن کافر

یعنی اس شخص کے کفر پر اجماع ہے جو کسی نصرانی یا یہودی خواہ کسی ایسے شخص کو جو دین اسلام سے نکل گیا ہو کافر نہ کہے یا اس کے کافر ہونے میں شک کرے یا کافر کہنے میں توقف کرے امام قاضی ابوبکر باقلانی قدس سرہ نے اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ نصوص شرعیہ اور اجماع امت ان لوگوں کے کفر پر متفق ہیں تو جو ان کے کفر میں توقف کرتا ہے تو وہ نص و شریعت کی تکذیب کرتا ہے یا اس میں شک رکھتا ہے اور یہ امر کافر ہی سے صادر ہوتا ہے اسی میں ہے۔

یکفر من لم یکفر من دان بغیر الملة الاسلام او وقف فیهم اوشك اوصحح مذهبهم وان اظهر الاسلام واعتقده واعتقد ابطال کل مذهب سواه فهو کافر باظهار ما اظهر من خلاف ذلك اه ملخصا

یعنی کافر ہے وہ جو کافر نہ کہے ان لوگوں کو کہ غیر ملت اسلام کا اعتقاد رکھتے ہیں یا ان کے کفر میں شک کرے یا ان کے مذہب کو ٹھیک بتائے اگرچہ اپنے آپ کو مسلمان بتائے اور مذہب اسلام کی حقانیت اور اس کے سوا سب مذہبوں کے بطلان کا اعتقاد ظاہر کرتا ہو کیونکہ اس نے بعض منکرین ضروریات دین کو کافر نہ جانا تو اپنے اس اظہار کے خلاف اظہار کر چکا۔ (مستفاد از فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 271)

سوال: کیا شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے نکل جاتی ہے؟

جواب: شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے نکل جاتی ہے۔

بشرطیکہ کفر اجماعی واتفاقی ہواب اگر بے اسلام لائے اور اپنے اس قول ومذہب سے بغیر توبہ کئے یا بعد اسلام وتوبہ بغیر نکاح جدید کئے عورت سے قربت کی تو زنائے خالص ہوگا جو اولادیں ہوں گی خالص ولدالزنا ہوں گے۔ کتب فقہ میں یہ سب احکام موجود ہیں۔

مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولادہ اولاد الزنا

(درمختار عن غنیۃ ذوی الاحکام ج 6 ص 306 فتاویٰ ہندیہ)

سوال: جو شخص کفری عقائد کی تائید کرے اور کافروں کے عقیدہ کو اچھا سمجھے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: کافر کے عقائد کفریہ کا مداح اور اس کی تائید کرنیوالا کافر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 505)

سوال: جو شخص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وحضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو گالی دے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: بحکم فقہائے کرام وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 527)

سوال: جو شخص مسائل شرعیہ بتانے پر یہ کہے کہ میں مسائل شرعیہ نہیں مانتا ہوں اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص مسائل شرعیہ بتانے پر کہے کہ میں مسائل شرعیہ نہیں مانتا ہوں وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 517)

مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں ورنہ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو شخص کافرہ عورتوں کے ساتھ زنا کو حلال بتائے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: زنا مطلقاً حرام ہے اور ذمیہ کافرہ عورتوں کیساتھ زنا کو حلال بتانا کفر ہے، ورنہ یہ قول باطل ومردود بہرحال ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 5 ص 552)

سوال: دو مسلمانوں نے آپس میں ناحق جھگڑا کیا ایک تیسرے آدمی نے کہا کہ

آپس میں لڑائی کرنا اچھی بات نہیں ہے ایک دوسرے سے معافی مانگ لو اس پر ایک بولا کہ اگر اس کی طرف کعبہ بھی ہو تو سر نہیں جھکاؤں گا تو اس طرح کہنے والے پر شرع شریف کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس نے یہ نصیحت کی اس نے اچھی بات کہی لیکن اس کے جواب میں جس نے یہ کلمہ کہا کہ ادھر کعبہ بھی ہو تو سر نہیں جھکاؤں گا اسے علمائے دین نے کلمہ کفر لکھا ہے کیوں کہ اس میں توہین کعبہ معظمہ ہے اور توہین کعبہ معظمہ کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 5 ص 81)

سوال: جو شخص حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر قذف (زنا) لگائے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص باجماع ائمہ دین کافر وملعون ہے یہاں تک کہ جو شخص اس کو کافر نہ جانے خود کافر ہے۔ ردالمحتار میں ہے۔

لاشك فی تکفیر من قذف السیدة عائشه رضی الله عنهما

اسی کے باب البغاۃ میں ہے لان ذلك تکذیب صریح القرآن۔

(فتاویٰ رضویہ ج 5، صفحہ 156)

سوال: جو شخص حضرات شیخین (ابوبکر صدیق وعمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما پر تبرا کرے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما پر تبرا فقہائے عظام کے نزدیک مطلقاً کفر ہے۔

کما نص علیه فی الخلاصة والفتح والدر وغیرها من الاسفار الغر

(فتاویٰ رضویہ ج 5 ص 159)

سوال: جو شخص کافروں کی کسی بات کو اچھا جانے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ہمارے مشائخ عظام کے نزدیک کافروں کو کسی بات کو اچھا جاننا کفر ہے۔ غمز العیون میں ہے۔

اتفق المشایخ من رای امر الکفار حسنا فقد کفر حتی قالوا فی رجل ترك الکلام عند اکل الطعام حسن او ترك المضاجعة عند هم حال الحیض حسن فهو کافر۔ (فتاویٰ رضویہ ج 5 ص 167)

سوال: جو شخص یہ کہے کہ میں اپنی رسم سے کام کرتا ہوں شرع سے نہیں اس کیلیئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا بعض فقہاء کے نزدیک کفر ہے۔ جامع الفصولین میں ہے کہ

قال لخصم حکم الشرع کذا فقال خصمه من برسم کارمی کنم بشرع نے قیل یکفر وقیل لا

یعنی کسی شخص نے کسی دوسرے شخص سے کہا کہ حکم شرع اس طرح ہے اس پر اس نے کہا کہ میں اپنے رسم پر کام کروں گا حکم شرع پر نہیں تو اس نے اس طرح کہہ کر کفر کیا بعض نے کہا کہ کفر نہیں کیا۔ در مختار فی شرح الوھبانیہ للشرنبلالی میں ہے۔

مایکون کفرا اتفاقاً یبطل العمل والنکاح واولادہ اولاد الزنا وما فیه خلاف یومر بالاستغفار والتوبة وتجدید النکاح

یعنی جو بالاتفاق کفر ہو اس میں عمل و نکاح باطل ہو جاتے ہیں اور اولاد اولاد زنا ہوتی ہے اور جس میں اختلاف علماء ہو اس میں توبہ استغفار اور تجدید نکاح کا حکم دیا جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 5 ص 168) لہٰذا اس شخص پر توبہ و استغفار اور تجدید ایمان لازم وضروری ہے بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی اس کی رضا سے نئے مہر کے ساتھ کرے۔

سوال: جو شخص قطعی کافروں جیسے اشرف علی تھانوی وغیرہ کے کفر میں شک کرے اس کیلیئے کیا حکم ہے؟

جواب: کافر قطعی کے کفر میں شک وشبہہ کرنے والا خود کافر ہے اگرچہ وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے اس کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ شفا شریف میں ہے۔

نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة الاسلام او وقف فیھم اوشك او صحح مذھبھم وان اظھر الاسلام واعتقدہ الخ

(فتاویٰ رضویہ ج 5 ص 282)

سوال: دیوتاؤں کی تصویریں کافروں کے معبود ہونے کی غرض سے گھروں میں لگانا کیسا ہے؟

جواب: تعظیم معبودان کفار کی نیت سے گھروں میں لگانا یا پاس رکھنا سب کفر ہے ورنہ کبیرہ اشد کبیرہ۔ (فتاویٰ رضویہ ج 5 ص 729)

سوال: جس شخص کو اپنے ایمان میں شک ہو یعنی کہتا ہے کہ مجھے اپنے مومن ہونے کا یقین نہیں یا یہ کہتا ہے کہ معلوم نہیں میں مومن ہوں یا کافر۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس کی مراد یہ ہے کہ فی الحال مجھے اپنے مومن ہونے کا یقین نہیں تو وہ شخص کافر ہے اور اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ معلوم نہیں میرا ایمان پر خاتمہ ہوگا یا نہیں تو کافر نہیں۔ (عالمگیری، بہار شریعت ج 9 ص 169)

سوال: جو شخص ایمان و کفر کو ایک سمجھے یعنی کہے کہ سب ٹھیک ہے، خدا کو سب پسند ہے۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص کافر ہے۔ (عالمگیری، بہار شریعت ج 9 ص 169)

سوال: جو شخص ایمان پر راضی نہیں ہے کفر پر راضی ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص کافر ہے۔ (عالمگیری، بہار شریعت ج 9 ص 169)

سوال: ایک شخص گناہ کرتا ہے لوگوں نے اس کو منع کیا تو کہنے لگا اسلام کا کام اسی طرح کرنا چاہیے یعنی گناہ و معصیت کو اسلام کہتا ہے۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص کافر ہے۔ (عالمگیری، بہار شریعت ج 9 ص 169)

سوال: کسی مسلمان نے دوسرے مسلمان سے کہا میں مسلمان ہوں اس پر دوسرے مسلمان نے جواب دیا کہ تجھ پر بھی اور تیرے اسلام پر بھی لعنت

ہو۔اس شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص کافر ہے۔(عالمگیری، بہار شریعت ج9 ص169)

سوال: اگر کسی شخص نے یہ کہا کہ اگر مجھے خدا اس کام کیلیئے حکم دیتا جب بھی نہ کرتا اس کیلیئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص بلاشبہہ کافر ہے۔(عالمگیری، بہار شریعت ج9 ص169)

سوال: ایک شخص نے دوسرے سے کہا ہم اور تم خدا کے حکم کے موافق کام کریں اس پر دوسرے نے کہا کہ میں خدا کا حکم نہیں جانتا یا کہا کہ یہاں کسی کا حکم نہیں چلتا۔اس کیلیئے کیا حکم ہے؟

جواب: دوسرا شخص کافر ہے۔(عالمگیری، بہار شریعت ج9 ص169)

سوال: کوئی شخص بیمار نہیں پڑتا، بہت بوڑھا ہے مرتا نہیں اس کیلیئے یہ کہنا کہ اللہ میاں اسے بھول گئے ہیں یا کسی زبان دراز آدمی سے یہ کہنا کہ خدا تمہاری زبان کا مقابلہ ہی نہیں کرسکتا۔میں کس طرح کروں یا ایک نے دوسرے سے کہا تم اس عورت کو قابو میں نہیں رکھتے ہو اس نے کہا کہ عورتوں پر خدا کو قدرت ہے نہیں مجھ کو کہاں سے ہوگی اس طرح کہنے والے کیلیئے کیا حکم ہے۔

جواب: اس طرح کا کہنا کفر ہے۔(خلاصہ الفتاویٰ بحوالہ بہار شریعت ج9 ص169)

سوال: جو شخص یہ کہے کہ اللہ اوپر ہے اور تم نیچے ہو۔اس کیلیئے کیا حکم ہے؟

جواب: خدا کیلیئے مکان ثابت کرنا کفر ہے کیونکہ وہ مکان سے پاک ہے۔لہٰذا یہ کہنا کہ خدا اوپر ہے تم نیچے ہو یہ کلمہ کفر ہے۔(خانیہ بہار شریعت ج9 ص169)

سوال: کسی نے کسی سے کہا۔گناہ نہ کرو ورنہ خدا تجھے جہنم میں ڈالے گا۔اس نے کہا میں جہنم سے نہیں ڈرتا یا کہا کہ میں خدا کے عذاب کی کچھ پروا نہیں کرتا۔یا ایک نے دوسرے سے کہا تو خدا سے نہیں ڈرتا اس نے غصے

میں کہا نہیں یا کہا کہ خدا کیا کرسکتا ہے۔اس کے سوا کیا کرسکتا ہے کہ دوزخ میں ڈال دے یا کہا کہ خدا سے ڈر۔اس نے کہا کہ خدا کہاں ہے اس طرح بولنے والے کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کے کلمات بولنا کفر ہے۔(عالمگیری، بہار شریعت ج 9 ص 169) مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے لوگوں کا سخت بائیکاٹ کریں اور ان سے کسی قسم کی کوئی رواداری نہ رکھیں۔

سوال: کسی نے کسی سے کہا کہ تم انشاء اللہ اس کام کو کرو گے۔اس نے کہا کہ میں بغیر انشاء اللہ کے کروں گا۔یا ایک نے دوسرے پر ظلم کیا۔مظلوم نے کہا خدا نے یہی مقدر کیا تھا ظالم نے کہا میں بغیر اللہ کے مقدر کئے کرتا ہوں اس طرح کہنے والے پر شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: یہ سب کفر ہیں۔(مستفاد از بہار شریعت ج 9 ص 170)

سوال: جو شخص رمضان کے مہینے کو کہے کہ آ گیا قصائی اب ہوگی سب کی پسائی اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنے سے روزہ رمضان کی ہتک وتحقیر معلوم ہوتی ہے اور روزہ رمضان کی ہتک کفر ہے۔بہر حال اس طرح کے کلمات جن سے روزہ رمضان کی تحقیر معلوم ہو سب کفر ہے۔(مستفاد از بہار شریعت ج 9 ص 172)

سوال: شراب پیتے وقت یا زنا کے وقت یا جوا کھیلنے کے وقت یا چوری کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا یا بیوی سے حالت حیض میں جماع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنے کو حلال سمجھنا کیسا ہے؟

جواب: ان حالتوں میں بسم اللہ پڑھنا کفر ہے۔یونہی جو محرمات شرعیہ ہوں ان کو بھی بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنے کا یہی حکم ہے۔(بہار شریعت جلد 9 ص 172)

سوال: دو شخص آپس میں جھگڑ رہے تھے ایک نے کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔
دوسرے نے کہا لاحول کا کیا کام یالاحول کو میں کیا کروں یالاحول روٹی کی
جگہ کام نہ دے گا۔ یونہی سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کے متعلق اس قسم کے
الفاظ بولے۔اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس قسم کے الفاظ کہنا کفر ہے۔(بہار شریعت ج 9 ص 172)

مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے لوگوں کا سخت بائیکاٹ کریں اور ان سے میل
جول سلام وکلام نہ رکھیں ورنہ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو شخص بیماری میں گھبرا کر کہنے لگا اے خدا تجھے اختیار ہے چاہے کافر مار یا
مسلمان مار۔ یونہی مصائب و آلام میں مبتلا ہو کر کہنے لگا تو نے میرا مال لیا
اور اولاد لے لیا یہ کیا وہ کیا۔اب کیا کرے گا اور کیا باقی ہے جو تو نے نہ کیا۔
اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا اور بکنا کفر ہے۔(بہار شریعت ج 9 ص 172)

مسلمان اس کا سخت بائیکاٹ کریں اور اس سے میل جول سلام وکلام سب ترک
کردیں ورنہ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: مسلمان کو کلمات کفر کی تلقین و تعلیم کرنا کیسا ہے؟

جواب: مسلمان کو کلمات کفر کی تعلیم و تلقین کرنا کفر ہے۔

اگر چہ مذاق و کھیل ہی میں کیوں نہ ہو۔ چنانچہ کسی آدمی نے کسی عورت کو کفر کی
تعلیم دی اور یہ کہا کہ تم کافر ہو جاؤ تا کہ شوہر سے پیچھا چھوٹے،تو عورت کفر کرے یا نہ
کرے یہ کہنے والا کافر ہو گا (خانیہ) مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان کا بائیکاٹ کریں
ورنہ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: ہولی دیوالی پوجنا کیسا ہے۔اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ہولی دیوالی پوجنا کفر ہے۔

کیونکہ یہ غیر اللہ کی عبادت ہے۔ چنانچہ کفار کے میلوں اور تہواروں میں شریک ہو کر ان کے میلے اور جلوس مذہبی کی شان و شوکت بڑھانا کفر ہے۔ جیسے (کرسمس کی تقاریب، سکھوں کے میلے جلوس وغیرہ) رام لیلا، جنم اشٹمی اور رام نومی وغیرہ کے میلوں میں شریک ہونا، یونہی ان کے تہواروں کے دن محض اس وجہ سے چیزیں خریدنا کہ کفار کا تہوار ہے یہ بھی کفر ہے۔ جیسے دیوالی میں کھلونے اور مٹھائیاں خریدی جاتی ہیں کہ آج کا خریدنا دیوالی منانے کے سوا کچھ نہیں یونہی کوئی چیز خرید کر اس دن مشرکوں کے پاس ہدیہ بھیجنا جب کہ مقصود اس دن کی تعظیم ہو تو کفر ہے۔ (بحر الرائق) بہار شریعت ج 9 ص 173)

سوال: اگر عورت کلمہ کفریہ بکے تو کیا حکم ہے؟

جواب: وہ کافر ہے اس پر بھی توبہ تجدید ایمان فرض ہے اس کے بعد شوہر اول سے نکاح کرنا ہوگا اسی پر فتویٰ ہے۔ ایسا نہیں کہ وہ دوسرے سے نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

سوال: جو شخص بطور تمسخر اور ٹھٹھے کے کفر کرے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ مرتد ہے اگرچہ کہتا ہو کہ ایسا اعتقاد نہیں رکھتا۔

(بہار شریعت ج 9 ص 163) (بحوالہ در مختار)

سوال: دیو بندیوں وہابیوں کے اکابرین کو اولیا اللہ کہنا کیسا ہے؟

جواب: دیو بندیوں وہابیوں کے وہ پیشوا جن کے کفر ظاہر و باہر ہیں۔

جیسے مولوی اشرف علی تھانوی، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھوی (یا ان جیسے عقیدہ رکھنے والے ہوں) تو یہ لوگ اپنی عبارات کفریہ قطعیہ مندرجہ حفظ الایمان ص 8 تحذیر الناس ص 3، ص 14، ص 28 اور براہین قاطعہ ص 15 کی بنا پر بمطابق فتویٰ حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ کافر و مرتد ہیں اس طرح کہ جو ان کی کفریات پر یقینی اطلاع پانے کے باوجود انہیں مسلمان سمجھے یا ان کے کافر

ہونے میں شک کرے وہ بھی مسلمان نہیں چہ جائیکہ انہیں اولیاء اللہ سمجھنا، لہٰذا انہیں اولیاء اللہ کہنا یا سمجھنا کفر ہے۔ (مستفاد از فتاویٰ فیض الرسول ج 1 ص 42 تا 43)

سوال: سنی صحیح العقیدہ مسلمان کو رضا خوانی کہہ کر قبر پرست اور مشرک قرار دینا کیسا ہے؟

جواب: سنی صحیح العقیدہ مسلمان کو رضا خوانی کہہ کر قبر پرست اور مشرک قرار دینا کفر ہے

کیونکہ سنی صحیح العقیدہ مسلمان کو بلا وجہ مشرک کہنا خود کفر و شرک میں مبتلا ہونا ہے۔ اس لئے کہ سنی قبر کو پوجتا نہیں ہے بلکہ اس کی زیارت کرتا ہے اور بحکم حدیث قبر کی زیارت کرنا جائز ہے لہٰذا قائل پر توبہ تجدید ایمان اور بیوی والا ہو تو تجدید نکاح بھی ضروری ہے۔ (مستفاد از فتاویٰ فیض الرسول ج 1 ص 44)

سوال: جو شخص کہے کہ میں نہ ہندو ہوں نہ مسلمان نہ عیسائی نہ کافر اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: فتاویٰ عالمگیری جلد دوم احکام المرتدین میں ہے کہ

من شك فی ایمانه وقال انا مومن انشاء الله تعالیٰ فهو کافر

یعنی جو شخص اپنے ایمان میں شک کرے اور یہ کہے کہ میں انشاء اللہ مومن ہوں تو وہ کافر ہے چہ جائیکہ اس کا یہ کہنا کہ میں مسلمان نہیں ہوں۔

(مستفاد از فتاویٰ فیض الرسول ج 1 ص 52)

سوال: جو شخص اہل ہنود کو مشرک نہ مانے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اہل ہنود بتوں کو پوجنے یا اس کو مستحق عبادت سمجھنے کے سبب قطعی کافر و مشرک ہیں۔

(فتاویٰ فیض الرسول ج 1 ص 85)

لہٰذا شخص مذکور پر لازم ہے کہ وہ اپنے عقیدہ باطلہ سے رجوع کرے اور اعلانیہ توبہ و استغفار کرے اور تجدید ایمان کرے اور اگر ایسا نہ کرے تو سب مسلمان اس سے دور رہیں اس سے کسی قسم کی کوئی رواداری نہ رکھیں ورنہ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو شخص یہ کہے کہ تم لوگ نہ بریلوی بنو نہ وہابی نہ دیو بندی اور نہ چودہ صدی

کے ملاؤں کا کہنا مانو صرف محمدی بنو! اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: بریلی شریف کے فاضل افضل امام المسلمین حضور اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کا دین و مذہب جو ان کی کتابوں سے ظاہر ہے وہ وہی ہے جو خالص دین محمدی ہے۔ جو بریلی شریف کی نسبت سے بریلوی بننے سے روکتا ہے وہ محمدی بننے سے روکتا ہے۔ ایسا شخص بحکم شریعت مطہرہ عند الفقہاء کافر ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول ج 1 ص 73)

سوال: جو شخص یہ کہے کہ اگر حکومت نے میرے موافق فیصلہ نہیں کیا تو میں کرسٹین یا ہندو یا وہابی ہو جاؤں گا۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص اپنے اس قول سے کہ میں کرسٹین یا ہندو یا وہابی ہو جاؤں گا مسلمان نہیں رہ گیا بلکہ کافر ہو گیا اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔

(مستفاد از فتاویٰ فیض الرسول ج 1 ص 73 تا 74)

اس پر لازم ہے کہ پھر سے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے اور دل سے مانے اور زبان سے اقرار کرے کہ مذہب اسلام سچا اور حق ہے باقی تمامی مذاہب کرسٹین، ہندو پن، وہابی پن مذہب باطل اور جھوٹے ہیں اور کہے کہ یا اللہ پاک میں صدق دل سے توبہ کرتا ہوں میری زبان سے جو کلمہ کفر نکل گیا۔ اس سے بیزار ہوں اور بیوی سے دوبارہ نئے مہر کے ساتھ تجدید نکاح کرے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

سوال: ایک شخص نے یہ کہا کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے جھگڑا لڑائی کرتے ہیں۔ ہمارے مذہب سے اچھا تو ہندوؤں کا مذہب ہے کہ ان میں کوئی اختلاف نہیں۔ صبح و شام دوا گربتی لے جا کر جلا کر پوجا پاٹ کر لیتے ہیں۔ پھر دوسرے دن ایک پنڈت سے کہہ دیا کہ ہم تمہارے مذہب میں آ گئے۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: شخص مذکور اپنے ان کلمات کفریہ مذکورہ کے سبب کافر و مرتد ہو گیا۔

(فتاویٰ فیض الرسول ج 1 ص 135)

سوال: جو شخص یہ کہے کہ میں ناحق مسلمان گھر میں پیدا ہوا لیکن میں عنقریب آریہ سماج کا مذہب اختیار کرلوں گا اس لئے کہ مسلمانوں کے مذہب سے غیر مسلموں کا مذہب ٹھیک ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص اپنے اقوال کفریہ مذکورہ کی وجہ سے کافر و مرتد بے دین اور بے دھرم ہو گیا۔

(فتاویٰ فیض الرسول ج 1 ص 136)

اس پر فرض ہے کہ فوراً تجدید ایمان و توبہ و استغفار کرے بیوی والا ہے تو تجدید نکاح کرے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا ہے تو تمام مسلمان اس کے ساتھ کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا سلام و کلام غرضیکہ ہر قسم کے تعلقات ختم کر کے پورے طور پر اس کا بائیکاٹ کریں ورنہ سبھی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: سنی صحیح العقیدہ مسلمان کافی روز سے بیمار پڑا ایک غیر مسلم کافر نے کہا تم پر بیار آسیب ہے اگر تم مجھ کو پوجا، پٹھیا دھوتی اور کڑاہی شراب کی دو تو میں بیار پکڑ لوں گا اور تم ٹھیک ہو جاؤ گے مسلمان نے کہا کہ اگر میں ٹھیک ہو گیا تو دے دوں گا چنانچہ وہ ٹھیک ہو گیا اور پوجا بھی دیا تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس پر توبہ استغفار تجدید ایمان فرض ہے بیوی والا ہے تو تجدید نکاح کرے اگر ایسا نہیں کرتا تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کا سخت بائیکاٹ کریں ورنہ سبھی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔ (فتاویٰ فیض الرسول ج 1 ص 138)

سوال: جو شخص کسی سنی صحیح العقیدہ کو منافق کہہ کر بلائے یا منافق کہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وہ شخص سنی صحیح العقیدہ مسلمان کو منافق اعتقادی یعنی کافر جان کر بلائے یا کہے تو یہ کفر ہے اور اگر منافق عملی جان کر کہے کہ احادیث کریمہ میں جس کے اعمال و کردار میں نفاق ہوا سے منافق کہا گیا تو یہ کفر نہ ہوا لیکن پھر بھی وہ شخص توبہ کرے اور اس سے معافی مانگے۔ واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم و

اکمل۔ (فتاویٰ فیض الرسول ج 1 ص 142)

سوال: تعزیہ بنانے کو ناجائز کہنے والے کو کافر و مرتد کہنا کیسا ہے؟

جواب: مروجہ تعزیہ داری ناجائز و بدعت ہے اس کا بنانا گناہ اور اس پر شیرینی وغیرہ چڑھانا محض جہالت وحماقت ہے۔

جو شخص تعزیہ بنانے کو ناجائز کہے اس کو صرف اس بنا پر کافر و مرتد کہنا سخت گناہ کبیرہ ہے کہنے والے کو توبہ تجدید ایمان بیوی والا ہو تو تجدید نکاح کرنا چاہیے (فتاویٰ رضویہ جلد 10 نصف آخر ص 63) اگر ایسا نہ کرے تو تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ شخص مذکور کا بائیکاٹ کریں اور اس سے میل جول سب ختم کردیں ورنہ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو شخص کاہنوں اور جوتشیوں سے ہاتھ دکھلا کر تقدیر کا بھلا برا دریافت کرے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: کاہنوں اور جوتشیوں سے ہاتھ دکھلا کر تقدیر کا بھلا برا دریافت کرنا اگر بطور اعتقاد ہو یعنی جو یہ بتائیں گے حق ہے تو کفر خالص ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

فقد کفر بما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی اس نے انکار کردیا اس چیز کا جو سرکار نبی کریم ﷺ پر اتارا گیا اور اگر بطور اعتقاد و یقین نہ ہو مگر میل و رغبت کے ساتھ ہو تو گناہ کبیرہ ہے اسی کو حدیث شریف میں فرمایا ہے۔

لم یقبل اللہ الصلوٰۃ اربعین صباحاً

یعنی اللہ پاک چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں فرمائے گا اور اگر بطور ہزل و استہزاء ہو تو عبث و مکروہ وحماقت ہے۔ ہاں اگر اس کو بطور تعجیز (یعنی ذلیل کرنے کی نیت سے) ہو تو حرج نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج 10 ص 71 نصف آخر)

سوال: ہندوؤں کے ساتھ غول باندھ کر گاتے بجاتے رامائن وغیرہ ہندوؤں کی کتابوں کو بڑے اہتمام کے ساتھ سنگاسن وغیرہ میں رکھ کر ہندوؤں کی مجلس

میں جانا جہاں رام چندر کی جے کی صدا بلند ہوتی ہو مسلمانوں کیلئے وہاں جانا جائز ہے کہ نہیں اور جو جائیں ان کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ان حرکات ملعونہ سے وہ اسلام سے خارج ہو گئے۔ جامع الفصولین، منح الروض الازہر میں ہے۔

من خرج الی السدۃ (قال القاری ای مجمع اهل الکفر) کفر اذفیه اعلان الکفر وکانه اعان علیه (فتاویٰ رضویہ دہم آخر 316)

سوال: جو شخص فعل لواطت کا قائل ہو سمجھانے پر نہیں مانتا ہے۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: حل لواطت کا قائل کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر ص 130)

مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کا بائیکاٹ کریں ورنہ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: گائے بھینس بکری وغیرہ کے ذبح کو خون ناحق کہنا کیسا ہے؟

جواب: حلال جانور بھینس گائے بکری وغیرہ کے ذبح کو خون ناحق کہنا کفر ہے اور اس کی بخشش نہ جاننا ضلالت وگمراہی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر 319)

سوال: جو لوگ ہندوؤں مشرکوں کے سوگ میں بازار یا دکان بند کرتے ہیں تاکہ ہندو مشرکین خوش ہو جائیں اور مشرکین کے حکم سے کاروبار بند کرنے کو برا بھی نہیں جانتے بلکہ اسے اچھا اور جائز کہتے ہیں کہ اگر ہم ان کے نہیں تو وہ ہمارے نہیں۔ ان لوگوں کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: مشرکوں کے سوگ میں بازار یا دوکان یا کاروبار بند کرنا مشرک کی تعظیم ہے اور کافر کی تعظیم کو فقہائے کرام نے کفر فرمایا ہے۔

مشرکوں سے اتحاد حرام وکفر ہے۔ مشرک کے حکم سے کاروبار بند کرنا حرام ہے حرام کو حلال وخوب (اچھا) سمجھنا کفر ہے جن لوگوں نے مفسدوں کے مجبور کرنے سے

دفع فتنہ کیلئے دوکان کاروبار بند کیا ان پر توبہ تجدید ایمان ونکاح کا حکم نہیں مگر جن لوگوں کو مشرکوں کا سوگ منانا یا مشرک کا حکم اور اس کی فرمانبرداری کو ماننا منظور تھا تو بے شک ان پر توبہ تجدید ایمان اور بیوی والے ہوں تجدید نکاح لازم ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج 10 نصف آخر ص 302)

سوال: زید کی شادی ایک عورت سے ہوئی چند سال گزرنے کے بعد پھر اسی عورت کی حقیقی بہن سے نکاح کرلیا۔ اس سے کہا گیا کہ دو بہنوں کو ایک وقت میں رکھنا حرام ہے تب زید نے کہا قاضی نکاح نے فرمایا ہے، نکاح درست ہے، اس لئے میں نے کرلیا تو قاضی نکاح کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ نکاح بنص صریح قرآن عظیم قطعی حرام ہے۔

وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ

اس نکاح کو درست کہنا صریح کلمہ کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر ص 145)

اس قاضی پر لازم ہے کہ نئے سرے سے کلمہ اسلام پڑھے اور اپنے اس قول نجس سے توبہ کرے اگر عورت رکھتا ہے تو بعد تجدید اسلام اس کی رضا سے نئے مہر پر نکاح کرے اور اگر قاضی نکاح امام مسجد ہو تو اس لفظ کے بعد جتنی نمازیں اس کے پیچھے پڑھی گئیں سب باطل ہوئیں ان کو پھر سے پڑھنا واجب ہے اور جتنے لوگ حلال ٹھہرا کر اس نکاح میں شامل ہوئے سب کا حکم قاضی کے حکم کی طرح ہے۔

سوال: جو لوگ کہتے ہیں کہ طاعون کی بیماری میں لوگ بے موت بھی مرجاتے ہیں ایسا کہنے والوں کیلئے کیا حکم ہے۔

جواب: جو لوگ کہتے ہیں کہ اس میں لوگ بے موت مرجاتے ہیں وہ گمراہ ہیں۔

اس میں قرآن عظیم کا انکار ہے ان پر توبہ فرض ہے اور تجدید ایمان اور نکاح بھی کرنا چاہیے۔ اللہ رب العزت عزوجل فرماتا ہے۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا

کوئی جان بے حکم خدانہیں مرسکتی لکھاہواحکم ہے وقت باندھاہوا۔

سوال: جس مجلس میں رام لچھمن راون وسیتا وغیرہ کی تصویریں دکھائی جائیں اور بھجن وغیرہ گایا جائے ہندوان تصویروں کو معبود حقیقی سمجھتے ہوں ایسی مجلسوں میں مسلمانوں کا اپنے گھروں سے جاجم چوکی زیورات پارچہ وغیرہ دینا اور اسی مجلس میں اپنی ناموری کے لئے روپیہ دینااوراس مجلس کی شیرینی جو بنام نہاد پرشاد تقسیم ہوتی ہے اس کا کھانا اور ہندوؤں کے عقائد باطلہ کی توصیف وتعریف میں مشرکین کی دلجوئی کیلئے ہاں میں ہاں ملاتا کیسا ہے؟

جواب: ایسے لوگ فاسق وفاجر مرتکب کبائر مستحق عذاب نارو وغضب جبار ہیں۔ مسلمانوں کو حکم ہے کہ راہ چلتا ہوا ہندوؤں کے محلے سے گذرے تو جلدی سے محلے سے نکل جائے کیونکہ کہ وہ لعنت کی جگہ ہے تو جب وہ غیر خدا کو پوج رہے ہوں تو اس جگہ جانا بلاشبہ اور زیادہ محل لعنت ہے۔ بہرحال اگران مسلمانوں نے محض تماشا دیکھنے کی غرض سے ان کی اعانت کی ہو تو حرام حرام اشد حرام ہے ان پر توبہ فرض ہے اور عہد کریں کہ ہم لوگ آئندہ ایسی حرکت نہیں کریں گے اور اگران افعال ملعونہ کو اچھا جانا یاان تصاویر باطلہ کو وقعت کی نظر سے دیکھا یاان کے کسی حکم کفر پر ہوں ہاں کہا جیسا کہ سوال میں مذکور ہے جب تو صریح کفر ہے۔ غمز العیون میں ہے۔

من استحسن فعلا من افعال الکفار کفر باتفاق مشایخنا

ان لوگوں کو اگر اسلام عزیز ہے اور جانتے ہیں کہ قیامت کبھی آئے گی اور اللہ واحد قہار کے حضور جانا ہوگا توان پر فرض ہے کہ توبہ کریں اور ایسی ناپاک مجلسوں سے دور بھاگیں نئے سرے سے کلمہ پڑھیں اور بیوی والے ہوں تجدید نکاح کریں ورنہ عذاب کے منتظر رہیں۔ قال اللہ تعالیٰ

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱدْخُلُوا۟ فِى ٱلسِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا۟

خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ ؕ اِنَّہٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۲۰۸﴾
(فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر 137 تا 138) اس پرشاد کا کھانا ناجائز و حرام ہے۔ مسلمان ہرگز ہرگز نہ کھائیں۔

سوال: جو مسلمان ہندوؤں کی ہولی میں شریک ہو کر ہندوؤں کے ساتھ مسلم یا غیر مسلم پر رنگ برساتے ہوئے داڑھی میں رنگ لگائے مغلظ و شرمناک ہولی گاتے ہوئے جے جے کے نعرے بلند کرتے ہیں۔ منع کرنے پر گالی گلوچ دیتے ہیں اور اس ہولی میں شریک ہونے کو اچھا سمجھتے ہیں ان کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ظاہر ہے کہ یہ افعال شنیعہ مذکورہ سخت ملعون ہیں۔ جس نے اس کو مستحسن اور خوب اور اچھا سمجھا باتفاق آئمہ کرام کافر ہے۔ غمز العیون والبصائر میں ہے

من استحسن فعلا من افعال الکفار کفر باتفاق مشایخنا

(مستفاد از فتاویٰ رضویہ ج 10 ص 176 نصف آخر)

سوال: جو شخص اپنے مقصد کیلئے کچہری میں جا کر آریہ ہونے کی درخواست دے جبکہ ابھی خود کو وہ مسلمان ہی کہتا ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص اپنی اس درخواست کی بناء پر اسلام سے خارج ہو گیا۔
اس پر توبہ اور تجدید ایمان فرض ہے اور بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی لازم ہے۔ مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں فرمایا ہے۔

من اضمر الکفر او ہم بہ فھو کافر ومن کفر بلسانہ طائعا وقلبہ مطمئن بالایمان فھو کافر ولا ینفعہ ما فی قلبہ لان الکافر یعرف لما ینطق بہ بالکفر فاذا نطق بالکفر کان کافرا عندنا وعند اللہ

پھر اسی میں ہے۔

اذا عزم بالکفر بعد حین یکفر فی الحال لزوال التصدیق المستمر

عالمگیریہ وغیرہا میں ہے "القلم احد اللسانین" (فتاویٰ مصطفویہ ج 2 ص 84)

سوال: ہندوؤں کے جلوس جس میں اوتاروں کی صورت میں انسان بیٹھائے جاتے ہیں اور ہندوؤں کا اس کے ساتھ ایک مجمع ہوتا ہے۔ مسلمانوں سے کہا جاتا ہے کہ رشتہ اتحاد کا امن اور بحالی مضبوط ہو اس لئے آپ بھی جلوس میں چلو۔ اور یہ طے ہے کہ جب مسلمان اس کے جلوس کے ساتھ چلیں گے تو جلوس کی زینت اور شہرت میں اضافہ ہوگا تو جو مسلمان اس کے جلوس میں شامل ہوئے ان کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس کے حرام حرام اشد حرام ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ کفار کے ایسے کاموں کے محض تماشا کیلئے وہاں چلنا تو حرام ہے نہ کہ رشتہ اتحاد قائم کرنے کیلئے۔ کفار سے رشتہ اتحاد کفار ہی کا ہے۔ مسلمان کا کسی کافر کے ساتھ رشتہ اتحاد قائم نہیں ہوسکتا اس کا مضبوط کرنا کیسا۔ جو لوگ اس نیت سے شریک ہوئے وہ ضرور کفار سے متحد اور اسلام سے جدا ہو گئے۔ ایسے جلوس میں چلنا ان کی تعظیم ہے اور ان کے ایسے امور کی تعظیم سے توبہ وتجدید ایمان اور بیوی والے ہوں تو تجدید نکاح لازم (فتاویٰ مصطفویہ ج 1 ص 95) اگر یہ لوگ ایسا نہ کریں تو مسلمان ایسے لوگوں کا سخت بائیکاٹ کریں اور ان سے میل جول ختم کردیں۔

سوال: جو شخص یہ کہے کہ جن یقینی غیب جانتے ہیں اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ان کی غیب دانی کا اعتقاد رکھنا کفر ہے۔ کیونکہ غیب کا علم یقینی بے وساطت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی کو ملنے کا اعتقاد کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ اعلم بالصواب (جل مجدہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

سوال: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور پیشوایان دینِ اسلام کا تمسخر اڑانا کیسا ہے؟

جواب: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور پیشوایان دین کا تمسخر اڑانا کفر ہے۔

(خزائن العرفان بحوالہ شرح بیضاوی ص 106)

مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے لوگوں کا سخت بائیکاٹ کریں ان سے مرنی کرنی سب چھوڑ دیں۔ان سے میل جول سلام کلام سب حرام ہے۔

سوال: توحید ورسالت کے باوجود اگر کفر کی نشانی پائی جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: توحید ورسالت کی گواہی کے باوجود اگر آدمی سے ایسا قول یا فعل پایا گیا جو کفر کی نشانی ہو تو بحکم شریعت مطہرہ وہ کافر ہو جائے گا۔

اشعۃ اللمعات جلد اول کتاب الایمان کے شروع میں ہے۔

باوجود تصدیق واقرار چیزے کنند کہ شارع آنرا امارت و علامت کفریہ ساختہ مثل سجدہ صنم و شد زنار وامثال آں پس مرتکب ایں امور نیز بحکم شرع کافر ست اگرچہ فرضاً تصدیق واقرار داشتہ باشد

یعنی توحید ورسالت کی تصدیق واقرار کے باوجود اگر کوئی ایسا کام کرے جس کو شارع علیہ السلام نے کفر کی نشانی وعلامت ٹھہرایا ہو جیسے بت کو سجدہ کرنا اور (زنار) جنیو وغیرہ باندھنا تو ایسے کاموں کا کرنے والا بھی بحکم شرع کافر ہے اگرچہ بظاہر توحید و رسالت کی تصدیق واقرار کرتا ہو۔(انوار الحدیث ص 87)

مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے لوگوں کا سخت بائیکاٹ کریں اور ان سے میل جول سلام کلام سب ختم کردیں ورنہ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو شخص جن وشیاطین اور ہندوؤں کے دیوتاؤں کے نام کو پڑھ کر منتر کرے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کا منتر پڑھنا کفر ہے جس کے معانی سے کفر لازم آتا ہو۔

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان مسلم شریف کی ایک

حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

یعنی اسماء جن وشیاطین نباشد واز معانی آں کفر لازم نہ باشد

(اشعۃ اللمعات جلد سوم ص 604)

یعنی منتر میں جن وشیاطین کے نام نہ ہوں اور اس منتر کے معانی سے کفر نہ لازم آتا ہو۔ تو اس کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (انوار الحدیث ص 225)

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو جنت دے تو میں اس کا ارادہ نہیں کروں گا یا کہے کہ میں داخل نہیں ہوں گا یا کہے کہ مجھے فلاں کے ساتھ جنت میں جانے کی اجازت ملے تو میں نہیں داخل ہوں گا یا کہے کہ جنت تیری وجہ سے یا اس عمل کی وجہ سے ملے تو بھی نہیں داخل ہوں گا۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

لو قال لو اعطانی اللہ تعالیٰ الجنۃ لا اریدھا لا ادخلھا او قال لو امرت ان ادخل الجنۃ مع فلان لا ادخلھا او قال لو اعطانی اللہ تعالیٰ الجنۃ لاجلك لاجل ھذا العمل لا اریدھا ھذا کلمہ کفر

(ہدیۃ المہدیین ص 20)

سوال: جو شخص کہے کہ اگر نماز پانچ وقت سے زائد ہوتی اور زکوۃ پانچ درہم پر زیادہ ہوتی اور روزہ ایک مہینہ سے زیادہ ہوتا تو میں ان میں سے کچھ بھی نہیں کرتا، اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

لو قال لو کانت الصلوۃ زائدۃ علی خمسۃ اوقات او الزکوۃ علی خمسۃ دراھم او الصوم علی شھر لا افعل شیئا منھا فانہ کفر

(ایضا ص 20)

سوال: جو کہے کہ نفس ایمان گھٹتا اور بڑھتا ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

وسئل عن الایمان ایزید و ینقص قال لا و من قال یزید و ینقص فھو کافر (ایضاص20)

سوال: جو زنا کرے یا لواطت کرے اس کو منع کرنے پر یہ کہنا کہ یہ نیک کام ہے جس کو میں کر رہا ہوں۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

رجل زنی او عمل قوم لوط علیہ السلام فقال لہ اخر مکن فقال کنم و نیك آرم کفر (ایضاص20)

سوال: کوئی شخص کسی دوسرے سے کہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی مت کرو۔ ورنہ اللہ پاک تجھے جہنم میں ڈال دے گا۔ اس نے کہا میں جہنم سے نہیں ڈرتا ہوں اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

رجل قیل لہ لا تعص اللہ تعالیٰ فان اللہ تعالیٰ یدخلك فی النار فقال من از دوزخ نہ اندیشم کفر۔ (ایضا ص 20)

سوال: اگر کسی شخص پر اکراہ (یعنی قتل یا قطع عضو وغیرہ کی دھمکی) کیا کہ اس صلیب کی طرف نماز پڑھ تو اس نے صلیب کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس میں تین صورتیں ہیں۔

(اول) یہ کہ اس نے کہا کہ میرے دل میں کچھ نہیں گذرا مگر میں نے اکراہ کی وجہ سے مجبور ہو کر صلیب کی طرف نماز پڑھی تو اس صورت میں قضاءً و فیما بینہ و بین اللہ اس کی تکفیر نہ کی جائے گی۔

(دوم) اگر اس نے کہا کہ میرے دل میں گذرا کہ میں اللہ تعالیٰ کے واسطے نماز پڑھتا ہوں اور میں نے صلیب کیلئے نماز نہیں پڑھی تو اس صورت میں بھی قضاءً وفیما بینہ وبین اللہ کسی صورت سے تکفیر نہ کی جائے گی۔

(سوم) اور اگر اس نے کہا کہ میرے دل میں گذرا کہ میں اللہ تعالیٰ کے واسطے نماز پڑھوں مگر میں نے اس کو ترک کر دیا (چھوڑ دیا) اور صلیب کے واسطے نماز پڑھ لی تو اس صورت میں اس کی تکفیر کی جائے گی قضاءً وفیما بینہ وبین اللہ تعالیٰ۔ یعنی دونوں طرح سے تکفیر کی جائے گی۔ محیط (ہندیہ ج 2 ص 247)

سوال: اگر کسی شخص سے کہا گیا کہ بادشاہ کو سجدہ کرو ورنہ تمہیں قتل کر دیا جائے گا تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: افضل تو یہ ہے کہ قتل ہو جائے لیکن سجدہ نہ کرے۔ فصول عمادیہ
(ہندیہ ج 2 ص 247)

سوال: اگر کوئی شخص عمداً کلمہ کفر بولا لیکن اس نے کفر کا اعتقاد نہیں کیا تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: بعض ائمہ دین نے فرمایا کہ کافر نہ ہوگا اور بعض نے فرمایا کہ کافر ہو جائے گا۔ اور یہی میرے نزدیک صحیح ہے (بحر الرائق، ہندیہ ج 2 ص 247)

سوال: اگر کوئی شخص کلمہ کفر بولا حالانکہ وہ جانتا نہیں ہے کہ یہ کلمہ کفر ہے مگر یہ لفظ اس نے اپنے اختیار سے کہا ہے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اکثر علمائے دین نے کہا کہ اس کی تکفیر کی جائے گی اور نہ جاننے کا عذر مقبول نہ ہوگا مگر بعض علماء نے اس کی تکفیر کرنے میں اختلاف کیا ہے۔
(خلاصہ ہندیہ ج 2 ص 247)

سوال: ٹھٹھا کرنے والے ہنسی مذاق کرنے والے اگر از راہ استخفاف واستہزاء و

مزاح کے کلمہ کفر کہیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: سب کے نزدیک کفر ہوگا اگرچہ اس کا اعتقاد اس کے خلاف ہو۔

الھا زل والمستھزی اذا تکلم بکفر استخفا فا واستھزاء ومزاحا یکون کفر عند الکل وان کان اعتقادہ خلاف ذلک

(ہندیہ ص 247)

سوال: اگر کوئی شخص غلطی سے کلمہ کفر بولا مثلاً اس کا ارادہ تھا کہ ایسا لفظ بولے جو کفر نہیں ہے پھر اس کی زبان خطا کر گئی اور اس کی زبان سے کلمہ کفر نکل گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: کسی کے نزدیک کفر نہ ہوگا۔ فتاویٰ قاضی خان (ہندیہ ج 2 ص 247)

سوال: اگر کوئی شخص اپنے سر پہ مجوس کی ٹوپی پہنے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: قول صحیح کے مطابق وہ کافر ہو جائے گا مگر ضرورتاً کہ گرمی یا سردی سے بچنے کی غرض سے ایسا کیا تو کافر نہ ہوگا۔ (ہندیہ ج 2 ص 247)

سوال: اگر کسی شخص نے اپنی کمر میں زنار (جنیو) باندھا تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی بھی تکفیر کی جائے گی لیکن اگر لڑائی میں مسلمانوں کے لئے بھید لانے کی غرض سے باندھا گیا تاکہ کافر لوگ دھوکہ کھائیں تو تکفیر نہ کی جائے گی۔

(ہندیہ ج 2 ص 247)

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ فعل مجوس ہمارے فعل سے بہتر ہے یا کہا کہ مجوسیت سے نصرانیت بہتر ہے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی تکفیر کی جائے گی اور اگر کہا کہ مجوسیت سے نصرانیت بدتر ہے تو تکفیر نہ کی جائے گی۔ (ہندیہ ج 2 ص 247)

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ یہودیت سے نصرانیت بہتر ہے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی تکفیر کی جائے گی۔

ویکفر بقولہ النصرانیۃ خیر من الیھودیۃ (ہندیہ ج2 ص247)

اور اگر اسی طرح کہا جائے کہ وہابیت دیوبندیت سے یا دیوبندیت وہابیت سے اچھی ہے تب بھی تکفیر کی جائے گی جیسا کہ جزیہ مذکورہ سے معلوم ہوا۔ واللہ اعلم الصواب

سوال: کسی عامل سے اگر کسی نے کہا کہ جو تو کرتا ہے اس سے کفر بہتر ہے تو کہنے والے کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: بعض کے نزدیک تو مطلقاً تکفیر کی جائے گی اور فقیہہ ابواللیث نے فرمایا کہ جب اس نے تحسین کفر کا قصد کیا ہو تب تکفیر کی جائے گی اور اس شخص کے فعل کی تقبیح بیان کرنی مقصود ہو تو تکفیر نہ کی جائیگی۔ (ہندیہ ج 2 ص 247)



(4) فرشتے

سوال: جو شخص ملک الموت فرشتہ کو کہے کہ وہ بھی بندر بن کر کاٹتا ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: حضرت ملک الموت علیہ السلام کی طرف بندر بن کر کاٹنے کا لفظ یا بچھڑا یا سانپ یا بچھو توہین و تنقیص کی غرض سے بولنا توہین ہے جو کہ کفر مبین ہے (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 185) اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اور وہ خود بھی اسلام سے نکل گیا۔

سوال: جو شخص دشمن و مبغوض کو دیکھ کر یہ کہے کہ ملک الموت آگئے یا یہ کہ میں اسے ایسا دشمن جانتا ہوں جیسے ملک الموت کو جانتا ہوں اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس میں اگر ملک الموت علیہ السلام کو برا کہنا ہے تو کفر ہے اور موت کی ناپسندیدگی کی بنا پر ہے تو کفر نہیں۔ (بہار شریعت ج 9 ص 171)

سوال: جو شخص حضرات جبرائیل و مکائیل و اسرافیل علیہم السلام کی توہین کرے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: حضرات جبرائیل میکائیل و اسرافیل علیہم السلام یا کسی فرشتہ کو عیب لگانا یا ان کی توہین کرنا کفر ہے جو شخص کرے گا وہ کافر ہے۔ (بہار شریعت ج 9 ص 171)
مسلمان اس کا سخت بائیکاٹ کریں ورنہ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو شخص رسولوں اور فرشتوں میں عیب مانے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: رسل عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ملائکہ مقربین علیہم السلام میں عیب مان کر وہ شخص کافر و مرتد ہو گیا۔ (فتاویٰ فیض الرسول ج 1 ص 24)

سوال: جو شخص کسی نبی یا فرشتہ کا مذاق اڑائے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: کسی نبی یا فرشتہ کی حقارت کرنا یا ان کی جناب میں گستاخی کرنا یا ان کو عیب

لگانا یا ان کا مذاق اڑانا یا ان کے کسی کام میں بے حیائی بتانا بے ادبی کیساتھ
ان کا نام لینا کفر ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص کہے فلاں آدمی کے چہرے سے مجھے ایسے ہی دشمنی ہے جیسے
ملک الموت فرشتے کے چہرے سے یا کہے کہ فلاں کا چہرہ جب میں دیکھتا
ہوں تو سمجھ لیتا ہوں کہ ملک الموت کا چہرہ ہے۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: کفر ہے۔ ولو قال۔

روئے فلاں دشمن می داریم چوں روئے ملک الموت اکثر مشائخ
علی انه یکفر کذا لو قال
روئے فلاں دشمن میدارم چوں روئے ملک الموت'' وکذا لو قال۔ چوں روئے
فلاں می بینم پندارم ملک الموت ست۔ (ایضاً ص 21)

سوال: جو شخص کہے کہ میں ابلیس پر لعنت نہیں بھیجوں گا اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس نے اس کو حلال و جائز سمجھ کر کہا تو کفر ہے۔

ولو قال لست العن علی ابلیس یحرم علیه امر ته وان استحل
ذلك یکفر (ایضاً ص 21)

سوال: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ فلاں آدمی کی گواہی میں نہیں سنوں گا اگر چہ وہ
جبرائیل و میکائیل کیوں نہ ہوں، یا کہے کہ اگر چہ جبرائیل و میکائیل ہی
کیوں نہ گواہی دیں یا فرشتے آسمان سے اتر کر گواہی کیوں نہ دیں قبول
نہیں کروں گا۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

ولو قال لا اسمع شهادة فلان وان کان جبرائیل ومیکائیل او
قال ان شهد جبرائیل ومیکائیل لا اقبل شهادتهما اوقال ان
نزل الملئكة من السماء لا اقبل شهادتهم (ایضاً ص 21)

(5) قرآن کریم

سوال: جو شخص اپنے موافق فیصلہ نہ پا کر یہ کہے میں قرآن نہیں مانتا، اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص یہ جملہ ملعونہ بول کر (کہ میں قرآن نہیں مانتا) کافر و مرتد ہو گیا۔

بیوی والا ہے تو اس کی بیوی نکاح سے نکل گئی اور اس پر حرام ہو گئی۔ اس شخص پر فرض ہے کہ وہ اپنے اس کفری جملہ سے توبہ کرے اور از سر نو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ﷺ) پڑھے ورنہ مسلمانوں پر فرض ہے کہ جب تک وہ شخص توبہ و تجدید ایمان نہ کر لے اس وقت تک اس سے اسلامی تعلقات ختم کر لیں اور اگر توبہ تو کر لی لیکن نکاح نہیں کیا اور بیوی کو ساتھ رکھتا ہے تب بھی بائیکاٹ کریں۔ توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ شخص پہلے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ﷺ) پڑھے اور کہے کہ جو سرکار مصطفیٰ ﷺ، اللہ کی طرف سے لائے وہ سب حق ہے ان سب باتوں کو حق مانتا ہوں۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا سچا کلام ہے میں قرآن مجید کو پورا کا پورا حق مانتا ہوں۔ یا اللہ! میں اس کفری جملہ سے توبہ کرتا ہوں اور تجھ سے اپنی غلطی کی معافی چاہتا ہوں اور اس کے علاوہ میں اپنے تمام گناہوں سے خلاف شرع تمام بولیوں سے توبہ کرتا ہوں اور معافی چاہتا ہوں یا اللہ یا رحمن یا رحیم میرے تمام گناہوں کو اپنے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ کے صدقے میں بخش دے۔ یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام بارگاہ الٰہی میں میرے تمام گناہوں کی معافی کیلئے شفاعت فرما دیں۔

صلی اللہ علی النبی الامی والہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلاما علیك یا رسول اللہ۔ یا افضل خلق اللہ یا اکبر خلق اللہ یا اعظم خلق اللہ یا اکرم خلق اللہ یا اسمع خلق اللہ یا ابصر خلق اللہ یا احسن خلق اللہ۔ یا الہ العلمین

مجھے اپنے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا سچا غلام بنا اور میری توبہ قبول فرما اور مجھے توبہ پر قائم ودائم رکھ۔ آمین (فتاویٰ فیض الرسول ج 1 ص 75)

سوال: وقوع نسخ پر دلیل قطعی یا آیات قرآنی یا حدیث متواتر ہے یا دلیل ظنی ہے اس کا منکر کافر ہے یا فاسق؟

جواب: وقوع نسخ بلاشبہ قطعیات سے ثابت ہے۔

بلکہ باعتبار شرائع سابقہ ضروریات دین سے ہے اس کا منکر کافر ہے۔ اس پر توبہ وتجدید ایمان بیوی والا ہے تو پھر سے نکاح لازم وضروری ہے ورنہ مسلمان اس کو مسلمان نہ جانیں اور اس کا ہر طریقے سے بائیکاٹ کریں جب تک کہ وہ توبہ نہ کرلے۔

(فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 48)

سوال: آیات قرآنی کا انکار کرنے والا کیسا ہے؟

جواب: آیات قرآنی کا انکار کرنے والا کافر ومرتد ہے (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 49)

لہٰذا شخص مذکور (منکر) اگر توبہ وتجدید ایمان نہیں کرتا اور بلا تجدید نکاح بیوی رکھتا ہے تو سبھی مسلمان اس کا بائیکاٹ کردیں اور اس سے مسلمانی رشتہ ختم کرلیں اس کو مسلمان ہرگز نہ جانیں اور نہ اس کے عذاب اور کافر ہونے میں شک کریں ورنہ عذاب خداوندی میں سبھی لوگ گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو شخص شراب کے حرام ہونے کو قرآن سے ثابت نہ مانے اس کیلئے شرع کا کیا حکم ہے؟

جواب: وہ کافر ہے۔ منح الروض الازہر فقہ اکبر سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ میں ہے۔

ولو قال حرمۃ الخمر لا یثبت بالقران کفر ای لانہ عارض نص القرآن وانکر تفسیر اھل الفرقان

اور فتاویٰ تتمہ میں ہے۔

من انکر حرمۃ الخمر فی القرآن کفر (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 60)

لہٰذا اس پر توبہ وتجدید ایمان لازم وضروری ہے اگر بیوی والا ہو تو اس کی رضائے نئے مہر کے ساتھ دوبارہ تجدید نکاح بھی لازم اور اگر مرید ہو تو تجدید بیعت بھی کرے ورنہ تمامی مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں اور اس سے کوئی مسلمانی رشتہ نہ رکھیں ورنہ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو شخص کہے کہ ہمیں قرآن وحدیث کی ضرورت نہیں اور نماز کون پڑھے کہ سر نیچے چوتڑ اوپر کرے۔ قرآن کو تو مولویوں نے بنایا ہے اس کیلئے شرع کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنے والا ضرور کافر و مرتد ہے جو ان بولیوں کی خبر رکھتے ہوئے اسے مسلمان جانے یا اس کے کافر ہونے میں شبہہ کرے وہ بھی کافر ہے۔

بزازیہ ومجمع الانہر ودر مختار وغیرہا میں ہے من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 79) تمامی مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کو مسلمان نہ جانیں مرجائے تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کریں بلکہ نماز جنازہ بھی نہ پڑھیں ایسے شخص کو مرجانے پر کسی تنگ گڈھے میں بھاٹ توپ دیا جائے۔ اس کے قول ملعون پر خبر رکھ کر مسلمانوں نے اس کیساتھ رشتہ رکھا تو سبھی لوگ گنہگار ہوں گے۔

(فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 79)

سوال: ایک شخص نے کہا فلاں حاشیہ غلط ہے اس پر دوسرے نے کہا کہ کیا قرآن کی سب باتیں صحیح ہیں تو اس دوسرے شخص کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: جو اس طرح کہے کہ کیا قرآن کی سب باتیں صحیح ہیں بلاشبہہ یہ کلمہ کفر ہے اس کا قائل کافر ہے اس پر توبہ وتجدید ایمان لازم ہے (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 181)

سوال: جو شخص یہ کہے کہ کلام الٰہی پر کسی کا احسان نہیں ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: جو یہ کہے کہ کلام الٰہی پر کسی کا احسان نہیں ہے اس کیلئے توبہ، تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 189)

سوال: جو شخص قرآن کریم کو مخلوق کہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: قرآن کریم یعنی کلام الٰہی مخلوق نہیں اس پر ائمہ اسلام کے تیئس (23) ارشادات موجود ہیں تفصیل کیلئے فتاویٰ رضویہ جلد ششم کا مطالعہ کریں اور نو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا قول ہے کہ قرآن کو مخلوق کہنے والا کافر ہے۔

امام الکائی کتاب السنۃ میں بسند صحیح روایت کرتے ہیں چنانچہ حذف سند کیساتھ یہاں روایت پیش ہے۔

عن عمرو بن دینار ادرکت تسعة من اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقولون من قال القران مخلوق فهو کافر

یعنی حضرت عمرو بن دنیار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے نو صحابہ کو پایا جو فرماتے تھے کہ جو قرآن کو مخلوق بتائے کافر ہے اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ قرآن کو مخلوق بتانے والے کیلئے فرماتے ہیں۔

انه یقتل ولا یستتاب

یعنی اسے قتل کر دیا جائے اس سے توبہ نہ لی جائے اور امام علی بن مدینی سے منقول ہے کہ انه کافر امام مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کافر فاقتلوہ ایسا شخص کافر ہے اس کو قتل کر دو۔ اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

من قال القرآن مخلوق فهو کافر لان القران من صفة الله

یعنی قرآن کو مخلوق کہنے والا (ہمارے نزدیک کافر ہے) کیونکہ قرآن خدا کی صفتوں میں سے ہے۔ (کتاب السنۃ) امام عبداللہ بن ادریس شافعی رضی اللہ عنہ کے سامنے قرآن کو مخلوق کہنے والوں کا ذکر ہوا کہ وہ اپنے کو موحد کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا

کذبوا لیس هؤلاء بموحدین هؤلاء زنادقة من زعم ان القران مخلوق فقد زعم ان الله مخلوق و من زعم ان الله مخلوق فقد کفر هؤلاء زنادقة

یعنی وہ سب جھوٹے ہیں موحد نہیں۔ زندیق ہیں۔ جس نے قرآن کو مخلوق کہا اس نے خدا کو مخلوق کہا اور جس نے خدا کو مخلوق کہا وہ کافر ہوا۔ یہ بے دین ہیں۔ سرکار سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ وصایا شریف میں فرماتے ہیں۔

من قال ان کلام اللہ مخلوق فھو کافر باللہ العظیم

جس نے قرآن کو مخلوق کہا اس نے عظمت والے خدا کے ساتھ کفر کیا۔

(فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 241)

سوال: قرآن کریم کو ناقص ماننا دخل بشری سے محفوظ نہ ماننا کیسا ہے؟

جواب: قرآن کریم میں جو ایک لفظ یا ایک نقطہ کی کمی بیشی کا قائل ہو یقیناً بلا شک و شبہہ کافر و مرتد ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 5 ص 272)

سوال: قرآن کی کسی آیت کو عیب لگانا یا اس کی توہین کرنا یا اس کے ساتھ مسخرہ پن کرنا مثلاً داڑھی منڈانے سے منع کرنے پر اکثر داڑھی منڈے کہہ دیتے ہیں۔ کلا سوف تعلمون۔ جس کا مطلب وہ بیان کرتے ہیں کلا صاف کرو۔ ان کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: قرآن کی کسی آیت کے ساتھ ٹھٹھا کرنا مذاق کرنا یا اس کی توہین کرنا یا اسے عیب لگانا کفر ہے۔

یونہی کلا سوف تعلمون پڑھ کر کلا صاف کرانے کا مفہوم لینا یہ قرآن مجید کی تبدیل و تحریف بھی ہے اور اس کے ساتھ مذاق و دل لگی بھی ہے۔ لہٰذا دونوں باتیں کفر ہیں۔ اسی طرح اکثر باتوں میں قرآن مجید کی آیتیں بے موقع پڑھنا اور مقصود ہنسی ہو جیسے کسی نے کسی کو جماعت نماز کیلئے بلایا وہ کہنے لگا میں نماز جماعت سے نہیں بلکہ تنہا پڑھوں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان الصلوٰۃ تنھی۔ مطلب یہ کہ نماز اکیلے پڑھو تو یہ سب باتیں کفر ہیں۔ بہار شریعت ج 9 ص 171) اسی طرح وما کسب کا مطلب کہ تمام جائیداد ماں کی ہے یہ بھی کفر ہے۔

سوال: مزامیر کے ساتھ قرآن پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: مزامیر کے ساتھ قرآن پڑھنا کفر ہے۔ (بہار شریعت ج 9 ص 171)

سوال: بت کو سجدہ کرنا یا کرانا یا ہاتھ جور کر اس کے ساتھ کھڑا ہونا یا مصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا اور امتحان کے وقت کاغذ کے ٹکڑے پر آیت قرآنی لکھ کر پھر اس کو استنجا خانہ میں پھینکنا کیسا ہے؟

جواب: بت کو سجدہ کرنا یا کرانا یا ہاتھ جوڑ کر اس کے سامنے کھڑا ہونا یا مصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا کفر ہے۔ (مستفاد از بہار شریعت حصہ 9 ص 163) اور یونہی آیت قرآنیہ کو کاغذ کے ٹکڑے پر نقل کر کے استنجا خانہ میں پھینکنے کا بھی یہی حکم ہے (مستفاد از بہار شریعت ج 9 ص 163)

سوال: قرآن مجید کی دوسری کتابوں (جیسے رامائن، انگریزوں کی بائبل) کے ساتھ پوجا کرنا خواہ مندر کے اندر لے جانا اور اس کے اہتمام میں مسلمانوں کا شریک ہونا کیسا ہے؟

جواب: قرآن مجید کا مندر میں لے جانا اس کی توہین ہے اور قرآن مجید کی توہین اور کفر کے اہتمام میں شریک ہونا اور اس پر راضی ہونا کفر ہے کیونکہ الرضا بالکفر کفر۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر ص 317)

سوال: جو شخص قرآن کو مثل وید بتائے اور یہ کہے کہ مسلمانوں کو اپنے قرآن و ہندوؤں کو اپنے وید پر عمل کرنا چاہیے۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: قرآن عظیم کو وید کی طرح بتانا کلمہ کفر ہے۔

ہندوؤں کے وید پر عمل کا حکم حکم کفر ہے اور حکم کفر کفر ہے۔ عامہ کتب میں ہے ''الرضا بالکفر کفر'' (فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر ص 299)

سوال: جو شخص تفسیر جلالین شریف یا احادیث کریمہ کی توہین کرے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: تفسیر جلالین شریف خواہ کسی دینی کتاب کی فی نفسہ نہ کہ امر خارج عارض کے باعث بلا تشبیہ و تاویل تحقیر کرے وہ کافر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 10 نصف آخر)

سوال: ایک شخص جو کہ پیر ہے اپنے مریدوں کو تعلیم دیتا ہے کہ قرآن شریف کے چالیس پارے تھے دس پارہ فقیروں نے چاٹ لیا تو اس پیر کیلئے حکم شرع کیا ہے؟

جواب: وہ جاہل پیر روافض کا ہمنوا و ہمسر ہے اس پر اس گندہ عقیدہ سے توبہ فرض ہے اور بعد توبہ اور تجدید ایمان بیوی والا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے، اگر توبہ صحیحہ و تجدید ایمان نہیں کرتا ہے اور بیوی بغیر تجدید نکاح رکھتا ہو تو اس سے مرید ہونا حرام حرام اشد حرام ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کا سخت بائیکاٹ کریں۔ (فتاویٰ مصطفویہ ج 1 ص 30)

سوال: جس نے قرآن کی کسی آیت کا انکار کیا یا مذاق اڑایا یا اس کو بیکار کہا یا عیب لگایا اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس نے کفر کیا

اذا انکر اٰیۃ من القرآن او سخر ھا او عابھا فقد کفر

(ہدیۃ المھدیین ص 21 مطبوعہ استنبول ترکی)

سوال: معوذتین (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ① قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ①) کے قرآن ہونے میں انکار کرنا کیسا ہے؟

جواب: کفر ہے

وفی انکار قرانیۃ المعوذتین اختلاف المشایخ والصحیح انہ کفر

(ایضاً ص 21)

سوال: قرآن شریف کا پڑھنا دف بجانے پر یا کسی لہو و لعب جیسے بانسری پر پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: کفر ہے۔

قراۃ القرآن علی ضرب الدف او القصب فقد کفر (ایضاً ص 21)

سوال: قرآن شریف پڑھنے پر یہ کہنا (کہ یہ کون سی طوفانی آواز ہے) کیسا ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

رجل یقرا القران فقال اخر ایں چہ بانگ طوفانست کفر

(ایضاً ص 21)

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ ہم نے قرآن بہت پڑھا لیکن ہم سے جنایت دور نہ کیا اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

ولو قال قرات القران کثیرا فما رفعت الجنایۃ عنا یکفر کذا فی الخلاصۃ (فتاویٰ ہندیہ ج 2 ص 241)

سوال: اگر کوئی شخص پیالہ کو پینے والی چیز سے بھر کر بطور مذاق وکاسا دھاقا کہے یا کسی چیز کو تولنے یا ناپنے کے وقت بطور مذاق واذا کالوھم اووزنوھم یخسرون پڑھے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ سب کفر ہے۔

ولو ملا قدحا. وقال کاسا دھاقا اوقال عند الکیل اوالوزن واذا کالوھم اووزنوھم یخسرون یرید المزاح فھذا کلہ کفر

(ہدیۃ المہدیین ص 21 مطبوعہ استنبول ترکی)

سوال: اگر کوئی شخص پورے گاؤں والوں کو کسی جگہ پر اکٹھا کرے اور یہ کہے وحشرناھم فلم نغادر ھم احدا یا یہ کہے فجمعناھم جمعا تو اس طرح کہنے والے پر کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

واذا جمع اھل موضع وقال وحشرناھم فلم نغادرھم احدا اوقال فجمعناھم جمعاً فقد کفر (ایضاً ص 12)

سوال: اگر کوئی شخص بطور طنزیہ کہے کہ تم والنازعات نزعا کو کیسے پڑھتے ہو عین

کے نصب کیساتھ یا رفع کیساتھ تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس کو بطور طنز اس طرح کہنا کفر ہے۔

واذقال کیف تقراء والنازعات نزعا بنصب العین اوبر فعها وار ادالطنز یکفر (ایضاص 21 ہندیہ ص 241)

سوال: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ قرآن عجمی ہے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ کہنا کفر ہے۔

اذا قال القران عجمی یکفر و اذا قال فیه کلمة عجمیة ففی امرہ نظر

سوال: اگر کسی شخص سے کہا جائے کہ تو قرآن کیوں نہیں پڑھتا اس پر اس نے جواب دیا کہ میں قرآن سے بیزار ہوں اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

فی خزانة الفقه لو قیل لم لا تقرا القران فقال بیزار شدم از قرآن یکفر (فتاویٰ ہندیہ ج 2 ص 241)

سوال: اگر کسی نے دوسرے سے کہا کہ قل ھو اللہ احد کی تم نے کھال کھینچ دی یا کہا الم نشرح کا تو نے گریبان پکڑا ہے۔ یا جو شخص مریض کے پاس سورۃ یاسین پڑھتا تھا اس سے کہا کہ یاسین مردہ کے منہ میں مت رکھ۔ یا کسی نے کہا اے اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ① سے زیادہ چھوٹا۔ یا جو شخص قرآن پڑھتا تھا اور کوئی کلمہ اس کو یاد نہیں آتا تھا اس سے کہا والتفت الساق بالساق یا کسی سے کہا تم نے الم نشرح کی پگڑی باندھی ہے اور مراد اس کی یہ ہے کہ تم نے علم ظاہر کیا۔ یا کسی سے کہا تو پڑھ (قرآن کو) تا کہ میں تیری بدگوئی کروں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کلا بل ران تو ایسے شخص کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ سخت گستاخی اور کفر ہے۔

من قال لغیرہ قل ھو اللہ احد را پوست باز کردی او قال الم

نشرح را گریبان گرفته۔ اوقال لمن یقراء یس عند المریض یس در دھان مردہ منه۔ اوقال لغیرہ اے کو تاہ تراز انا اعطینك الکوثر۔ اوقال لمن یقراء القران ولا یتذ کرو التفت الساق بالساق اوقال لغیرہ دستار الم نشرح بسته یعنی ابدأت العلم۔ اوقال لرجل اقراء اشتمك فان الله تعالیٰ قال کلا بل ران کفر فی هذا الصور کلها

(فتاویٰ ہندیہ ج 2 ص 241)

سوال: اگر کوئی شخص کسی دوسرے سے کہے کہ تم نے گھر ایسا پاک کیا ہے جیسے والسماء والطارق قیل یکفر

جواب: وقال الامام ابوبکر بن اسحاق رحمه الله ان کان القائل جاھلا لا یکفروان کان عالما یکفر"۔ (فتاویٰ ہندیہ ج 2 ص 241)

سوال: اگر کوئی شخص کسی ایسی سورت کو جو اسے قرآن سے یاد ہو بار بار پڑھتا ہے اس پر کسی دوسرے کا یہ کہنا کہ تم کو صرف یہی ایک سورۃ کمزور ملی ہے جس کو تم ہردم پڑھتے ہو، اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ دوسرا شخص (جس نے یہ کہا کہ تم یہی ایک سورۃ کمزور پاتے ہو جس کو ہر دم پڑھتے ہو) کافر ہو جائے گا۔

"اگر مردے سورتے از قرآن یاد دارد واں سورئه بسیار می خواند دیگرے گوید که ایں سورۃ رازبوں گرفته کافر گردو" (فتاویٰ ہندیہ ج 2 ص 242)

سوال: اگر کوئی شخص قرآن کو فارسی میں نظم کردے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے شخص کو قتل کیا جائے گا کیونکہ وہ کافر ہے۔

رجل نظم القرآن بالفارسیة یقتل لانه کافر

(فتاویٰ ہندیہ ج 2 ص 242)

(6) نماز، روزہ زکوٰۃ

سوال: جو شخص نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے کو برا کہے اور نمازی پر نماز پڑھنے، روزہ دار پہ روزہ رکھنے کی وجہ سے طعن و تشنیع کرے اس کے بارے میں شرع کا کیا حکم ہے جبکہ وہ اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا اور کلمہ طیبہ بھی پڑھتا ہے؟

جواب: وہ کافر و مرتد ہے اور دنیا میں سب سے بدتر کافر ہے (فتاویٰ رضویہ ج6 ص67)

اس سے میل جول سلام و کلام حرام اس کے پاس بیٹھنا حرام، بیمار پڑے تو اس کو پوچھنے جانا حرام مرجائے تو اس کے جنازہ کی نماز حرام۔ اگر توبہ، تجدید ایمان و تجدید نکاح نہیں کرتا اور بیوی کو بلا تجدید نکاح رکھتا ہے تو اس سے ہر طرح کا تعلق ختم کردیں اور اس کو مسلمان بھی نہ سمجھیں ورنہ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: ایک شخص یہ کہتا ہے کہ مسلمانوں کے کلمہ میں یہ طاقت ہے کہ سور کھانے والوں کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کر لیتے ہیں تو سور پر کلمہ پڑھ کر کیوں نہیں کھا لیتے۔ نیز وہ شخص نماز نہیں پڑھتا روزہ نہیں رکھتا نام کا مسلمان کہلاتا ہے اور کہتا ہے کہ مسلمانوں سے ہمیں واسطہ نہیں ہے ہم کو ہندوؤں سے کام اور واسطہ ہے۔ ہمارا روزگار ایسا ہے چنانچہ وہ منع کرنے پر بھی نہیں مانتا اس کیلئے حکم شرع کیا ہے؟

جواب: اگر واقعی شخص مذکور ایسا کہتا ہے تو وہ کافر ہو گیا اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی مسلمانوں کو اس سے میل جول سلام و کلام حرام ہے (فتاویٰ رضویہ ج6 ص99)

تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کو مسلمان نہ سمجھیں ورنہ سبھی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو شخص نماز سے انکار کرے اور اس سے کہا جائے کہ نماز کا انکار کفر ہے اس

کے جواب میں کہے کہ کافر ہی سہی اس شخص کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: نماز سے انکار یہ بھی ہے کہ میں نماز نہیں پڑھوں گا یا نہیں پڑھتا۔ اس سے کافر نہ ہو گا جب تک کہ نماز کی فرضیت کا منکر نہ ہو یا اس کا استخفاف نہ کرے اور اپنے آپ کو یہ کہنا کہ کافر ہی سہی اس کا ظاہری مفہوم معاذ اللہ قبول کفر ہے اور کفر کا قبول کرنا یقینا کفر ہے۔

مگر یہ بولی اس معنی کا بھی احتمال رکھتی ہے کہ تمہارے نزدیک کافر ہی سہی لہٰذا حکم کفر نہ کیا جائے گا البتہ اس کو توبہ اور تجدید ایمان اور بیوی رکھتا ہے تو تجدید نکاح کا بھی حکم دیا جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ ج6 ص125)

سوال: جو شخص رمضان شریف کا مہینہ شروع ہونے سے پہلے یہ کہے کہ ہندو ہوتے تو بہتر، یہ تیس روزے نہ رکھنے پڑتے، دوسرے شخص نے اس پر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ تیس روزے بنائے ہیں۔ پوری قید ہے یہ بھوک پیاس لے کر آتے ہیں یہ بڑا ظلم ہے۔ رمضان بڑا ظالم ہے لیکن جو ظلم کرتا ہے چند دن رہتا ہے ان دونوں کیلئے حکم شرع کیا ہے؟

جواب: یہ دونوں شخص یقینا کافر و مرتد ہیں۔

اگر عورت والے ہیں تو ان کی عورتیں ان کے نکاح سے نکل گئیں۔ عورتوں کو اختیار ہے کہ بعد عدت جس سے چاہیں نکاح کر لیں۔ یہ دونوں کافر اگر توبہ صحیحہ و تجدید ایمان نہ کریں تو تمام مسلمان ان سے میل جول، سلام و کلام، بیمار پڑیں تو انہیں پوچھنے جانا مر جائیں تو ان کے جنازے میں شریک ہونا، انہیں غسل دینا ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کا جنازہ کندھوں پر اٹھانا، جنازے کے ساتھ جانا، مسلمانوں کے قبرستان مین دفن کرنا حرام حرام اشد حرام ہے بلکہ ان کے اقارب پر لازم ہے کہ ان کی لاشوں کی بد بو ہٹانے کی غرض سے بھنگی چماروں سے ٹھیلوں پر لدوا کر کسی تنگ و تاریک

گڈھے میں مسلمانوں کے مقابر سے الگ پھنکوادیں اور اوپر سے مٹی پاٹ دیں۔ ذلک جزاء الظلمین (مستفاد فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 129)

سوال: ایک شخص نے قادیانی وہابی دیوبندی غرضیکہ ہر مذہب باطل سے میل جول رکھنے پر لوگوں کو تنبیہہ کی کہ اس قوم سے میل جول، سلام وکلام غرضیکہ کوئی رواداری رکھنا جائز نہیں۔ اس پر ایک شخص نے کہا بڑے نمزیہ (نماز کہنے کے بجائے) پڑھ کے ملا ہو گئے ہم عذاب الٰہی بھگت لیں گے۔ ان بے چارے قادیانیوں اور وہابیوں اور دیوبندیوں کو تنگ کر دیا ہے تو اس طرح نماز کو نمزیہ اور عذاب الٰہی کو ہلکا اور قادیانی وہابی اور دیوبندی کے بائیکاٹ کو جس نے ظلم سمجھا اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص نماز کی تحقیر کرنے اور عذاب الٰہی کو ہلکا ٹھہرانے اور قادیانی وہابی دیوبندی کو مسلمان کے اس فعل سے مظلوم اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ناجائز و ناحق سمجھنے کے سبب اسلام سے خارج ہو گیا۔ اس پر توبہ و تجدید ایمان فرض ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 140)

سوال: جو شخص نماز پڑھنے کو کہے کہ کون اٹھک بیٹھک کرے۔ اجی جتنے نمازی حاجی حافظ میاں مولوی عالم ہیں سب بے ایمان ہیں اور روزہ رکھنے کو کہے کہ کون بھوکا مرے۔ جس کے گھر میں کھانا نہ ہو وہ روزہ رکھے ہم سے تو بھوکا نہیں مرا جاتا تم لوگ روزہ رکھ کر جنت میں چلے جانا اور رمضان میں سر راہ دروازہ پر بیٹھ کر حقہ نوشی خود کرتا ہے اور کراتا ہے۔ منع کرنے پر کہ روزہ داروں کے سامنے اس طرح کھلم کھلا مت کھاؤ پیو تو جواب دیتا ہے کہ خدا سے چوری نہیں تو بندوں سے کیا چوری۔ یہ سب باتیں کیسی ہیں اور اس کے قائل پر نیز جتنے لوگ اس سے خوش ہوتے اور ہاں میں ہاں ملاتے ہیں ان

کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس شخص پر حکم کفر ہے وہ اور جو لوگ اس کی باتیں سن کر خوش ہوتے ہیں اور ہاں میں ہاں ملاتے ان پر بھی حکم کفر ہے۔

ان سب کی تمام عبادات نامقبول ہیں ان کے نکاح سے ان کی عورتیں نکل گئیں مسلمانوں کو ان سے میل جول حرام ہے۔ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا جائز نہیں (فتاویٰ رضویہ ج۶ ص ۵۵) لہٰذا ان پر توبہ وتجدید ایمان لازم ہے مسلمان ان سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ رکھیں جب تک کہ توبہ صحیحہ نہ کریں ورنہ سبھی لوگ عذاب الٰہی میں گرفتار ہوں گے۔

قال اللہ تعالیٰ ﴿وَاِمَّا یُنۡسِیَنَّکَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ۶۸﴾ (سورہ انعام: آیت 68)

سوال: ایک شخص نے دوسرے شخص سے کہا صلوٰۃ (تثویب) ہو گئی جماعت تیار ہے دوسرے نے کہا کہ میں نماز پڑھنے والے پر لعنت بھیجتا ہوں جب یہ ذکر ایک تیسرے شخص کے سامنے ہوا اور لوگوں نے کہا یہ کلمہ کفر ہے تو اس تیسرے شخص نے کہا ایسی باتوں سے کفر عائد نہیں ہوتا حالانکہ یہ عاقل بالغ ہے ان دونوں کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: جس نے کہا کہ میں نماز پڑھنے والے پر لعنت بھیجتا ہوں کافر ہو گیا اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی اور یہ تیسرا شخص بھی از سر نو کلمہ اسلام پڑھے پھر اپنی بیوی سے تجدید نکاح بھی کرے۔(فتاویٰ رضویہ ج6 ص 175)

سوال: جو شخص یہ کہے کہ جو آج سے نماز پڑھے وہ مادر چود ہے۔اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ گالی جو اس نے نماز پڑھنے والے کو دی ضرور کلمہ کفر ہے۔

اس پر توبہ وتجدید ایمان فرض ہے۔بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی کرے (فتاویٰ رضویہ ج6 ص 188) اگر ایسا نہیں کرتا ہے تو تمامی مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کا بائیکاٹ

کریں تاوقتیکہ توبہ وتجدید ایمان وغیرہ نہ کرلے ورنہ تمامی مسلمان گنہگار ہوں گے۔

سوال: جو شخص یہ کہے کہ میں نماز نہیں پڑھوں گا اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس شخص نے فرضیت نماز کا انکار کر کے کہا کہ میں نہیں پڑھوں گا تو کافر ہو گیا لیکن فرضیت کا اقرار کرتا ہے اس کے بعد اس طرح کہا ہے تو بہت بڑا جاہل اور گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے۔

سوال: ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اس کا لڑکا باپ کو روتا ہوا تلاش کرتا ہے کسی نے کہا چپ رہ تیرا باپ اللہ اللہ کرتا ہے۔ یہ کہنا یا یہ کہنا کہ لا الہ پڑھتا ہے۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اللہ اللہ کرتا ہے یہ کفر نہیں کیونکہ اس کے معنی ہیں اللہ کی یاد کرتا ہے۔ (عالمگیری)

اور بعض جاہل جو اس طرح کہتے ہیں کہ لا الہ پڑھتا ہے یہ بہت قبیح ہے کہ نفی محض ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ کوئی خدا نہیں اور یہ معنی کفر ہے۔ (بہار شریعت ج 9 ص 170) لیکن قائل کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ البتہ اس طرح کہنے سے سخت اجتناب لازم ہے۔

سوال: کسی شخص نے کسی سے نماز پڑھنے کو کہا اس نے جواب دیا نماز پڑھتا ہوں مگر کچھ نتیجہ نہیں یا کہا تم نے نماز پڑھی کیا فائدہ ہوا یا نماز پڑھ کر کیا کروں کس لئے پڑھوں ماں باپ تو مر گئے یا کہا بہت پڑھ لی اب دل گھبرا گیا یا کہا پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے۔ غرض اس قسم کی بات کرنا جس سے فرضیت کا انکار سمجھا جاتا ہو نماز کی تحقیر ہوتی ہو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کی باتیں سب کفر ہیں۔ (بہار شریعت ص 172 حصہ 9)

تمامی مسلمانوں پر لازم ہے ایسے شخص کا سخت بائیکاٹ کریں اور اس سے کسی قسم کی کوئی رواداری نہ رکھیں تاوقتیکہ وہ توبہ نہ کرلے ورنہ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: اذان کی آواز سن کر یہ کہنا کہ یہ کیا شور مچا رکھا ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر یہ قول بروجہ انکار ہے تو کفر ہے (عالمگیری بہار شریعت حصہ 9 ص 172)

مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے شخص کا بائیکاٹ کریں۔ ورنہ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو شخص قومہ نماز میں کلمہ سمع اللہ لمن حمدہ کو بگاڑ کر لمن ہیمین کہتا ہو تو قائل پر کیا حکم ہے؟

جواب: اس شخص نے کلمہ سمع اللہ لمن حمدہ کو بگاڑ کر لمن ہیمین کہہ کر اپنے اوپر توبہ وتجدید ایمان لازم کر لیا ہے۔ بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی کرے۔ لانہ استھزاء بکلمۃ الحمد الالھی عزوجل (فتاویٰ رضویہ دہم آخر ص 6)

سوال: جو شخص اذان کے ساتھ تمسخر کرے یعنی لفظ حی علی الصلوٰۃ کو سن کر بطور استہزاء (بھیا لٹھ چلا) کہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اذان سے استہزاء کفر یقینی ہے۔

اگر اذان ہی سے اس نے استہزاء کیا تو بلاشبہ کافر ہو گیا اگر بیوی والا ہے تو اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اس پر توبہ استغفار اور تجدید ایمان فرض ہے اور تجدید نکاح بھی کرے اور اگر اذان سے استہزاء مقصود نہ تھا بلکہ خاص موذن سے بایں وجہ کہ وہ غلط پڑھتا ہے تو اس حالت میں بھی اس کو توبہ تجدید ایمان وتجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ ج 10 نصف آخر 206)

سوال: مسلمانوں کی ایک جماعت نے ایک شخص سے نماز پڑھنے کو کہا کہ سب لوگ نماز پڑھتے ہیں تو تم بھی پڑھا کرو! تو اس نے اس کے جواب میں کہا ہزاروں نماز کے ولولے دیکھے اور ایک مہینہ میں تمہیں بھی سلام کر لیں گے۔ بہت سے لوگ توکل خدا پر مر گئے اور نماز میں کچھ نہیں ملا۔ اب اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: اس بدنصیب پر توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح لازم وضروری ہے۔

اگر وہ توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح نہ کرے اور نماز کا پابند نہ ہو تو مسلمان اس سے میل جول سلام وکلام قطعاً موقوف کردیں اور معاذ اللہ اگر وہ بے توبہ مر جائے تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے اور غسل وکفن جنازے کی نماز وغیرہ بھی نہ کی جائے ورنہ جتنے لوگ کریں گے سب کے سب عذاب الٰہی کے مستحق ٹھہریں گے۔ العیاذ باللہ من ھذا القول نماز دین کا ستون ہے جو نماز پڑھتا ہے دین کو قائم رکھتا ہے اور جو قصداً ترک کرتا ہے دین کو ڈھاتا ہے۔ مسلم وکافر کے درمیان فارق نماز ہے یہ سب حدیث پاک کا ارشاد ہے۔ (مستفاد از فتاویٰ مصطفویہ ج 1 ص 77)

سوال: زید ایک مسجد کا امام ہے اس کا دعویٰ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ائمہ مساجد کا مرتبہ مجھ سے زیادہ ہے اگر اتنا نہ جانو تو میرے برابر البتہ ان کو جانو تو اس میں امام کیلئے کیا حکم ہے اور جو لوگ اس امام کی حمایت کرتے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: زید بے قید اپنے اس ملعون قول بدتر از بول کے سبب کافر ہو گیا۔ العیاذ باللہ تعالٰی۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ وہ سخت بے باک نہایت ناپاک جری ہے اور حضور سید عالم ﷺ پر مفتری ہے ائمہ مساجد کو حضور ﷺ سے زائد مرتبہ والا بتانا یا حضور ﷺ کے برابر ٹھہرانا دونوں یقیناً حضور ﷺ کی توہین ہیں۔ اور حضور ﷺ کی توہین کفرِ مُبین اور حضور سید عالم ﷺ پر عمداً افترا کفر ہے۔ (فتاویٰ مصطفویہ ج 2 ص 9) لہٰذا اس پر توبہ اور اس قول سے رجوع فرض ہے پھر اس پر لازم ہے کہ نئے سرے سے مسلمان ہو۔ از سر نو کلمہ اسلام پڑھے اگر بیوی والا ہو تو تجدید نکاح کرے نیز اس کے اس شنیع کلمہ خبیثہ پر مطلع ہو کر جو لوگ اس کی حمایت کرتے ہیں سب توبہ کریں تجدید ایمان وتجدید نکاح بھی کریں۔ اگر زید اور اس کے حامی ایسا نہ

کریں تو تمامی مسلمان ان سب کا بائیکاٹ کریں اس کے ان کفری کلمات کے جاننے کے بعد اسے مسلمان جاننا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا جب کہ زید کافر ہو گیا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

سوال: جو شخص صلاۃ (تثویب) پڑھنے پر اعتراض کرے اور یہ کہے کہ معاذ اللہ مردے کو پکارتے ہیں۔ اس کیلئے شریعت کا حکم کیا ہے؟

جواب: ایسا شخص سخت بے ادب بدلگام ہے بے ہودہ بکتا ہے۔ اس پر توبہ فرض ہے اور اسے تجدید ایمان اور بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی کرنا چاہیے۔ وہ بدنصیب شائد التحیات میں السلام علیك ایھا النبی بھی نہیں پڑھتا ہو گا۔ غالباً یہ شخص وہابی خبیث ہے اگر ایسا ہے تو عجب نہیں کہ وہابی اس سے بھی زیادہ گستاخیاں کرتے ہیں (فتاویٰ مصطفویہ ج 2 ص 32) العیاذ باللہ تعالیٰ من الوھابیۃ والدیابنۃ ومن کل الفرق الباطلۃ۔

سوال: جو امام نماز کے بعد پورب دکھن کی طرف منہ کر کے دعا مانگے مقتدیوں کے اس پوچھنے پر (کہ امام آپ اتر کی طرف منہ کر کے کیوں نہیں دعا مانگتے اس نے کہا کہ اگلے بزرگ سب گمراہ تھے اور حضرت کے چچا ابوجہل بھی گمراہ تھے۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: نماز کے بعد انحراف چاہیے خواہ جنوباً کرے یا شمالاً۔ اور ان دونوں کی طرف انحراف کا موقع نہ مل سکے تو قبلہ کو پشت کرے اور نمازیوں کی طرف منہ کرے۔ نماز کی حالت میں تو بوجہ استقبال قبلہ نمازیوں کی طرف پشت بوجہ مجبوری تھی اب جب نماز سے فارغ ہو جائے تو نمازیوں کی طرف پشت نہیں ہونی چاہیے لہٰذا انحراف کرے اور ہر بات بتیامن (داہنا) مستحب ہے تو شمالاً انحراف احب ہے اور جنوباً و شرقاً بھی جائز ہے۔ بہر حال اس شخص نے حضور علیہ ﷺ کے محبوب انحراف عن یمینہ کو نہ

صرف ناجائز بلکہ گمراہی بتایا۔ تمام بزرگوں کو گمراہ ٹھہرایا تو اب بحکم حدیث پاک۔

من افتی بغیر علم لعنته ملئکة السموت والارض

کے اعتبار سے زمین و آسمان کے فرشتوں کی اس پر لعنت ہوئی اس نے نبی اکرم ﷺ تک سارے بزرگوں کو گمراہ ٹھہرایا۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اس پر توبہ وتجدید ایمان لازم اور بیوی والا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے۔ وہ اگر ایسا نہیں کرتا ہے تو تمامی مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کا سخت بایئکاٹ کریں اور اسے ہرگز ہرگز امام نہ بنائیں اور اس سے ہر طرح کی رواداری ختم کرلیں۔

سوال: جو شخص نماز میں ولا الضالین کے بجائے ولا الظالین ظ کی آواز سے پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ میں بجائے ولا الضالین ولا الظالین ظ کی آواز سے پڑھوں گا۔ بہت اصرار کے بعد ولا الضالین ض سے صحیح پڑھا۔ لیکن اس کے ساتھ اس نے یہ بھی کہا کہ نہ میری نماز ہوئی نہ مقتدیوں کی۔ تو ایسے شخص کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک وہ توبہ نہ کرے اور ض کو ض سے نہ پڑھے اس وقت تک اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے جو شخص ض کو ض سے پڑھ سکتا ہے اور عمداً ظ پڑھتا ہے۔ اس کی نماز نہیں ہوگی۔

اس کے پیچھے نماز پڑھنا نماز کھونا (ضائع کرنا) ہے۔ عمداً ایسا پڑھنے والا اشد گنہگار، مستحق عذاب نار مستوجب غضب جبار ہے۔ علماء نے اس کو کفر فرمایا ہے اور یہ شخص تو اس سے بھی بدتر ہے کہ ض پڑھنے کو کہا کہ نہ میری نماز ہوئی نہ مقتدیوں کی لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم (فتاویٰ مصطفویہ ج 2 ص 63 تا 64) لہٰذا یہ شخص جب تک توبہ وتجدید ایمان اور بیوی والا ہو تو تجدید نکاح نہ کرلے اس کے پیچھے نماز

ہرگز نہ پڑھی جائے اور یوں ہی جب تک ض کو ض نہ پڑھے جب تک توبہ نہ کرے اس سے میل جول، سلام وکلام ربط ضبط نہ رکھا جائے جتنی نمازیں اس کے پیچھے پڑھی گئی ہیں سب کا اعادہ لازم ہے۔

جامع الفصولین میں ہے

یقراء الظاء مکان الضاد ویقراء کیف یشاء واصحاب الجنة مکان اصحاب النار لم تجزاما متة ولو تعمد کفر "ملا علی قاری مکی منح الروض الازہر میں فرماتے ہیں" کون تعمد لا کفر الا کلام فیه

سوال: کسی نے ایک بیمار سے کہا نماز پڑھ لے اس نے جواب دیا کبھی نہیں پڑھوں گا اور مرتے دم تک پڑھا بھی نہیں۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس کو کافر کہا جائے گا۔

لو قال لمریض صل فقال لا اصلی ابدا ولم یصل حتی مات یکفر

(ہندیہ ج 2 ص 242)

اور اگر کسی نے کہا میں نہیں پڑھوں گا تو اس میں چار صورتوں کا احتمال ہے (1) نہیں پڑھوں گا کیونکہ پڑھ چکا ہوں (2) یہ کہ تیرے حکم سے نہیں پڑھوں گا کیونکہ ایسے بزرگ نے حکم کیا ہے جو تم سے بہتر ہے (3) یہ کہ نہیں پڑھو گا از راہ فسق و دلیری و نڈر پن کے تو یہ تینوں صورتیں کفر نہیں اور (4) یہ کہ نہیں پڑھوں گا اس لئے کہ نماز مجھ پر فرض نہیں ہے اور مجھے اس کے ادا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے تو اس صورت میں اس کی تکفیر کی جائے گی۔ لہٰذا اگر کوئی صرف یہ کہے کہ میں نہیں پڑھوں گا تو اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی کیونکہ اس میں چار صورتوں کا احتمال ہے۔ (فتاوٰی ہندیہ ج 2 ص 242)

سوال: اگر کسی سے کہا گیا کہ نماز پڑھ اس پر اس نے کہا بھڑوا ہو جو نماز پڑھے اور اپنے اوپر مفت کام بڑھائے۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

اذا قیل لہ صل فقال قلبتان بود کہ نماز کند و کار بر خویشتن دراز کند ایں کفرست (ہندیہ ج 2 ص 242)

یا یوں کہا مدت ہوئی جب سے میں نے بیگاری نہیں کی ہے یا یہ کہا کہ یہ کام آخر تک کون پورا کر سکتا ہے یا یہ کہا کہ عقل مند کو ایسے کام میں نہیں پڑنا چاہیے جس کو آخر تک نہ نباہ سکے۔ یا یہ کہے کہ لوگ میرے واسطے نماز ادا کر لیتے ہیں۔ یا یہ کہا کہ نماز پڑھتا ہوں تو مجھ کو سرفرازی نہیں مل جاتی ہے۔ یا یہ کہا کہ تم نے نماز پڑھی کیا سرفرازی پائی۔ یا یہ کہا کہ نماز ایسی چیز نہیں ہے کہ رہے گی تو سڑ جائے گی۔ تو یہ سب کفر ہے (ہندیہ ج 2 ص 242) یا یوں کہا کہ نماز کس کیلئے پڑھوں جب کہ بیوی بچہ کچھ بھی نہیں رکھتا ہوں۔ (ہدیۃ المہدیین ص 22)

سوال: اگر کسی شخص نے کسی سے کہا کہ آؤ فلاں حاجت کیلئے نماز پڑھیں تو اس نے بطور طنز و استخفاف کہا کہ میں نے بہت نماز پڑھی میری کوئی حاجت پوری نہیں ہوئی اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس نے یہ جملہ بطور طنز و حقارت کہا تو کافر ہو جائے گا۔

اذا قیل لرجل تعالیٰ نصل من اجل تلک الحاجۃ فقال لھم انا صلیت کثیرا فلم تنتظم لی حاجۃ ابداً وقال ھذا علی وجہ الطنز والاستخفاف یصیر کافراً (حاشیہ فتاویٰ ہندیہ ج 2 ص 242)

سوال: اگر کوئی فاسق نمازیوں سے یہ کہے کہ آؤ مسلمانی کام دیکھو اور اس سے اپنی مجلس فسق کی طرف اشارہ کرے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص کافر ہو جائے گا۔

ولو قال فاسق للمصلین بیائید مسلمانی ببیند و یشیر الی مجلس الفسق یکفر (ہندیہ ج 2 ص 242)

سوال: اگر کوئی شخص کہے بے نمازی کیا ہی اچھا کام ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے

اذا قال خوش کار است بے نمازی فهو کفر (ہندیہ ج2 ص242)

سوال: کسی نے کسی سے کہا کہ نماز پڑھ تا کہ طاقت کا مزہ پائے اس پر اس نے کہا کہ تو نماز نہ پڑھ تا کہ تم کو بے نمازی کا مزہ حاصل ہو۔ تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: کافر ہے۔

اذا قال رجل صلی حتی تجد حلاوة الطاعة فقال له ذلك الرجل لا تصل انت حق تجد حلاوة عدم الصلاة يكفر

(ہندیہ ج2 ص242)

سوال: کسی غلام سے کہا جائے کہ تو نماز پڑھ اس پر اس نے کہا میں نہیں پڑھوں گا کیونکہ ثواب میرے مولیٰ کا ہوگا۔ تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ غلام کافر ہے۔

واذا قيل لعبد صل فقال لا اصلی فان الثواب يكون للمولی يكفر

(ہندیہ ج2 ص242)

سوال: اگر کسی شخص سے کہا جائے تم نماز پڑھو اس نے جواب دیا کہ اللہ پاک نے میرے مال میں نقصان پہنچایا ہے میں بھی اس کے حق میں نقصان پہنچاؤں گا اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا کہنا کفر ہے۔

واذا قيل لرجل صل فقال ان الله نقص مالی فانا انقص من حقه فهو كفر (ہندیہ ج2 ص242)

سوال: ایک شخص صرف رمضان میں نماز پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہی بہت ہے یا یہ کہتا ہے کہ اسی قدر بڑھ جاتی ہے کیونکہ رمضان کی نماز ستر نمازوں کے

برابر ہے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص کافر ہے۔

رجل یصلی فی رمضان لا غیرہ ویقول این خود بسیار رست او یقول زیادہ می آید لان کل صلاتی فی رمضان تساوی سبعین صلاۃ یکفر (ہندیہ ج 2 ص 242)

سوال: اگر کسی شخص نے قصداً غیر قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی اور اتفاق سے اسی طرف قبلہ کی سمت نکلی جدھر اس نے منہ کر کے نماز پڑھی یا بغیر طہارت کے یا نجس کپڑے سے نماز پڑھ لی تو ایسے شخص کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: سرکار امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ کافر ہے۔

اذا صلی الی غیر القبلۃ متعمداً فوافق ذلك القبلۃ قال ابو حنیفۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ ھو کافر وبہ اخذ الفقیہ ابو الیث رحمہ اللہ تعالیٰ و کذا اذا صلی بغیر طھارۃ او صلی مع الثوب النجس

سوال: اگر کوئی شخص بغیر وضو کے قصداً نماز پڑھے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص کافر ہے۔

ولو صلی بغیر وضوء متعمدا ایکفر قال صدر الشھید رحمہ اللہ وبہ ناخذ (ہندیہ ج 2 ص 242)

سوال: اگر کسی شخص نے سمت قبلہ کرنے کی غرض سے تحری (اپنا دلی قصد) کیا اور اس کی تحری کسی طرف واقع ہوگئی کہ یہی سمت قبلہ ہے اس کے باوجود بھی اس نے اس جہت کو چھوڑ کر دوسری طرف رخ کر کے نماز پڑھی تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: سرکار امام اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایسے شخص کے بارے میں کفر کا خوف کرتا ہوں کہ اس نے قبلہ سے

روگردانی کی ہے اور مشائخ عظام نے اس کے کفر میں اختلاف کیا ہے۔
حضرت شمس الائمہ حلوائی نے فرمایا کہ اظہر یہ ہے کہ اگر اس شخص نے جہت قبلہ کے علاوہ دوسری طرف رخ کر کے بطور استہزاء و استخفاف نماز پڑھی تو کافر ہے۔ (ہندیہ ج 2 ص 242)

سوال: اگر کوئی شخص چند لوگوں کیساتھ نماز پڑھ رہا تھا اور اس کو حدث ہو گیا یعنی ہوا خارج ہو گئی یا پیشاب کا قطرہ ٹپکا تو شرم کی وجہ سے اس کو ظاہر نہ کر کے ویسے ہی نماز پڑھ لی تو اس کیلئے حکم ہے؟

جواب: ایسے شخص کے بارے میں ہمارے بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ وہ کافر نہ ہوگا۔ کیونکہ اس نے بطور استہزاء ایسا نہیں کیا ہے لیکن کوئی شخص اگر اس طرح مبتلا ہو گیا ہو تو اس کو چاہیے کہ قیام سے قیام نماز کا ارادہ نہ کرے اور قرأت میں سے کچھ نہ پڑھے اور جب جھکے تو رکوع کا قصد نہ کرے اور رکوع میں تسبیح نہ پڑھے تاکہ بالاجماع کسی کے نزدیک کافر نہ ہووے اور اسی طرح نجس کپڑے پر نماز پڑھی تو بعض نے فرمایا کافر نہ ہوگا۔ (ہندیہ ج 2 ص 242)

سوال: اگر کوئی شخص مطلقاً فرضیت رکوع و سجود کا انکار کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص کافر ہے۔

وان انکر فرضیة الرکوع والسجود مطلقا یکفر حتی اذا انکر فرضیة السجدة الثانیة یکفر ایضا لرده الاجماع والتواتر

یہاں تک کہ اگر کسی نے دوسرے سجدے کی فرضیت سے انکار کیا تو وہ کافر ہو جائے گا۔ اس لئے کہ وہ اجماع اور تواتر کو رد کرتا ہے۔ (ہندیہ ج 2 ص 242)

سوال: اگر کسی نے یہ کہا کہ کعبہ قبلہ نہ ہوتا بیت المقدس قبلہ ہوتا تو میں نماز کعبہ کی طرف پڑھتا اور بیت المقدس کی طرف نہ پڑھتا۔ یا یہ کہا کہ اگر فلاں شخص

قبلہ ہو جائے تو میں اس کی طرف منہ نہ کروں۔ یا یہ کہا اگر فلاں جانب قبلہ ہو جائے تو میں اس کی طرف منہ نہ کروں۔ یا یہ کہا کہ قبلہ نماز دو ہیں۔ ایک کعبہ دوسرا بیت المقدس تو ایسے شخص کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا کہنے والا شخص کافر ہو جائے گا۔

اگر کعبہ قبلہ نبودے بیت المقدس قبل بودے من نماز بکعبہ کردے وبہ بیت المقدس نکردے"وفی تجنیس الملتقط "ولو قال اگر فلاں قبلہ گردد روئے سوئے او نکنم. ولو قال اگر فلاں ناحیہ کعبہ گردو روئے سوئے او نکنم وفی التخییر۔

رجل قال قبلہ دو است یعنی کعبہ وبیت المقدس کفر کذا فی الینابیع (ہندیہ ج2 ص242)

سوال: کوئی شخص لوگوں کو دکھانے کیلئے نماز پڑھے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص بعض فقہائے کرام کے نزدیک کافر ہے،

چنانچہ شیخ ابراہیم بن یوسف نے فرمایا کہ اگر کسی نے ریا سے یعنی لوگوں کو دکھلانے کی غرض سے نماز پڑھی تو اس کیلئے کچھ ثواب نہیں بلکہ اس پر عذاب ہے اور بعضوں نے فرمایا کہ وہ کافر ہو جائے گا، اور بعضوں نے کہا کہ نہ اس پر اس کو کوئی ثواب ہے نہ عذاب ہے بلکہ وہ ایسا ہے کہ اس نے نماز نہیں پڑھی۔

(ہندیہ ج2 ص243)

سوال: اگر کوئی شخص مشرکوں کے پاس جاوے اور وہاں نماز نہ پڑھے بلکہ ایک دو وقت کی نماز چھوڑ دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس شخص نے اگر مشرکوں کی تعظیم کی وجہ سے نماز چھوڑ دی تو کافر ہو گیا اور اس پر نماز کی قضا واجب نہیں اور اگر اس نے یہ نماز بطور فسق چھوڑ دیا ہے تو فاسق ہوگا تکفیر نہ کی جائے گی اور اس نماز کی قضا کرے۔ (ہندیہ ج2 ص242)

سوال: ایک شخص مسلمان ہوا اور دار السلام میں ہے پھر ایک مہینہ کے بعد اس سے نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اس نے کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ مجھ پہ نماز فرض ہوئی ہے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وہ شخص نو مسلموں میں کم مدت کا مسلمان نہ ہوئے تو وہ شخص بعض کے نزدیک کافر ہے۔

چنانچہ یتیمیہ میں ہے شیخ الابراہیم بن یوسف سے

سئل عن من اسلم وھو فی دارنا ثم بعد شھر سئل عند الصلاۃ الخمس فقال لا علم انھا فرضت علی قال کفر الا ان یکون فی حد ثان ما اسلم کذا فی التتارخانیۃ (ہندیہ ج 2 ص 243)

سوال: اگر کسی شخص نے موذن کی اذان کے بعد اس سے یہ کہا کہ تو نے جو کچھ کہا جھوٹ کہا ہے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص کافر ہے۔

رجل قال للموذن حین اذن کذبت یصیر کافرا کذا فی فتاویٰ قاضی خان (ہندیہ ج 2 ص 243)

سوال: اگر کوئی شخص اذان سن کر یہ کہے کہ یہ آواز غوغا ہے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس شخص کی تکفیر کی جائے گی بشرطیکہ اس نے یہ بطور انکار کہا ہو۔

موذن اذن فقال رجل ایں بانگ غوغا است یکفران قال علی وجہ الانکار کذا فی التخییر (ہندیہ ج 2 ص 243)

سوال: اگر کوئی شخص اذان سن کر کہے کہ یہ جرس (گھنٹہ یا گھڑیال) کی آواز ہے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے شخص کی تکفیر کی جائے گی۔

ولو سمع الاذان فقال هذا صوت الجرس یکفر کذا فی التتار خانیة

(ہندیہ ج 2 ص 243)

سوال: کسی شخص سے کہا گیا کہ زکوۃ ادا کر اس نے کہا کہ میں نہیں ادا کروں گا۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: جس نے کہا کہ میں نہیں ادا کروں گا اس کی تکفیر کی جائے گی۔

مگر بعض نے مطلقا کہا اور بعض نے کہا کہ اموال باطنہ جن کی زکوۃ وہ خود پوشیدہ ادا کرتا ہے ان میں نہیں تکفیر کیا جائے گا اور اموال ظاہرہ کی زکوۃ جس کو سلطان یا والی وصول کرتا ہے ان میں ایسا کلمہ کہنے سے تکفیر کی جائے گی۔ (ہندیہ ج 2 ص 243)

سوال: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کاش رمضان کے روزے فرض نہ ہوتے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس شخص کے کفر میں مشائخ کرام کا اختلاف ہے۔

اور صحیح وہی ہے جو شیخ ابو بکر محمد بن فضل سے منقول ہے کہ یہ اس کی نیت پر ہے۔ اگر اس کی نیت یہ تھی کہ اس نے ایسا لفظ اس وجہ سے کہا کہ وہ حقوق رمضان ادا نہیں کر سکتا تو پھر اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی اور اگر ماہ رمضان آنے کے وقت اس نے کہا کہ آمد آں ماہ گراں یعنی وہ بھاری مہینہ آیا یا کہا کہ آمد آن ضیف ثقیل یعنی وہ مہمان آیا جو خاطر پر گراں ہو جاتا ہے تو تکفیر کی جائے گی۔

سوال: اگر کوئی شخص رجب شریف کا مہینہ آنے کیوقت کہے میں عذابوں میں پڑ گیا اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس نے فضیلت دیتے ہوئے مہینوں کی اہانت کی غرض سے ایسا کہا تو اس کی تکفیر کی جائے گی اور اگر اس نے نفس کی مشقت کے خیال سے ایسا کہا تو تکفیر نہ کیا جائے گا۔ (فتاوئی ہندیہ ج 2 ص 243)

سوال: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ماہ رمضان کا روزہ بہت جلد اچانک آجاتا ہے یا اس

کی دوڑ بہت تیز ہے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: بعض فقہائے کرام کے نزدیک اس کی تکفیر کی جائے گی اور حاکم عبدالرحمن نے کہا کہ تکفیر نہیں کی جائے گی۔ (ہندیہ ج2 ص243)

سوال: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ایسے روزے کب تک (یعنی رمضان کے روزے) کہ میرا دل اکتا گیا ہے۔ تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

ولو قال چندازیں روزہ کئے مرادل بگرفت فھذا کفر

(فتاویٰ ہندیہ ج2 ص243)



(7) آخرت

سوال: جو شخص کہے کہ آواگون ہوتا ہے اور امام غائب خروج کریں گے۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص کافر ہے فتاویٰ ظہیریہ و فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے۔

یجب اکفار الروافض فی قولھم برجعۃ الاموات الی الدنیا و بقولھم فی خروج امام باطن (الی قولہ) ھٰؤلاء قوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھا احکام المرتدین

یعنی رافضیوں (یا جو بھی اس طرح کا عقیدہ رکھتے ہوں) کو کافر کہنا واجب ہے ان کے اس قول کی بنا پر کہ اموات دنیا کی طرف لوٹیں گے اور ان کے اس قول کی بنا پر کہ ایک چھپا ہوا امام نکلے گا اور یہ لوگ ملت اسلام سے خارج ہیں اور ان کا حکم مرتدوں کی طرح ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج6 ص 527)

سوال: جو شخص کہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ نہیں کرے گا۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: بعث بعد الموت یعنی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مردوں کو زندہ نہیں کرے گا کفر صریح ہے۔ قرآن کی بہت سی آیات کا انکار ہے۔ پارہ اٹھارہ سورۂ مومنون کے پہلے رکوع میں ہے۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ (المؤمنون: 16)

اور اس کے علاوہ بہت سی آیتیں موجود ہیں اور رئیس الفقہاء ملا احمد جیون رحمۃ اللہ علیہ آیتوں کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اعتقادہ واجب ومنکرہ کافر...... یعنی مرنے

کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا عقیدہ رکھنا واجب ہے اور اس کے انکار کرنیوالا کافر ہے۔ (تفسیرات احمدیہ ص 433 مستفاد از فتاویٰ فیض الرسول ص 39 تا 40) اور بہار شریعت حصہ اول میں ہے کہ جو کہے کہ صرف روحیں اٹھیں گی اجسام زندہ نہ ہوں گے وہ بھی کافر ہے۔

سوال: جو شخص یہ کہے کہ کافر ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کہ کافر ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا قرآن مجید کی آیت کریمہ کا انکار اور کفر ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٩﴾ (پ 1 رکوع 4)

لہٰذا شخص مذکور پر توبہ تجدید ایمان فرض ہے بیوی والا ہو تو تجدید نکاح بھی لازم ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول ج 1 ص 133)

سوال: جو شخص یہ کہے کہ ''قیامت کیا چیز ہے کوئی چیز نہیں'' اور انکار فرضیت جمعہ کا قائل ہے معاذ اللہ۔ دین کا تنزل بھی چاہنے والا ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص قیامت کا منکر اور انکار فرضیت جمعہ کا قائل ہے اور دین کا معاذ اللہ تنزل چاہنے والا ہے وہ کسی طرح مسلمان نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج 10 ص 103)

لہٰذا اولاً توبہ استغفار کرے پھر قیامت کا آنا حق جانے اور جمعہ کو فرض مانے، دین کی خیر خواہی اور بلندی چاہے، بیوی والا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے اور اگر خدانخواستہ ایسا نہیں کرتا تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کا بائیکاٹ کریں۔

سوال: اگر کوئی شخص روز قیامت، جنت، دوزخ، میزان، پل صراط یا ان صحیفوں کا جن میں بندوں کے اعمال لکھے ہیں انکار کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب: انکار کرنے والے کی تکفیر کی جائے گی۔

اگر قبروں وغیرہ سے مردے اٹھائے جانے (یعنی بعثت) کا انکار کیا تب بھی تکفیر کی جائے گی اگر کسی نے بعثت کا اقرار کیا مگر اس سے انکار کیا کہ بعینہ فلاں شخص نہیں اٹھایا جائے گا۔ تو اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ ایسا ہی شیخ ابو اسحاق کلا بادی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔ (ظہیریہ ہندیہ ج 2 ص 245)

سوال: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ یہود و نصاری جب اٹھائے جائیں گے تو دوزخ میں ڈالے جائیں گے تو ایسے کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: حضرت ابن سلام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ

ہمارے سبھی مشائخ اور مشائخ بلخ نے فتوئی دیا ہے کہ ایسے شخص کی تکفیر کی جائے گی۔ (ہندیہ ج 2 ص 245)

اور یہی حال دیوبندی وہابی کا بھی ہے کہ ان کے بارے میں علمائے عرب و عجم و مفتیان حل وحرم نے بھی بالاتفاق کافر و مرتد لکھا ہے اور فرمایا ہے کہ "من شك في كفره وعذابه فقد كفر" یعنی جو ان کے کفریات پر یقینی اطلاع پانے کے بعد بھی ان کے جہنمی اور کافر ہونے میں شک کرے خود وہ بھی کافر ہے۔

سوال: اگر کوئی جنت میں داخل ہونے کے بعد بھی دیدار الٰہی کا انکار کرے یا عذاب قبر سے انکار کرے یا بنی آدم کے حشر ہونے سے انکار کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ان سب صورتوں میں اس کی تکفیر کی جائے گی۔ (بحر الرائق ہندیہ ج 2 ص 245)

سوال: کسی سے کہا گیا کہ گناہ مت کر کہ دوسرا جہاں بھی ہے تو اس نے کہا کہ اس جہاں کی کس نے خبر دی ہے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس شخص کی تکفیر کی جائے گی۔

رجل قال لآخر گناه مکن جهان دیگر است فقال ازاں جهان کے خبر دار کفر (ہندیہ جلد 2 ص 245)

سوال: قرض خواہ نے قرض دار سے کہا کہ اگر تم قرض نہیں دو گے تو میں قیامت میں

لے لوں گا۔اس پر اس نے جواب دیا کہ قیامت چمک رہی ہے یا روشن ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس نے روز قیامت کی اہانت کی نیت سے کہا تو کافر ہو جائے گا۔

(ہندیہ جلد 2 ص 245)

سوال: ایک نے دوسرے پر ظلم کیا تو مظلوم نے کہا کہ آخر قیامت موجود ہی ہے تو ظالم نے کہا قیامت گدھے کا فلاں ہے تو ظالم کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص کافر ہے۔

رجل ظلم علی رجل فقال المظلوم آخر قیامت است فقال الظالم فلاں خر بقیامت اندر یکفر (ہندیہ جلد 2 ص 245)

سوال: ایک نے اپنے قرض دار سے کہا میرے درم دنیا ہی میں دیدو کہ قیامت میں درم نہیں ہوں گے تو قرض دار نے کہا لا اور مجھے دے دے اور اس جہان میں لے لینا یا کہا کہ میں دے دوں گا۔تو قرض دار کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: شیخ فضلی نے جواب دیا کہ اس کی تکفیر کی جائے گی اور ہمارے اکثر مشائخ کا بھی یہی قول ہے اور یہی اصح ہے۔(ہندیہ جلد 2 ص 245)

سوال: اگر کسی نے کہا مجھے محشر سے کیا کام ہے، مجھے قیامت کا کیا ڈر ہے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص کافر ہے۔

ولو قال مرا با محشر چہ کار او قال لا اخاف القیامۃ یکفر کذا فی الخلاصہ (ہندیہ جلد 2 ص 245)

سوال: کسی نے اگر اپنے مخاصم سے کہا کہ میں اپنا حق تم سے قیامت میں لے لوں گا تو خصم نے کہا تو اس بھیڑ اور جمعیت میں کہاں مجھے پائے گا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: مشائخ نے اس کے کفر میں اختلاف کیا ہے اور فتاویٰ ابو اللیث میں تحریر ہے کہ تکفیر نہ کی جائے ھذا فی المحیط (فتاویٰ ہندیہ ج 2 ص 246)

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ تمام بھلائی اسی جہان (دنیا) میں چاہیے اور وہاں اس جہان (آخرت) میں جو بھی ہو تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے شخص کی تکفیر کی جائے گی۔

هكذا فی الفصول العمادية (فتاوی ہندیہ ج 2 ص 246)

سوال: ایک شخص نے کسی زاہد سے کہا بیٹھ تاکہ تو جنت سے اس طرف نہ جا پڑے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اکثر اہل علم اس کی تکفیر کے قائل ہیں۔ قال اکثر اهل العلم انه يكفر (فتاوی ہندیہ ج 2 ص 246)

سوال: ایک شخص سے کہا گیا کہ دنیا کو آخرت کی غرض سے چھوڑ دے اس نے کہا میں نقد کو ادھار کے واسطے نہیں چھوڑوں گا تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص کافر ہے۔

قيل لرجل اترك الدنيا الاجل الاخرة فقال انا لا اترك النقد بالسية قال يكفر (فتاوی ہندیہ ج 2 ص 246)

سوال: کسی نے کہا جو شخص اس دنیا میں بے عقل ہوگا تو وہ اس جہاں (آخرت) میں ایسا ہوگا جیسے کسی کے روپیہ کی تھیلی کٹ گئی ہوگی تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: شیخ ابوبکر محمد بن الفضل نے فرمایا کہ

یہ امر آخرت پر طنز اور اس سے ٹھٹھا مذاق ہے تو کہنے والے کے حق میں موجب کفر ہے هكذا فی المحيط (فتاوی ہندیہ ج 2 ص 246)

سوال: کوئی شخص کسی سے کہے کہ میں تمہارے ساتھ دوزخ کو جاؤں گا مگر اندر نہ جاؤں گا۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص کافر ہے۔ كذا فی الخلاصه (فتاوی ہندیہ ج 2 ص 246)

سوال: اگر کسی نے کہا کہ جب تک رضوان (فرشتہ مالک جنت) کے سامنے کچھ رشوت نہ لے جائے گا وہ بہشت کا دروازہ نہ کھولے گا تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص کافر ہے۔ عتابیہ (فتاوئی ہندیہ ج 2 ص 246)

سوال: اگر کوئی شخص امر بالمعروف (جن امور کو شرع میں کرنے کا حکم ہے کرے اس پر کوئی یہ کہے کہ یہ کیا شور مچار کھا ہے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس نے بطور رد اور انکار کہا ہے تو اس پر کفر کا خوف ہے۔

(فتاوئی ہندیہ ج 2 ص 246)

سوال: ایک نے دوسرے سے کہا فلاں کے گھر جا کر تو اس کو امور شرعی کرنے کا حکم دے اور منہیات سے روک دے تو اس نے جواب دیا کہ اس گھر والے نے میرا کیا کیا ہے یا کہا کہ اس سے مجھے کیا تکلیف پہنچی ہے یا یہ کہا کہ میں نے عافیت اختیار کر لی ہے مجھے اس فضول حرکت سے کیا کام ہے تو اس کا اس طرح جواب دینا کیسا ہے؟

جواب: یہ سب الفاظ کفر ہیں۔

''فهذه الالفاظ كلها كفر'' فصول عمادیه (فتاوئی ہندیہ ج 2 ص 246)

سوال: اگر کسی شخص نے کسی سے کہا کہ فلاں کو مصیبت پہنچی یا جس کا کوئی مر گیا ہو اس سے کہا کہ تجھے بڑی مصیبت پہنچی تو کیا حکم ہے؟

جواب: بعض مشائخ بلخ نے فرمایا ہے کہ کہنے والے کی تکفیر کی جائے گی اور بعض مشائخ نے کہا کہ تکفیر نہ کی جائے گی لیکن اس طرح کہنا بہت بڑی غلطی ہے اور بعضوں نے فرمایا ہے کہ نہ کفر ہے اور نہ خطا ہے اور اس طرف حاکم عبدالرحمن اور قاضی ابو علی سعدی گئے ہیں اور اسی پر فتوئی ہے۔

(فتاوئی ہندیہ ج 2 ص 246)

سوال: مصیبت پر صبر کرنے والے سے کوئی شخص یوں کہے کہ جو کچھ اس کی جان سے گھٹا ہے تیری جان پر بڑھ جائے تو ایسے کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا کہنے والے پر کفر کا خوف ہے ''يخشى القائل الكفر'' یا یوں کہا کہ فلاں کی جان گھٹی اور تیری جان کو ملی تو بھی یہی حکم ہے۔

(فتاوئی ہندیہ ج2 ص246)

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ فلاں مرا اور اپنی جان تجھے دیدی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس شخص کی تکفیر کی جائے گی۔

ولو قال مردو جان بتو سپر دیکفر (فتاوئی ہندیہ ج2 ص246)

سوال: اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے او کافرہ، او یہودیہ، او مجوسیہ، تو اس عورت نے کہا کہ میں ایسی ہی ہوں، یا یہ کہا کہ میں ایسی ہی ہوں مجھے طلاق دیدو، یا یہ کہا کہ اگر میں ایسی نہ ہوتی تو تیرے ساتھ کیوں رہتی، یا یہ کہا کہ میں ایسی نہ ہوتی تو تیرے صحبت نہ رکھتی، یا یہ کہا کہ تو مجھے نہ رکھتا تو عورت کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: عورت کی تکفیر کی جائے گی اور اگر یوں کہا کہ اگر میں ایسی ہوں تو مجھے مت رکھ، تو تکفیر نہ کی جائے گی۔ لیکن بعض نے کہا ہے کہ اس صورت میں بھی تکفیر کی جائیگی۔ مگر پہلا ہی اصح ہے اور اسی پر امام جمال الدین نے فتوئی دیا ہے اور ایسے ہی اگر عورت شوہر کو کہے۔ او کافر، او یہودی، او مجوسی، تو شوہر نے کہا کہ میں ایسا ہی ہوں تو مجھ سے الگ ہو جاؤ۔ یا یہ کہا کہ اگر میں ایسا نہ ہوتا تو تجھے نہ رکھتا تو شوہر کی تکفیر کی جائے گی اور اگر یوں کہا کہ اگر میں ایسا ہوں تو تو میرے ساتھ مت رہ تو اس میں اختلاف ہے اور اصح یہ ہے کہ اس کی تکفیر نہ کی جائے گی۔ اور اگر یوں کہا کہ ہم نے ایک راستہ چن لیا ہے تو میرے ساتھ مت رہ تو اظہر یہ ہے کہ اس کی تکفیر کی جائے گی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی اور اگر کسی اجنبی سے کہا کہ او کافر، او یہودی، او مجوسی، تو اس نے کہا کہ میں ایسا ہی ہوں میرے ساتھ صحبت مت رکھ یا یہ کہا کہ اگر میں ایسا نہ ہوتا تو تیرے ساتھ دوستی کیوں کرتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ آخر تک وہی الفاظ بیان کئے جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے تو ان کا بھی حکم اسی طرح ہو گا جس طرح مرد و عورت کے درمیان الفاظ جاری ہونے کی صورت میں بیان ہوا ہے۔

(فتاوئی ہندیہ ج2 ص248)

(8) امر بالمعروف ونہی عن المنکر

سوال: مسلمانوں کو کفر وارتداد سے بچانا اور انہیں دین مستقیم پر قائم ودائم رکھنے کی کوشش کرنا کیسا ہے؟

جواب: مسلمانوں کو کفر وارتداد سے بچانا فرض، فرض، فرض ہے۔
جہاں تک ممکن ہو کوشش کرنا لازم وضروری ہے اور کسی طرح سے چشم پوشی کرنا جائز نہیں اس لئے کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر اہم فرائض دینیہ سے ہے اس کا ترک کرنے والا گنہگار اور ان نافرمانوں کی طرح خود بھی دنیا وآخرت میں مستحق عذاب۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا (المائدہ 78)
یعنی لعنت کئے گئے وہ جنہوں نے کفر کیا بنی اسرائیل میں داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر۔ یہ بدلہ ان کی نافرمانی اور سرکشی کا۔

سوال: مشرکین سے قلبی محبت ولگاؤ رکھنا اور ان کے رسوم وغیرہ کی ادائیگی میں شریک ہونا جیسے درگا پوجا میں چندہ دینا وغیرہ اور مقامات مقدسہ یعنی مسجد وغیرہ میں انہیں لے جانا اور ان کی حمایت وخیر خواہی کرنا جس سے اسلام کو شدید نقصان پہنچے کیسا ہے۔

جواب: مشرکین سے دلی اتحاد اور دوستی کرنا ان کو راضی کرنے کیلئے شعائر اسلام کی بندش کرنا، مشرک لیڈروں کو اپنے دین کا ہادی اور رہبر بنانا، مشرک لکچرار کو مسلمانوں کا واعظ ٹھہرانا، اسے مسجد میں لے جا کر جماعت مسلمین سے اونچا کھڑا کر کے لیکچر دلوانا، اپنے ماتھے پر مشرک سے قشقے لگوانا، مشرکوں کے

مجمع میں مشرک لیڈروں کی جے پکارنا، مشرک لیڈروں کی ٹکٹی اپنے کندھوں پر اٹھا کر مرگھٹ پر لے جانا، مساجد کو مشرک کا ماتم گاہ ٹھہرانا اس کے ماتم کیلئے مسجد میں سر برہنہ ہونا، اس کیلئے دعائے مغفرت کا اشتہار دینا، قرآن مجید اور رامائن کو ایک ڈولے میں رکھ کر دونوں کی پوجا کراتے ہوئے مندروں میں لے جانا، ان کیلئے رحم کی درخواست کرنا، ان کی رہائش کی ریزولیشن پاس کرنا، کہنا یا لکھنا کہ ہم نے تمام عمر قرآن وحدیث کی بت پرستی پر نثار کردی اگر تم نے ہندو بھائیوں کو راضی کرلیا تو خدا کو راضی کرلیا۔ ہماری جماعت ایک مذہب بنانے کی فکر میں ہے جو کفر و اسلام کا امتیاز اٹھا دے گا، ہم ایسا مذہب بنانا چاہتے ہیں جو سنگم و پریاگ (بتوں کی پرستش گاہوں) کو مقدس مقام ٹھہرائے گا۔ یہ سب افعال واقوال ضلال بعید اور کفر شدید ہیں ان کے کرنے اور کرانے والے سب کے سب اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کے دشمن ہیں۔

اتَّخَذُوا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا (الاعراف:51)

بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللهِ كُفْرًا (ابراھیم:28)

سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾

(الشعرآء:227) (فتاویٰ رضویہ ج6 ص3)

لہٰذا ایسے شخص پر لازم ہے کہ توبہ کرے اور از سر نو کلمہ پڑھے ورنہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ اگر ایسا شخص بلا توبہ وتجدید ایمان مر جائے تو اس کے ساتھ کسی طرح کا اسلام برتاؤ نہ کیا جائے ورنہ سبھی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو شخص ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر قذف (تہمت زنا) لگائے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرے وہ کیسا ہے؟

جواب: یہ دونوں باتیں خالص کفر ہیں۔

برات ام المومنین رضی اللہ عنہا کے متعلق قرآن پاک کی سورۂ نور شریف میں کئی آیتیں نازل ہوئیں۔ ملاحظہ ہو آیت کریمہ

وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا یَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۶﴾

اور کیوں نہیں ہوا کہ جب تم نے اسے سنا تھا تو کہتے کہ ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں الٰہی پاکی ہے تجھے یہ بڑا بہتان ہے۔

یَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۷﴾

اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب کبھی ایسا نہ کہنا اگر ایمان رکھتے ہو۔

اور اس کے بارے میں کتب فتاوی میں بڑی تفصیل موجود ہے۔ چنانچہ فتاویٰ ہندیہ میں ہے۔

لو قذف عائشه رضی الله عنها بالزنا کفر بالله۔

جس نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر زنا کی تہمت لگائی وہ اللہ کے کلام کا انکار کرکے کافر ہو گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کے بارے میں ارشاد ربانی ہے۔

اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غار میں تھے تو اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھاؤ بیشک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ چنانچہ حضرت حسن بن فضل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ جو شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرے وہ نص قرآنی کا انکار کرکے کافر ہو گیا (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 25) لہٰذا جو بدنصیب اس طرح کی باتیں کہے اس پر توبہ وتجدید ایمان لازم وضروری ہے بیوی والا ہو اور اسے رکھنا چاہتا ہے تو تجدید نکاح کرے اگر وہ ایسا نہ کرے تو تمامی مسلمانوں پر لازم وضروری ہے کہ اس کا سخت بائیکاٹ کریں خواہ قبل موت یا بعد موت ورنہ سب کے سب گنہگار عذاب خداوندی

میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو شخص یہ کہے کہ میں ہرگز مسلمان نہیں ہوں اس کے متعلق حکم شرع کیا ہے؟

جواب: اس طرح کی بولی بہت قبیح ہے۔ ائمہ دین نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان ہونے سے انکار کرے وہ مسلمان نہیں۔ اسے توبہ کرنا چاہیے (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 26) اگر توبہ نہ کرے تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کا سخت بائیکاٹ کریں۔

سوال: جو شخص انگریزی ٹوپی پتلون محض انگریز و نصاریٰ اور یہود کی موافقت کی وجہ سے پہنے تو وہ کافر ہے یا نہیں اور زنار (جنیو) باندھنا کیسا ہے؟

جواب: بلا ضرورت زنار (جنیو) باندھا یا ہیٹ یعنی انگریزی ٹوپی رکھنا بلا شبہ کفر ہے۔ حدیقہ ندیہ میں ہے۔

لبس ذی الفرنج کفر علی الصحیح

رہا کوٹ پتلون وہ اگر موافقت نصاری اور ان کی وضع کے استحسان کیلئے پہنتا ہے تو اسے بھی فقہائے کرام نے مطلقا کفر فرمایا ہے غمز العیون میں ہے۔

من استحسن فعلا من افعال الکفار کفر باتفاق المشایخ

جس نے کافروں کے کسی کام کو اچھا جانا وہ بالاتفاق مشائخ کرام کافر ہو گیا (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 30) مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں، ورنہ سب گنہگار ہوں گے اگر موافقت مقصود نہیں ہے تو فسق ضرور ہے جبکہ بلا ضرورت شرعیہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال: جو شخص محبت و عقیدت میں ڈوب کر معاذ اللہ مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خدا کہے اس کیلئے شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: جو شخص اس طرح کہے وہ یقینا کافر و مرتد ہے۔

من شك فی کفرہ وعذابه فقد کفر

جو اس کی اس بولی پر باخبر ہو کر اس کے کفر میں شک کرے خود کافر۔ مسلمانوں کو
اس کے پاس بیٹھنا، میل جول رکھنا اس سے سلام و کلام قطعاً حرام۔

قال اللہ تعالیٰ

وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۶۸ (الانعام:68)

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (ھود:113)

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ط (المائدۃ:51)

ان آیات کریمہ کا حاصل ترجمہ یہ ہے کہ اگر تمہیں شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھو ظالموں کی طرف مائل نہ ہو ورنہ تمہیں جہنم کی آگ جلائے گی، جو تم میں سے ان سے دوستی رکھے گا وہ انہیں میں سے ہے اگر وہ شخص اعلانیہ توبہ و استغفار کرے اور از سر نو اسلام لائے تو ٹھیک ورنہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ بیمار پڑے تو اس کی عیادت کیلئے نہ جائیں مرجائے تو اس کو غسل نہ دیں اس کی نماز جنازہ پڑھنا اور اس کی میت میں جانا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام حرام اشد حرام ہے اور اسے ایصال ثواب کرنا سخت حرام بلکہ کفر ہے ایسے مردودوں کی لاشیں بھنگی چمار ریداس ڈوم کے ٹھیلے پر لاد کر کسی تنگ و تاریک گڈھے میں ڈال کر اوپر سے مٹی آگ پتھر سے پاٹ دیا جائے۔ مسلمان ہرگز اس طرح کی بولی سننے کے بعد کوئی تعلق نہ رکھیں ورنہ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جن لوگوں نے برہمنوں سے قشقہ لگوایا اور ان کے ساتھ سیتا یا رام کی جے بولی اور ان کے میلوں میں گئے جن سے ان کی عظمت ظاہر ہوئی اور کافروں کے افعال کو برا نہیں جانا تو ان پر شرع کا کیا حکم ہے؟

جواب: جن لوگوں نے برہمنوں سے قشقہ کھنچوایا اور ان کے ساتھ جے بولے سب

کافر ہو گئے۔

اگر بیوی والے ہوں تو ان کی عورتیں ان کے نکاح سے نکل گئیں۔ وہ لوگ جنہوں نے ان کے میلوں میں شرکت کی اگر کافر نہ ہوئے تو قریب بکفر ہیں۔ حدیث شریف میں سرکار بطحا ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ من سود مع قوم فھو منھم وفی روایة من لفظ کثر لسواد قوم جو کسی قوم کا مجمع بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے اور جنہوں نے افعال کفریہ کو برانہ جانا ان پر بھی بحکم فقہاء کرام رضی اللہ عنہم کفر لازم ہے۔ غمز العیون میں ہے۔

من استحسن فعلا من افعال الکفار کفر باتفاق المشائخ

لہٰذا ان سب پر توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح لازم وضروری ہے ورنہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے لوگوں کا سخت بائیکاٹ کریں اور ان سے ہر طرح کا تعلق ختم کرلیں ورنہ عذاب خداوندی میں بھی لوگ گرفتار ہوں گے۔ (مستفاد از فتاوی رضویہ ج 6 ص 50)

سوال: جو شخص اپنے کفر کا اقرار کرے کہ مجھ سے یہ لاعلمی میں ہوا ہے اس کیلئے حکم شرع کیا ہے؟

جواب: جو شخص اپنے کفر کا مقر ہے قطعاً کافر۔ فتاوی عالمگیری میں ہے۔

مسلم قال انا ملحد یکفر ولو قال ما علمت انه کفر لا یعذر منه

کفر عمداً کرے یا سہوا۔ کفر بہر حال کفر ہے (فتاوی رضویہ ج 6 ص 71) سبھی مسلمان اس کا بائیکاٹ کردیں اس کو مسلمان نہ سمجھیں ورنہ خود ہی عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو شخص مشرک کے تعظیمی جلوس میں جائے اور اس کے لیکچر کے جلسے میں جس میں مشرک کو واعظ مسلمین بنایا گیا ہو شرکت کرنے کو حرام بتائے اور یہ کہے کہ شریعت کا حکم ہے ایک دوسرا شخص اس پر یہ کہے کہ تم جو کہتے ہو بالکل ٹھیک نہیں ہے اور فضول کی گھڑت اور زبردستی کا لٹھ چلاتا ہے تو اس دوسرے

شخص کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس شخص نے حکم شریعت کی توہین کی اور شریعت کی توہین کفر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 95)

لہٰذا اگر وہ توبہ وتجدید ایمان نہ کرے تو تمامی مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے شخص کا بائیکاٹ کریں جب تک توبہ صحیحہ نہ کرے اور حکم مذکور پر عمل نہ کرے ورنہ سبھی لوگ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: ایک شخص صدقہ کے بکرے کو دفن کرتا ہے، مرغا گاڑتا ہے، ٹونا اور ٹوٹکا کرتا ہے اور پتلا بنواتا ہے منع کرنے پر کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم اس شخص پر ایمان لائے ہیں وہ جو بھی کرے۔ لہٰذا اس کے لئے اور ان لوگوں کیلئے جو اس طرح کہتے ہیں کیا حکم ہے؟

جواب: بکرا دفن کرنا، مرغا گاڑنا، اسے صدقہ سمجھنا اور پتلا بنوانا یہ سب افعال شیاطین کے ہیں اور ساحران ملعونین کے ہیں۔

ان کے ساتھ اگر کوئی قول وفعل یا اعتقاد کفری ہو تو ضرور کفر ہے۔ ورنہ گناہ کبیرہ اور سخت کبیرہ۔ لہٰذا قولاً فعلاً اعتقاداً اگر کفری ہو تو ان پر توبہ وتجدید ایمان لازم وضروری ہے۔ خصوصا کہنے والے پر کہ ہم اس شخص پر ایمان لائے ہیں انہیں توبہ وتجدید ایمان و تجدید نکاح کرنا چاہیے۔ (مستفاد از فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 141)

سوال: ہندوؤں کے دسہرے میں شریک ہونا، بتوں پر پھول چڑھانا ناقوس بجانا اور نیروز ومہرگان کا ہدیہ دینا جب کہ ان سے غیر اسلامی عیدوں کی تعظیم مقصود ہو معبودان باطل کی جے بولنا کافروں کی جے بولنا کیسا ہے؟

جواب: مسلمانوں کو دسہرے میں شریک ہونا حرام ہے بلکہ فقہائے کرام نے اسے کفر کہا ہے۔ اور اس میں ہندوؤں کی موافقت کی نیت سے ناقوس بجانا بیشک کفر ہے اور معبودان کفار پر پھول چڑھانا ان کا طریقہ عبادت ہے یہ بھی اشد اور اخبث کفر

ہے۔الاشباہ والنظائر وغیرہا معتمدات اسفار میں ہے۔

عبادة الصنم کفر ولا اعتبار بما فی قلبه

اور نیروزگان کا ہدیہ جب کہ ان غیر اسلامی عیدوں کی تعظیم مقصود ہو تو کفر ہے۔
تنویر الابصار و در مختار میں ہے۔

العطاء باسم النیروز والمهرجان (بأن یقال هدیة هذا الیوم)

لا یجوز ای الهدایا باسم هذین الیومین حرام وان قصد تعظیمه

کما یعظمه المشرکون یکفر

معبودان کفار کی جے بولنا کفر ہے اور کافروں کی جے بولنے کو فقہائے کرام نے کفر فرمایا ہے بہر حال جو شخص کفر فقہی کا مرتکب ہے جیسے دسہرے میں شرکت کرنے والے یا کافروں کی جے بولنے والا اس پر توبہ وتجدید ایمان لازم اور اپنی عورت سے تجدید نکاح بھی کرے اور جو قطعاً کافر ہے جیسے ہنود کے ساتھ دسہرے میں ناقوس بجانیوالا یا معبودان کفار پر پھول چڑھانیوالا وہ کافر و مرتد ہے ایسے شخص کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی اگر وہ تائب ہو اور اسلام لایا جب بھی عورت کو اختیار ہے کہ بعد عدت جس سے چاہے نکاح کرلے اور اگر شخص مذکور بے توبہ مرجائے تو اسے مسلمانوں کی طرح غسل وکفن دینا اس کے جنازے کی نماز پڑھنا اس کے جنازے میں شریک ہونا، مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام حرام اشد حرام ہے۔

(مستفاد از فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 150)

سوال: ہندوؤں نے مسجد کے قریب ایک نئی مورت قائم کی مسلمانوں نے اس مورت کو اٹھوانے کا دعویٰ کیا اس پر ایک مسلمان نے ہندوؤں سے مل کر جھوٹی شہادت دی کہ یہ قدیم ہے اس پر مسلمانوں نے اس کا بائیکاٹ کیا تو ان لوگوں نے حق کیا یا نہیں۔ اور اس جھوٹی گواہی دینے والے پر حکم شرع کیا ہے؟

جواب: جب کہ اس نے بت پوجنے کی ترویج میں کوشش کی تو اس پر لزوم کفر ہوا۔

اس کی بیوی نکاح سے نکل گئی اس پر فرض ہے کہ اعلانیہ عام مسلمانوں کے سامنے توبہ کرے اور پھر سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو اس کے بعد اپنی بیوی سے پھر سے نکاح کرے (فتاوی رضویہ ج 6 ص 168) اور جو ایسے شخص کا مسلمانوں نے بائیکاٹ کیا تو اچھا کیا انہوں نے شرع شریف کے منشاء پر عمل کیا۔ ان پر کوئی الزام نہیں۔

سوال: ایک شخص نے تعزیئے کو بت کہا اس پر دوسرا شخص جھلا کر بولا تعزیوں کو بت کہنے والا خود کافر ہے۔ اگرچہ عالم کیوں نہ ہو اس دوسرے شخص کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: تعزیے ضرور ناجائز ہیں۔ مگر ان کو بت کہنا زیادتی اور غلو ہے کیونکہ مسلمان ان کی پرستش نہیں کرتے لیکن وہ شخص جس نے یہ کہا کہ بت کہنے والا خود کافر ہے اگرچہ عالم ہی کیوں نہ ہو اس نے اس سے بھی ہزار درجہ تربات کہی سخت سزا کا مستحق ہے بلکہ توہین علماء کے سبب اس پر توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح لازم ہے۔

(فتاوی رضویہ ج 6 ص 169)

سوال: مشرک کو مہاتما کہنا کیسا ہے؟

جواب: مشرک کو مہاتما کہنا حرام بلکہ بحکم فقہائے کرام کفر ہے۔

(فتاوی رضویہ ج 6 ص 188)

سوال: وہابیوں دیوبندیوں کا مسجد یا غیر مسجد یعنی کسی اور دینی امور کا متولی بنانا اور ان کی تعظیم کرنا کیسا ہے؟

جواب: وہابیوں دیوبندیوں کو مسجد یا غیر مسجد کا متولی یا امام بنانا حرام حرام اشد حرام ہے مسلمانوں کا انہیں متولی مسجد بنانے میں تعظیم ہے اور وہابیوں دیوبندیوں کی تعظیم سخت حرام ہے بلکہ بحکم فقہائے کرام کفر ہے اور جب فاسق کی اہانت واجب ہے تو وہابی کی اہانت بدرجہ اولی واجب ہے تبیین الحقائق وطحطاوی علی مراقی الفلاح وغیرہما میں ہے۔

لان فی تقدیمہ تعظیم وقد وجب علیھم اھانتہ شرعاً

(فتاوی رضویہ ج 6 ص 527)

ان کے کفر پر مطلع ہو کر انہیں امام بنانا اور ان کی تعظیم کرنا فقہاء کے نزدیک کفر ہے۔

سوال: ایک شخص امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتا ہے اس پر دوسرا شخص کہتا ہے کہ اس میں رکھا ہی کیا ہے۔ جو اس طرح کرتے ہو دوسرے شخص کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اچھی باتوں کا حکم اور بری باتوں سے روکنا شریعت مطہرہ کا حکم ہے۔

اس پر اس شخص کا یہ کہنا کہ اس میں رکھا ہی کیا ہے یہ جملہ کفر ہے لہٰذا اس دوسرے شخص پر توبہ وتجدید ایمان فرض ہے ورنہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے شخص کا بائیکاٹ کریں تاکہ عذاب خداوندی میں گرفتار نہ ہوں۔

سوال: جو شخص بیوہ عورت سے نکاح کرنے کو برا جانے اور اس کو شرعاً جائز (یعنی مباح) نہ سمجھے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: نکاح ثانی مطلقاً فرض یا واجب یا سنت نہیں۔

بلکہ عام طور پر عورتوں کیلئے درجہ مباح ہی ہے اور مباح پر طعن صرف اس صورت میں کفر ہو سکتا ہے کہ اس کی اباحت ضروریات دین سے ہو لہٰذا وہ شخص اگر اسے شرعاً مباح نہ جانے اور از روئے شریعت حلال ہی نہ مانے تو بے شک کفر ہے۔ نکاح ثانی کی اباحت تو بلاشبہ ضروریات دین سے ہے کہ تمام مسلمان اس سے آگاہ قرآن عظیم کی متعدد آیتیں اس پر گواہ ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ۔

وَ الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾ (البقرہ: 234)

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ

اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۬ؕ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾ (البقرہ:235)

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ (البقرہ:)230

عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ﴿۵﴾ (التحریم:5)

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾ (النور:32)

جس کے ایم سے نکاح کرنے کا حکم ہے۔ ایم ہر وہ عورت ہے جو شوہر والی نہ ہو۔ جس کے اطلاق میں کنواری، مطلقہ، بیوہ سب داخل ہیں اگرچہ ایم خاص بیوہ کا نام نہیں بالخصوص بیوہ کیلئے یہ سب آیتیں ہیں (فتاوٰی رضویہ ج5 ص395) ایسے شخص پر توبہ وتجدید ایمان اور اگر بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی لازم ہے اور اگر شرعا مباح مانتا ہے اور رسم ورواج کے مطابق لوگوں کے نزدیک ننگ وعار ہونے کی وجہ سے براجانتا ہے تو تکفیر نہیں کی جائے گی۔

سوال: جو شخص کسی مسلمان کیلئے چاہے کہ وہ کافر ہو جائے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر ائمہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ

جو کسی مسلمان کیلئے یہ چاہے کہ اس سے کفر صادر ہو تو وہ شخص کفر کرے یا نہ کرے چاہنے والا خود ہی کافر ہو گیا کہ مسلمان کے کافر ہو جانے کو چاہا۔

(فتاویٰ رضویہ ج 5 ص 443)

سوال: جو شخص کافر و مرتد ہونے کا عزم کر لے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: جو بھی مسلمان سنی صحیح العقیدہ ہو اگر وہ کافر ہونے کا عزم کرتا ہے تو وہ کافر ہو جائے گا چاہے کفر کرے یا نہ کرے کیونکہ ارادہ کفر کفر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج 5 ص 722)

سوال: جو شخص مقامات مقدسہ کی تصویر جیسے مساجد و روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و خانہ کعبہ وغیرہ چھاپ کر گندگی کی جگہ میں ڈالے تا کہ ان مقامات کی تحقیر ہو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ان مقامات مقدسہ کی توہین و تحقیر مقصود ہو تو کفر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج 5 ص 279)

سوال: کسی غریب مسکین نے اپنے محتاجی کو دیکھ کر یہ کہا کہ اے خدا! فلاں بھی تیرا بندہ ہے اس کو تو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج و تکلیف دیتا ہے۔ آخر یہ کیا انصاف ہے۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔ (عالمگیری)

حدیث شریف میں ایسے ہی کیلئے فرمایا گیا ہے۔

کاد الفقر ان یکون کفرا

یعنی محتاجی قریب کفر ہے کہ جب محتاجی کے سبب ایسے ناملائم کلمات صادر ہوں تو گویا محتاجی قریب کفر ہے۔ (بہار شریعت ج 9 ص 170)

سوال: جو شخص بلا ضرورت شرعیہ مجوس کی ٹوپی پہنے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: بلا ضرورت شرعیہ مجوس کی ٹوپی پہننا کفر ہے۔ اگرچہ ہنسی مذاق میں پہننے اور اگر کوئی پہنے اور اس پر کوئی اعتراض کرے تو اس کے جواب میں کہے کہ دل تو مستقیم ہے کپڑا اچاہے کسی وضع کا ہو تو وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ اس نے حکم شریعت کو رد کیا خزانۃ المفتین میں ہے۔

اذا وضع قلنسوۃ مجوس علی راسہ الاصح انہ یکفر ملتقط منح الروض الازھر میں ہے کہ بس قلنسوۃ المجوس جادا اوھاذلا کفر الا اذا فعل خدیعۃ فی الحرب

اور اسی میں فتویٰ امام ظہیر الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔

من لبس قلنسوۃ المجوس علی راسہ فقیل لہ فقال ینبغی ان یکون القلب سویا کفر قال ای لانہ ابطل حکم ظواھر الشرعیہ

اسی طرح ماتھے پر قشقہ تلک لگانا یا کندھے پر صلیب رکھنا کفر ہے۔ منح الروض الازہر میں ہے۔

لو وضع الغل علی کتفہ فقد کفر اذا لم یکن مکرھاً وفیہ من المللتقط اخذ الغل جادا اوھازلا کفر الا خدیعۃ فی الحرب جامع الفصولین میں ہے۔

وضع صلیباً علی کتفلہ کفر

اور اسی طرح زنار باندھنا بھی کفر ہے۔ منح الروض الازہر میں ہے۔

لو شد الزنار علی وسطہ فقد کفر اذا لم یکن مکرھا وفیہ عن الملتقط شد الزنار جادا اوھازلا کفر الا خدیعۃ فی العرب

اسی میں محیط سے ہے

ان شد المسلم الزنار ودخل دار حرب للتجارۃ کفر

اسی طرح جامع الفصولین وخزانۃ المفتین میں ہے اور الاشباہ والنظائر میں ہے۔

عبادۃ الصنم کفرو کذا لو تزیز بزنار الیھود والنصاریٰ دخل کنیستھم اولم یدخل

بحر الرائق میں ہے۔

یکفر بشد الزنار فی وسطہ الا اذا فعل ذالك خدیعۃ فی الحرب وطلیعۃ المسلمین

زنار بھی نہیں اگر کسی شخص نے رسی کا ٹکڑا کمر سے باندھا اور کسی نے کہا یہ کیا ہے اس نے کہا زنار ہے کافر ہو جائے گا۔ کتب فتاویٰ میں ہے۔

امراۃ شدت علی وسطھا حبلا وقالت ھذا زنار تکفر

(فتاویٰ رضویہ دہم (نصف آخر ص 15)

سوال: جو شخص یہ کہے کہ سب فرقے حق پر ہیں اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا باطل ہے۔

سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا

ستفترق امتی ثلث وسبعین فرقۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ

یعنی عنقریب میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ان میں ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سب جہنمی ہوں گے خلاصہ یہ ہے کہ جو فرقہ ضروریات دین کا انکار کرے جیسے وہابیہ دیوبندیہ وغیرہ ہم ان کے عقائد کفریہ پر خبر رکھ کر بھی ان کو حق پر جانتا ہے تو کافر ہے۔

(مستفاد از فتاویٰ فیض الرسول ج 1 ص 44)

سوال: وہابیوں دیوبندیوں کی کتابوں کو بغرض تجارت یا مسلک وہابیت دیوبندیت کی ترویج کی خاطر فروخت کرنا کیسا ہے؟

جواب: وہابیوں دیوبندیوں کی وہ کتابیں جن میں کفری باتیں ہوں ان پر خبر رکھ کر

بغرض تجارت بیچنا جائز نہیں۔ بیچنے والا گنہگار ہے توبہ کرے اور آئندہ اس قسم کی کتابیں نہ بیچنے کا عہد کرے اور بغرض ترویج مسلک وہابیت اور دیوبندیت ہو تو اشاعت کفر کے تحت کفر ہے۔ (مستفاد از فتاویٰ فیض الرسول ج 1 ص 63)

سوال: ہندوؤں کے شامل چندہ جمع کرنا اور اس چندہ سے مسلمانوں کی مدد کرنا جیسے مرمت مسجد، تجہیز و تکفین میت لاوارث، مسلمانی امداد بیوہ گان وغیرہ کیسا ہے جبکہ وہ اسی چندہ میں سے مندر یا بتوں کی زینت کریں گے۔

جواب: ان کا روپیہ ہمارے یہاں کار خیر میں صرف ہوگا تو مسلمان کا روپیہ ان کے کفر کے کاموں میں صرف ہوگا جن کو وہ کار خیر سمجھتے ہیں۔ مثلاً مندروں کی اعانت بتوں کی زینت وغیرہ اور ان پر راضی ہونا کفر ہے۔ لہٰذا ان مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے اجتماعی چندہ کرنے سے باز رہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر 317)

سوال: ہندوستان میں کئی مشرک پارٹیاں موجود ہیں جب ان کی سبھا ہوتی ہے تو اس میں صدر جلسہ یا سبھا پت مشرک ہوتا ہے اس مشرک کیلئے کرسی بچھائی جاتی ہے یا صرف اسٹیج ہی لگایا جاتا ہے وہ اسی پر بیٹھ کر یا کھڑا ہو کر لکچر دیتا ہے اور اہل اسلام زمین پر ہوتے ہیں عام طور پر سبھا میں تالیاں بجتی ہیں اور مشرکین کی جے کے نعرے بھی لگائے جاتے ہیں اور اس نعرے میں مسلمان بھی شامل رہتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کیلئے کیسا حکم ہے؟

جواب: مسلمانوں کا مشرکین بت پرست کی جے کے نعرے لگانا یہ تعظیم مشرک ہے اور شرک کی تعظیم کفر ہے۔ ظہیریہ، اشباہ و نظائر اور درمختار وغیرہ میں ہے۔ بتجیل الکافر کفر۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر 299)

سوال: جو شخص کالی بھوانی سے مدد مانگے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: کالی بھوانی (درگا) سے مدد مانگنا کفر ہے۔ مدد مانگنے والے کو مسلمان کہنا

کلمہ کفر ہے۔ (فتاوی رضویہ ج 10 ص 320)

سوال: حرام مال سے صدقہ کرنا ثواب کی امید سے اور تقرب الی اللہ کی نیت سے کیسا ہے اور جو کرے اس کیلئے کیا حکم ہے۔

جواب: علمائے دین فرماتے ہیں کہ جو شخص حرام سے تصدق کر کے اس پر ثواب کی امید رکھے کافر ہو جائے گا خلاصہ میں ہے۔

رجل تصدق من الحرام ویرجو الثواب یکفر" الخ

عالمگیری میں ہے۔

لو تصدق علی فقیر شیاء من الحرام ویرجو الثواب یکفر ولم علم الفقیر بذالك فدعاله وامن المعطی فقد کفر

(فتاوی رضویہ ج 10 ص 91-93، نصف اول)

سوال: حرام مال کا نیاز فاتحہ دلانا کیسا ہے اور حکم شرع کیا ہے؟

جواب: مال حرام بعینہ پر مثلاً جوئے میں چاول جیتے تھے انہیں کا پلاؤ پکایا۔ نیاز و فاتحہ دینے والے کو معلوم تھا کہ بعینہ وہ یہی حرام مال ہے تو معاذ اللہ دینے اور دلانے والے دونوں پر خوف کفر ہے اور اس کا کھانا قطعی حرام ہے۔

(فتاوی رضویہ جلد 10 نصف اول ص 93)

دونوں پر لازم ہے کہ کلمہ اسلام نئے سرے سے پڑھیں اور نکاح کی تجدید کریں ورنہ مسلمان ان کا بائیکاٹ کریں اور ان سے میل جول ختم کر دیں۔

سوال: عبدالقادر، عبدالقدیر، عبدالمقتدر اور عبدالرزاق جیسے ناموں میں لفظ عبد چھوڑ کر نام لینا یا پکارنا کیسا ہے۔ تفصیل کے ساتھ حکم فرمائیں؟

جواب: ایسے ناموں سے لفظ عبد کا حذف کرنا بہت برا ہے۔

جو کبھی ناجائز و گناہ ہوتا ہے اور کبھی سرحد کفر تک پہنچ جاتا ہے۔ قادر کا اطلاق تو غیر خدا پر بھی جائز ہے اس صورت میں عبدالقادر کو قادر کہہ کر پکارنا جائز ہے مگر قدیر کا

اطلاق غیر خدا پر نا جائز ہے جیسا کہ بیضاوی شریف میں ہے اور اگر کسی کا عبد القدوس یا عبد الرحمن یا عبد القیوم ہے تو اس کو قدوس رحمن و قیوم کہنا ایسے ہی ہے جیسے اسے جس کا نام عبد اللہ ہو اس کو اللہ کہنا بہت سخت بات ہے۔ العیاذ باللہ۔ چنانچہ جس کا نام عبد القادر ہو اسے عبد القادر ہی کہا جائے جس کا نام عبد القدیر ہو اس کو عبد القدیر ہی کہنا ضروری ہے۔ عبد الرزاق کو عبد الرزاق، عبد المقتدر کو عبد المقتدر، غیر خدا کیلئے قدیر اور مقتدر کے بولے جانے میں علماء اسلام کا اختلاف ہے جیسا کہ غایۃ القاضی حاشیہ شرح بیضاوی میں ہے۔ عبد القدوس کو عبد القدوس، عبد الرحمن کو عبد الرحمن، عبد القیوم کو عبد القیوم، عبد اللہ کو عبد اللہ ہی کہنا فرض ہے۔ یہاں لفظ عبد کا حذف اشد درجہ حرام و کفر ہو گا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ فتاویٰ ظہیریہ پھر شرح فقہ اکبر میں ہے۔

من قال لمخلوق یا قدوس او القیوم او الرحمن کفر

مختصر بلکہ ظہیریہ میں یہاں تک فرمایا گیا ہے۔

او قال اسما من اسماء الخالق کفر

فتاویٰ ظہیریہ کی اس عبارت کی بنا پر بظاہر عبد القادر کو قادر کہنا بھی کفر ٹھہرے گا۔ مگر اس صورت میں کہ اس کی مراد معنی لغوی ہوں اور وہ کہاں مراد ہوتے ہیں۔ شرح فقہ اکبر میں ہے۔

وھو یفید انہ من قال لمخلوق یا عزیز و نحوہ یکفر ایضا الا ان

ارادبھما للمعنی اللغوی لا الخصوص الاسمی

الحاصل بعض اسمائے الٰہیہ جو اللہ عزوجل کے ساتھ مخصوص ہیں جیسے کلمہ جلالت یعنی اللہ، قدوس، رحمن، قیوم وغیرہ ان کا اطلاق غیر خدا پر کفر ہے۔ ان اسماء کا نہیں جو اس کے ساتھ مخصوص نہیں جیسے عزیز، رحیم، کریم، علیم، عظیم، حی وغیرہ اور بعض اسماء وہ ہیں جن کا اطلاق مختلف فیہ ہے جیسے قدیر مقتدر وغیرہ۔ اسی لئے شیخ الاسلام والمسلمین

حضور اعلیحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرح فقہ اکبر کی اس عبارت پر اپنے حاشیہ میں فرمایا اقول لیس من ھذہ الافادۃ فی شی وانما اراد باسماء الخالق الاسماء المختصۃ بہ اعلیحضرت قدس سرہ کے ارشاد کی تائید مجمع الانہر کی یہ عبارت فرمائی ہے۔

اطلاق علی المخلوق من الاسماء المختصۃ بالخالق نحو القدوس والقیوم والرحمٰن وغیرھا یکفر

نیز حدیقہ ندیہ میں ہے۔

واعلم ان التسمی بھذا الاسم حرام و کذا التسمی باسماء اللہ تعالیٰ المختصۃ بہ کالرحمن والقدوس والمھمین وخالق الخلق ونحوھا کذافی شرح لنووی علی صحیح مسلم

لہٰذا اسمائے الٰہیہ جو ذات باری تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں۔ یا جن کا اطلاق مختلف فیہ ہے ان میں لفظ عبد کو چھوڑ کر پکارنے والے پر توبہ وتجدید ایمان اور بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی لازم ہے۔ (فتاویٰ مصطفویہ ج 1 ص 82)

سوال: ہنود کا وہ مشرکانہ میلہ جو بتوں کی پرستش کیلئے ہوتا ہے جیسے دسہرہ جنم اشٹمی، درگا پوجا اور کالی پوجا وغیرہم جس میں مراسم کفریہ وشرکیہ کے علاوہ ہر قسم کے ناچ تماشے اور دیگر لہو ولعب ہوتے ہیں اور رنڈیاں بھی منگائی جاتی ہیں ان میلوں میں اکثر ضرورت وغیر ضرورت کی چیزیں ملتی ہیں اور ان میلوں کی زینت زیادہ تر مسلمانوں ہی سے ہوتی ہے چونکہ یہی زیادہ تر خریدار اور تماشہ میں ہوتے ہیں ان میں اکثر دکانیں ہنود کی ہی ہوتی ہیں۔ ایسے میلوں میں مسلمانوں کا بحیثیت تماشائی یا بغرض خرید وفروخت شریک ہونا کیسا ہے۔ بعض جاہلوں کا طریقہ یہ ہے کہ ایام دسہرہ میں نئی دلہن کیلئے ان کے مناسب

حال چیزیں مٹھائیاں خرید کر سسرال بھیجنا۔ نیز سسرال والوں کا یہ فعل کہ اشٹمی و دسہرہ منانے کی غرض سے نوشہ کو نذرانہ دینا۔ دسہرہ وغیرہ کے میلہ میں بلاضرورت بطور رسم جانا اور میلہ سے بطور تحفہ چیزیں خرید کر لانا نیز مٹھائیاں وغیرہ خرید کر بطور ہدیہ احباب کے یہاں بھیجنا شرعاً کیسا ہے؟

جواب: ایسے میلوں میں بحیثیت تماشائی جانا حرام حرام اشد حرام ہے۔ بہت ہی اخبث نہایت ہی اشنع کام بحکم فقہائے کرام معاذ اللہ کفر انجام ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

من کثر سواد قوم فھو منھم

خزانۃ الروایات میں ہے۔

فی الفصول قال الشیخ ابو بکر الطرخانی "من خرج الی السدۃ فقد کفر لان فیہ اعلان الکفر و علی قیاس مسئلۃ السدۃ الخروج الی نیروز المجوس والموافقۃ معھم فی ما یفعلون فی ذلک الیوم

اسی میں ہے۔

کذلک الخروج فی لیلۃ التی یلعب فیھا کفرۃ الھند بالنیران والموافقۃ معھم فی ما یفعلون تلک اللیلۃ فیلزم ان یکون کفرا و کذا الخروج الی لعب کفرۃ الھند فی الیوم الذی یدعوہ الکفرۃ والموافقۃ معھم فی تزئین القبور والافرس والذھاب الی دور الاغنیاء یلزم ان یکون کفرا

(فتاویٰ مصطفویہ ج1 ص88)

لہٰذا ان لوگوں پر توبہ و تجدید ایمان اور بیوی والے ہوں تو تجدید نکاح لازم و ضروری ہے۔ اور جو بغرض تجارت جاتے ہیں انہیں کفار کے مجمع سے الگ تھلگ قیام چاہیے۔ اول تو جانا ہی نہیں چاہیے اور جائیں تو وہاں سے اس قدر دور رہیں کہ ان سے ان (کفار) کے مجمع

میں اضافہ ہو کر اس کی شان وشوکت نہ ہو ان کے آگے اعلان کفر نہ ہو۔ مجمع کفار محل لعنت ہے۔ خصوصاً ایسا مجمع جہاں اظہار واعلان کفر ہو اور محل لعنت سے بچنا یوں بھی ضروری ہے اگرچہ اس وقت اظہار کفر نہ ہو۔ تجارت کیلئے اگر جاتے ہیں تو کافروں کے مجمع سے اس قدر دور ہیں جہاں سے ان کی کفری باتیں دیکھ سن نہ سکیں۔ ایسا کرنیوالے از سر نو کلمہ پڑھیں تجدید ایمان اور بیوی والے ہوں تو تجدید نکاح بھی کریں۔ اگر یہ لوگ باز نہ آئیں اور تجدید ایمان وتجدید نکاح نہ کریں تو ان کا بائیکاٹ کیا جائے۔ ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا سب ترک کر دیا جائے۔ فتاویٰ صغیری میں ہے۔

من اشتری یوم النیروز شیئا ولم یکن یشتریہ قبل ذلك ان ارادبه تعظیم النیروز کفر

شرح فقہ اکبر میں ہے۔

من اهدی یوم النیروز وار ادبه تعظیم النیروز کفر

(فتاویٰ مصطفویہ ج1 ص88)

مسلمانوں کو بہت سوچ اور سمجھ کر قدم اٹھانا چاہیے ورنہ ہو گا کیا کہ ایمان کی دولت ہاتھوں سے چلی جائے گی۔ تب لوگوں کو آخرت میں معلوم ہو گا جب جہنم کی آگ انہیں جلائے گی کہ کاش ہر قدم شریعت کے حکم پر اٹھایا ہوتا لیکن اب کس کام کا۔ یارب العلمین پیارے حبیب علیہ التحیۃ والثناء کے صدقہ وطفیل میں سنی مسلمانوں کو شریعت پر عمل کرنے کی توفیق اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرما۔ آمین۔

سوال: کوئی شخص اعلان کرے کہ آج تمامی مسلمان مسجد میں جمع ہو کر فلاں نصرانی کیلئے دعائے رحمت کریں۔ اس شخص کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: زید بے قید اپنے اس اعلان ہادم ایمان کے سبب شدید گنہگار مستحق عذاب نار مستوجب غضب جبار ہوا اسے توبہ وتجدید ایمان بیوی والا ہے تو تجدید نکاح چاہیے۔ نصرانی یا کسی کافر کو مرحوم کہنا یا لکھنا حرام حرام حرام سخت

اخبث واشنع بدکام ہے۔(فتاویٰ مصطفویہ ج1 ص 97)

سوال: جو شخص اپنے اسلام پر افسوس ظاہر کرے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اپنے اسلام پر افسوس کرنا۔ مثلاً یہ کہنا کہ میں مسلمان ہو گیا اچھا نہیں ہوا کاش میں ہندو ہوتا یا عیسائی ہوتا تو بہت اچھا ہوتا یا کفار کے دین کو اچھا بتانا یا کسی کفر کی بات کو اچھا سمجھنا یا کسی کفر کی بات کو سیکھنا یا یہ کہنا کہ میں ہندو ہوں نہ مسلمان میں تو انسان ہوں یا یہ کہنا کہ میں نہ تو مسجد سے تعلق رکھتا ہوں۔ نہ مندر سے یا یہ کہنا کہ مسجد و مندر دونوں ڈھونگ ہیں میں کسی کو نہیں مانتا یہ کہنا کہ کعبہ تو ایک معمولی پتھروں کا پرانا گھر ہے اس میں کیا دھرا ہے کہ میں اس کی تعظیم کروں یا یہ کہنا کہ نماز پڑھنا بیکار آدمیوں کا کام ہے ہم کو نماز کی فرصت کہاں ہے۔ یا اذان کی آواز سن کر یہ کہنا کہ کیا خواہ مخواہ کا شور مچا رکھا ہے۔ یا یہ کہنا کہ نماز پڑھنے کا کچھ نتیجہ نہیں۔ بہت پڑھ لی کیا فائدہ ہوا۔ یا یہ کہنا کہ نماز جنازہ کا پڑھنا اور نہ پڑھنا دونوں برابر ہے۔ یا یہ کہنا کہ نماز جنازہ موافق نہیں آتی میں جب نماز پڑھتا ہوں تو کچھ نہ کچھ ضرور نقصان ہو جاتا ہے۔ یا کہنا کہ زکوٰۃ خدائی ٹیکس ہے جو ملاؤں نے مال داروں پہ لگا رکھا ہے۔ یا یہ کہنا کہ حج تو ایک تفریحی سفر ہے یا بلیک مارکیٹ کا دھندا ہے میں ایسا کام کیوں کروں وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کی تمام بکواسیں کھلا ہوا کفر ہیں۔ ان سب بولیوں سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم۔

سوال: کسی کافر کے مرنے کے بعد اس کیلئے دعائے مغفرت کرنا کیسا ہے؟

جواب: کسی کافر کیلئے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرنا یا کسی مردہ کافر و مرتد کو مرحوم و مغفور کہنا یا کسی ہندو مردہ کو بیکنٹھ باشی کہنا کفر ہے (جنتی زیور) اس سے آدمی اسلام سے نکل جاتا ہے اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل جاتی ہے۔ اس کی بیعت ٹوٹ جاتی ہے۔

سوال: اگر کسی سے کہا گیا کہ تمہیں ایک حلال چیز پسند ہے یا دو حرام چیزیں اس نے کہا جو بھی جلد حاصل ہو جائے۔ تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس شخص پر کفر کا خوف ہے۔

قيل لرجل حلال واحد احب اليك ام حرامان قال ايهما اسرع وصولا يخاف عليه الكفر

اور اگر اسی طرح یہ کہا کہ مال چاہیے خواہ حلال ہو یا حرام تو بھی یہی حکم ہے۔

(ہندیہ ج2 ص244)

سوال: ایک شخص سے کہا گیا کہ تو حلال کھایا کر۔ اس نے کہا مجھے حرام زیادہ پسند ہے یا اس کے جواب میں یوں کہا کہ تم اس جہاں میں ایک بھی حلال کھانے والا لے آؤ تا کہ میں اس کا سجدہ کروں۔ تو ایسے شخص کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے شخص کی تکفیر کی جائے گی۔

قيل لرجل كل من الحلال فقال ذلك الرجل الحرام احب الى يكفر ولو قال مجيباً له

دریں جہاں یک حلال خور بیار تا کہ اور اسجدہ کنم یکفر"

(ہندیہ ج2 ص244)

سوال: اگر کسی نے کسی سے کہا کہ تم حلال کھایا کرو اس نے جواب دیا کہ مجھے حرام چاہیے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس شخص کی تکفیر کی جائیگی۔

قال لغيره كل الحلال فقال مرا حرام شايد يكفر كذا في المحيط

(ہندیہ ج2 ص244)

سوال: کسی فاسق شراب خور لڑکے نے شراب پی تو اسکے اقارب نے آ کر اس پر درہم و دینار روپیہ پیسہ، نثار کئے تو نثار کرنیوالوں کیلئے کیا حکم ہے اور اگر نثار

نہ کیا لیکن کہا مبارک باد تو کیا حکم ہے؟

جواب: وہ سب کافر ہو گئے۔

ولد فاسق شرب الخمر فجاء اقاربہ و نثروالدراھم علیہ کفرواولولم ینثروالکن قالوامبارك باد کفروایضاً

(ہندیہ ج 2 ص 244)

سوال: اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے حالت حیض میں وطی کو حلال جانے یا اپنی عورت سے لواطت کو حلال جانے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے شخص کی تکفیر کی جائے گی۔

وفی کتاب الحیض للامام السرخسی لو استحل وطئی امراتہ الحائض یکفر و کذالواستحل اللواطۃ من امراتہ فی النّوادر عن محمد رحمہ اللہ لایکفر فی المسئلتین ھو الصحیح

یعنی نوادر میں امام محمد علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ ان دونوں مسئلوں میں تکفیر نہ کی جائے گی اور یہی صحیح ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ ج 2 ص 245)

سوال: ایک شرابی نے شراب پی کر کہا خوشی اسی کو ہے جو میری خوشی کے ساتھ ہو اور نقصان وخسارہ اس کو ہے جو میری خوشی کے ساتھ خوش نہیں۔ تو ایسا کہنا کیسا ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

کذافی فتاویٰ قاضی خان (ہندیہ ج 2 ص 245)

سوال: اگر کسی نے فاسد عمل (مثلاً شراب خوری یا جوابازی وغیرہ) شروع کرنے کے وقت اپنے دوستوں سے کہا آؤ کچھ دیر تک تو زندگی اچھی کر لیں یا سنوار لیں۔ تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس شخص کی تکفیر کی جائے گی۔

واذا شرع فی الفساد و قال لاصحابہ تعالوا النعیش عیشا

طیبا ایکفر

اور اگر اسی طرح شراب میں مشغول ہوا اور کہا کہ مسلمانی آشکارا کرتا ہوں یا یہ کہا کہ مسلمانی آشکارا ہوئی تو بھی تکفیر کی جائے گی۔ (ہندیہ ج 2 ص 245)

سوال: اگر کوئی شرابی یوں کہے کہ اگر اس شراب میں سے کچھ گر پڑے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اس کو پروں پر اٹھالیں گے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے شخص کی تکفیر کی جائے گی۔

قال واحد من الفسقة ان وقعت قطرة من هذا الخمر فجبرائیل علیہ السلام یرفعها بجناحیه (فتاویٰ ہندیہ ج 2 ص 245)

سوال: اگر کسی فاسق سے کہا گیا کہ تو ہر روز صبح اٹھتا ہے اللہ تعالیٰ اور خلق خدا کو تکلیف دیتا ہے تو اس نے کہا کہ میں اچھا کرتا ہوں اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس شخص کی تکفیر کی جائے گی۔

قیل لفاسق انك تصبح كل يوم تؤذی الله وخلق الله قال افعل طیبا (فتاویٰ ہندیہ ج 2 ص 245)

سوال: اگر کسی نے خلاف شرع (گناہوں پر) چلنے کو کہا کہ یہ بھی ایک راہ اور مذہب ہے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی تکفیر کی جائے گی۔

کذا فی المحیط

اور تجنیس ناطفی میں مذکور ہے کہ اصح یہ ہے کہ تکفیر نہ کی جائے گی۔ (ھکذا فی التتارخانیه)۔ (ہندیہ ج 2 ص 245)

سوال: اگر کوئی شخص گناہ صغیرہ کرے اور اس سے کہا جائے کہ تو اللہ تعالیٰ سے توبہ کر تو وہ جواب دے کہ میں نے کیا کیا ہے جو میں توبہ کروں۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے شخص کی تکفیر کی جائے گی۔

رجل ارتکب شیئا من الصغائر فقیل له تب الی الله قال ما الذی فعلته حتی تلزمنی التوبة یکفر کذا فی المحیط

(ہندیہ ج 2 ص 245)

سوال: اگر کوئی شخص حرام کھانا کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

جواب: امام مشتملی (خواہرزادہ) نے بیان کیا ہے کہ اس کی تکفیر کی جائے گی۔

من اکل طعاما حراما وقال عند الاکل بسم الله حکی الامام المعروف بمشتملی انه یکفر (فتاویٰ ہندیہ ج 2 ص 245)

اور اگر کھانے کے بعد الحمد للہ پڑھا تو بعض کے نزدیک تکفیر نہیں کی جائے گی۔

سوال: اگر کوئی شراب کا پیالہ ہاتھ میں لے کر بسم اللہ کہہ کر شروع کر دے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص بالاتفاق کافر ہو جائے گا۔

"اتفاق است گر قدح بگیرد و بسم الله گوید و بخورد کافر گردد"

سوال: اگر کسی شخص نے سبحان اللہ کہا اس پر دوسرے نے کہا تم نے سبحان اللہ کی آبرو کھودی یا کہا کہ کھال کھینچ ڈالی تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ کفر ہے۔

اذا قال سبحان الله فقال الاخر سبحان راتو آب بردی او قال پوست باز کردی فهذا کفر (ہندیہ ج 2 ص 245)

سوال: اگر کسی شخص سے کہا گیا کہ تو لا الہ الا اللہ کہہ، اس نے کہا میں نہیں کہوں گا تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: بعض مشائخ نے کہا اس طرح کہنا کفر ہے۔

اذا قال لاخر قل لا اله الا الله فقال لا اقول فقال بعض

المشائخ هو کفر

اور بعض نے کہا کہ اگر اس کی مراد یہ ہے کہ میں تمہارے حکم سے نہیں کہوں گا تو تکفیر نہیں کی جائے گی اور بعض نے تو مطلقاً کفر کہا ہے اور اگر کہا کہ اس کلمہ سے کیا سرفرازی پائی تا کہ میں بھی کہوں تو اس کی تکفیر کی جائے گی۔ (ہندیہ ج 2 ص 245)

سوال: اگر کسی بڑے کو چھینک آئی اس پر ایک نے کہا یرحمک اللہ تو کسی دوسرے نے کہا کہ بڑے کے واسطے ایسا مت کہہ دوسرے کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس دوسرے شخص کی تکفیر کی جائے گی۔

سلطان عطس فقال له الاخر يرحمك الله فقال له الاخر لا تقل للسلطان هكذا يكفر هذا القائل كذا فى الفصول العماديه (فتاویٰ ہندیہ ج 2 ص 245)



(۹) علم اور علماء

سوال: عالمِ دین کو عویلم، مولوی کو مولویا، ملغبیا، مولانا کو مولنوا بہ نیت حقارت کہنا کیسا ہے؟

جواب: عالم کو علم دین کی وجہ سے بہ نیت حقارت اس طرح کہنا کفر ہے۔ مجمع الانہر میں ہے۔

من قال لعالم عویلم علی وجہ الاستخفاف کفر

یعنی جو کسی عالم دین کو تحقیر کے طور پر مولویا کہے کافر ہو جائے گا۔ العیاذ باللہ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 12) بہر حال عوام و خواص سب پر لازم ہے کہ اس طرح کہنے سے بچیں ورنہ

اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ ۝۲ (الحجرات:2)

کے تحت آخرت ویران و برباد ہو جائے گی۔ اللہ رب العزت تمامی مسلمانوں کو دین کی بات سمجھنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 6 ص 12)

سوال: جو عالم دین باعمل ہر کافر و مشرک نصاریٰ یہودی مجوسی بلکہ گمراہ و بے دین و بدمذہب مرتد وہابی دیوبندی اور دشمن دیں اور ہر مخالف اسلام سے الگ تھلگ رہنے کا حکم شرع سنائے ایسے باعمل عالم کو گورنمنٹ کا تنخواہ یافتہ کہنا اور جھگڑا لگانے والا کہہ کر اسے جھگڑالو کہنا اور حکم شرع کو نہ ماننا کیسا ہے؟

جواب: اس عالم دین باعمل کو اس طرح کہنا حرام اور حکم شرع نہ ماننا کفر و ارتداد ہے کیونکہ اس میں شریعت کی تکذیب لازم آتی ہے صاف صراحت کے ساتھ قرآن و حدیث میں ان سے الگ تھلگ رہنے کا حکم ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا دِيۡنَكُمۡ هُزُوًا

وَلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾ (المائدہ: 57)

الآیۃ، یعنی اے ایمان والو! وہ جو تمہارے دین کو ہنسی کھیل ٹھہراتے ہیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی (یہود و نصاری) اور باقی سب کافروں سے اتحاد و محبت دلی نہ کرو اور اللہ سے ڈرو اگر تم کو ایمان ہے نیز صاف فرمایا

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ (المجادلہ: 22)

الآیۃ، یعنی آپ انہیں نہ پائیں گے جو اللہ و قیامت پر ایمان رکھتے ہیں کہ ان سے دوستی کریں جنہوں نے اللہ و رسول ﷺ سے مخالفت کی۔ اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہوں۔ اور حدیث شریف میں ہے۔

نهى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يصافح المشركون اويكنوا اورحب بهم (ابو نعيم فى الحليه)

رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ کسی مشرک سے ہاتھ ملائیں یا اسے کنیت سے ذکر کریں یا اس کے آتے وقت مرحبا کہیں اور ارشاد پاک رسول اللہ ﷺ۔

ثلثة لا يستخف بحقهم الامنافق بين النفاق ذو الشيبة فى الاسلام وذو العلم وامام مقسط

تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر کھلا منافق۔ ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا۔ دوسرا عالم دین۔ تیسرا بادشاہ اسلام عادل (طبرانی فی الکبیر) مستفاد از فتاوی رضویہ ج 6 ص 10 تا 13) لہٰذا عالم دین کو اس طرح کہنے والے پر توبہ اور عالم دین سے معافی مانگنا لازم اور حکم شرع نہ ماننے والے پر توبہ و تجدید ایمان لازم اگر خدانخواستہ

توبہ وتجدید ایمان نہیں کرتا ہے تو مسلمانوں پر لازم وضروری ہے کہ ایسے شخص کو مسلمان ہرگز نہ جانیں نہ مانیں نہ اس کے جنازہ کی نماز پڑھیں نہ غسل وکفن دیں اور نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں ورنہ خود اسی کے حکم میں داخل ہو جائیں گے۔

سوال: ایک شخص نے کہا آج فلاں عالم نئے تشریف لانیوالے ہیں اوران کی تقریر بڑی اچھی ہوگی تو ایک شخص جو ہمیشہ علماء کی برائی کرتا رہتا ہے کہتا ہے کہ آتے ہوں گے کوئی بھاڑ کھاؤ، تو ایسے شخص کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص بحکم نبوی ﷺ منافق اور بحکم فقہائے عظام کافر ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

ثلاثہ لا یستخف بحقھم الا منافق بین النفاق وزواشیبۃ فی الاسلام وذوالعلم ومعلم الخیر

تین شخص کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر منافق ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا ہو دوسرے عالم دین تیسرا بھلائی کی تعلیم دینے والا اور مجمع الانہر کی عبارت۔

الاستخفاف بالاشراف والعلماء کفر۔ الخ

سے صاف ظاہر ہوگیا کہ علماء کی توہین ان کے علم کی وجہ سے کرنا کفر ہے (مستفاد از فتاوئی رضویہ ج 6 ص 26) لہٰذا وہ شخص توبہ وتجدید ایمان کرے ورنہ مسلمانوں پر حق شرع ہے کہ اس کا بائیکاٹ کریں ورنہ سب کے سب گنہگار ہوں گے اور خبردار خبردار ایسے کو قبل توبہ وتجدید ایمان مسلمان ہرگز ہرگز نہ سمجھیں اور اس سے الگ تھلگ رہیں اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن بھی نہ کریں بلکہ کسی تاریک گڑھے میں ڈال کر اوپر سے مٹی پاٹ دیں۔ بہر حال ایسے الفاظ علماء کی شان میں استعمال کرنا کہ جس سے ان کے علم کی توہین ہو سب مفضی الی الکفر ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاوئی رضویہ ج 6 ص 26)

سوال: ایک عالم دین لوگوں کوشرع کی باتیں بتاتا رہتا ہے اس پر ایک شخص کہتا رہتا ہے کہ شرع کیا چیز ہے اور آج کل شرع پر عمل کون کرتا ہے۔ اس کے لئے حکم شرع کیا ہے؟

جواب: اگر اس نے یہ لفظ (کہ شرع کیا چیز ہے اور آج کل شرع پر عمل کون کرتا ہے) بطور انکار کہا تو کافر ہو گیا۔

ہاں اگر لوگوں پر طعن کے طور پر کہا کہ یعنی آج کل لوگوں نے شرع کو ایسا سمجھ رکھا ہے تو سخت گنہگار ہوا کہ عام کہا اور لفظ بھی معنی کفر کو موہم ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ 6 ص 114) پہلی والی صورت میں توبہ تجدید ایمان لازم وضروری ہے اگر ایسا نہ کرے تو مسلمان اس کا سخت بائیکاٹ کریں اس کو مسلمان نہ سمجھیں ورنہ میل جول رکھنے والے بھی لوگ گنہگار اور عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو شخص یہ کہے کہ عالموں نے دیس خراب کر دیا ہے اس کیلئے حکم شرع کیا ہے؟

جواب: علمائے دین کی توہین کفر ہے۔ مجمع الانہر میں ہے۔

من قال لعالم عويلم على وجه الاستخفاف فقد كفر۔

(فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 115)

مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے شخص کا بائیکاٹ کریں اور اس سے کوئی تعلق نہ رکھیں ورنہ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: جو سنی عالم کسی غیر مقلد کے عقائد پر مطلع ہو کر اس کی نماز جنازہ پڑھائے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: بحکم فقہائے کرام اس پر کفر لازم ہے۔

لہٰذا اس پر توبہ وتجدید ایمان لازم وضروری ہے اور تجدید نکاح بھی کرے اگر عورت رکھتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ 6 ص 121)

سوال: جو شخص خدا کے بعد عالم کا درجہ بتائے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: عالم سے مراد اگر یہی عرفی علماء لیا جنہیں مولوی کہا جاتا ہے تو یہ کلمہ کفر ہوگا
کہ اس میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر علماء کی فضیلت لازم آتی ہے۔ اگر مطلق عالم
مراد لیا کہ انبیاء علیہم السلام کو بھی شامل ہے کہ تمام عالم سے اعلیٰ واعلم وہی ہیں۔ تو یہ ضرور حق
ہے لہٰذا اس صورت میں اس پر کوئی الزام نہیں واللہ اعلم (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 135)

سوال: جو شخص اپنے کو مسلمان کہے اور فقہ کو بالکل نہ مانے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے اور فقہ کو بالکل نہ مانے وہ مرتد ہے اور اگر
کوئی تاویل کرتا ہے تو کم از کم بددین گمراہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 124)

سوال: جو شخص جان بوجھ کر مدخولہ مطلقہ کا نکاح عدت کے اندر دوسرے شخص سے
پڑھائے اور کہنے پر کہے کہ عدت کی ضرورت نہیں ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص اگر عدت کے مسئلہ سے واقف تھا پھر بھی کہا کہ عدت کی ضرورت
نہیں تو کافر ہو گیا۔
کیوں کہ مدخولہ سے عدت کے اندر کسی دوسرے کا نکاح پڑھانا حرام قطعی ہے
لہٰذا اس نے مطلقاً عدت کا انکار کیا اور کافر ہو گیا۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 139)
مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں اور اس سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ رکھیں جب تک کہ توبہ و
تجدید ایمان و تجدید نکاح نہ کرے ورنہ میل مراسم رکھنے والے سبھی لوگ عذاب
خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: دیوبندیوں وہابیوں کے عقائد کفریہ پر خبر رکھتے ہوئے انہیں عالم دین سمجھنا کیسا ہے؟

جواب: وہابی دیوبندی عالم دین نہیں، ان کے اقوال کفریہ پر مطلع ہو کر انہیں عالم
دین سمجھنے کا مطلب ہے کہ انہیں مسلمان سمجھنا اور یہ کفر ہے۔
علمائے حرمین شریفین نے انہیں لوگوں کیلئے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے۔
من شك فی کفرہ و عذابہ فقد کفر

یعنی ان کے کافر ہونے میں جو شک کرے وہ خود کافر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 345)

سوال: جو شخص یہ کہے کہ دینی امور میں علمائے کرام سے رائے لینا ضروری ہے اس پر ایک نے کہا میں تو عالموں کے منہ میں پیشاب کرتا ہوں اسی وقت اس سے کہا گیا یہ کیا بولی بول رہا ہے ذرا خدا سے ڈر اس پر اس نے کہا خدا تو اوپر ہے اور میں زمین پر ہوں اگر خدا یہاں آئے تو میں اس کو بھی درست کر دوں۔ ایسے ناشائستہ کلمات بولنے والے کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی ملعون بولیاں بولنے والا کافر و مرتد ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 6 ص 374)

اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی، مسلمانوں کو اس سے میل جول، اس کے پاس اٹھنا بیٹھنا، وہ بیمار پڑے تو اس کی عیادت کو جانا، مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرنا، غسل و کفن دینا، اس کا جنازہ اٹھانا، جنازے کے ساتھ جانا، اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا، اس کی قبر پر کھڑا ہونا حرام حرام قطعی حرام ہے اور اسے کسی قسم کا ایصال ثواب کرنا کفر ہے۔ قال اللہ تعالیٰ

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ

جو لوگ اسے ان کفریات کے معلوم ہونے کے بعد بھی مسلمان جانیں اس کے کافر و مرتد ہونے میں شک کریں وہ بھی کافر ہیں ان کیلئے بھی وہی احکام ہیں۔

من شك فی كفره و عذابه فقد كفر نسئل الله العفو و العافية ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظيم۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا و هب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب

(فتاویٰ رضویہ جلد 6 ص 374)

سوال: علم دین اور علماء کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ عالم دین ہے یونہی عالم دین کی نقل کرنا جیسے کسی جاہل گنوار کو منبر وغیرہ کسی اونچی جگہ پر

بٹھائیں اوراس سے مسائل بطور استہزاء دریافت کریں پھر اسے تکیہ وغیرہ سے ماریں اور جھاڑو بے حیا درخت کے پھول کا سہرا اس کے گلے میں ڈالیں اور مذاق بنائیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ سب کفر ہیں۔

اسی طرح شرع کی توہین کرنا جیسے کسی شخص نے کہا میں شرع ورع نہیں جانتا۔ یا عالم دین محتاط کا فتویٰ پیش کیا گیا اس نے کہا میں فتویٰ نہیں مانتا یا فتویٰ کو زمین پر ٹپک دیا یہ سب بھی کفر ہیں۔ (عالمگیری، بہار شریعت ج 9 ص 172)

سوال: ایک شخص نے دوران بحث و گفتگو یہ الفاظ کہا کہ جو علماء کی بات مانے گا سیدھے جہنم میں جائے گا، کچھ لوگوں نے کہا یہ ٹھیک نہیں ہے جو تم کہہ رہے ہو تو اس نے کہا میں ٹھیک کہہ رہا ہوں اور سوچ کر بول رہا ہوں تو ایسے شخص کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص جھوٹا بہت بڑا فاسق فتنہ پرور فساد انگیز اور موذی ہے۔ اس پر توبہ و استغفار فرض ہے اگر بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی کرنا مناسب اور احوط ہے"۔ (فتاویٰ فیض الرسول ج 1 ص 139)

مسلمانوں پر فرض ہے کہ جب تک توبہ استغفار نہ کرلے اس وقت تک اس کے ساتھ اسلامی تعلقات قائم نہ رکھیں۔ پنچایت کر کے اس کے بارے میں قطع تعلق کا اعلان کردیں لیکن اگر اس شخص کا مذکورہ بالا جملہ خاص علمائے سو یعنی باطل پرست مولویوں جیسے وہابیوں، دیوبندیوں کے مولویوں کے بارے میں ہے تو اس پر یہ احکام نافذ نہیں۔

سوال: وہابی دیوبندی مولویوں کا ہاتھ پیر چومنا اور اس کی تعظیم کیلئے کھڑا ہونا اور ان کو بنظر تعظیم جھکنے جانا کیسا ہے؟

جواب: ان کی کفری عبارت پر مطلع ہو کر بنظر تعظیم و توقیر ان کے ہاتھ پاؤں چومنا

ان کی تعظیم کیلئے کھڑا ہونا ان کو بھیجنے جانا ان کے پیچھے نعرہ تکبیر بلند کرتے کہیں لے جانا اس طرح کی ادا ان کے ساتھ اختیار کرنا جس سے ان کی تعظیم مقصود ہو سب کفر ہیں کیونکہ کافر کی تعظیم کفر ہے۔ (مستفاد از کتب فقیہ)

سوال: عالم فقیہہ کو گالی دینا کیسا ہے؟

جواب: اگر عالم فقیہہ کو اس لئے گالی دیتا ہے کہ وہ عالم فقیہہ اور عالم دین ہے جب تو صریح کفر ہے۔ اور اگر بوجہ علم دین عالم دین کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنے کسی دینوی جھگڑے کے باعث گالی دیتا ہے اور تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق و فاجر ہے اور اگر بے وجہ رنج رکھتا ہے تو مریض القلب اور خبیث الباطن ہے اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔ خلاصہ میں ہے۔

من ابغض عالما من غیر سبب ظاهر خیف علیه الکفر

منح الروض الازہر میں ہے۔

الظاهر انه یکفر (فتاویٰ رضویہ 10 ص 140)

سوال: زید ایک کافرہ عورت کو نہلا کر مسلمان کرنے کی غرض سے ایک عالم دین کے پاس قبل نماز جمعہ لایا اور مسلمان کرنے کو کہا۔ عالم دین نے کہا میں بعد نماز جمعہ مسلمان کروں گا چنانچہ کافی دیر بعد یہ عمل کام میں آیا۔ تو عالم دین نے جو تاخیر کی تھی اس کیلئے کیا حکم ہے۔

جواب: زید اور عالم دین دونوں پر توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح لازم و ضروری ہے۔ عورت نے جس وقت کہا تھا کہ میں مسلمان ہونا چاہتی ہوں اسی وقت زید پر لازم تھا کہ وہ اسے مسلمان کرتا۔ تفصیل سے اگر اسلام کی تلقین پر قادر نہ تھا تو وہ کلمہ طیبہ تو پڑھا سکتا تھا، اللہ عزوجل کی توحید اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت کا اقرار تو لے سکتا تھا۔ یہ ایمان مجمل کی تلقین اس کے اسلام کو کافی تھی اتنا کرنے کے بعد تب عالم دین کے پاس

لے جاتا کہ وہ مفصل تلقین کرتا۔ جتنی دیر اس نے غسل کرایا پھر عالم کے پاس لے گیا اتنی دیر کا اس کے ذمہ رضا ببقاء الکفر کا الزام ہے اور عالم کے پاس جب وہ پہنچی تو عالم پر فرض تھا فوراً اسے مسلمان کرتا، زید نے تو ایک وجہ سے تاخیر کی لیکن عالم نے بلا وجہ تاخیر کی۔ اس عالم پر زید سے زیادہ الزام ہے۔ زید پر تو حکم مختلف فیہ ہے مگر اس عالم پر حکم میں کوئی اختلاف نہیں اور عقلاً بھی اس پر الزام بہ شدت ہے جاہل کے لئے اگرچہ شرعاً عذر نہ ہو مگر عقلاً عذر ہو سکتا ہے۔ چنانچہ نماز اگر قائم ہوتی جب بھی اس اہم کام کیلئے شرعاً نماز کو توڑنے کی اجازت تھی۔ خلاصہ پھر شرح فقہ اکبر ملا علی قاری میں ہے۔

کافر قال المسلم اعرض علی الاسلام فقال اذھب الی فلاں کفر

شرح فقہ اکبر میں اس کی وجہ یہ لکھی۔

لانہ رضی ببقائہ فی الکفر الی حین ملازمۃ العالم ولقائہ

اولجھلہ بتحقیق الایمان بمجرد اقرارہ بکلمتی شھادۃ فان

الایمان الاجمالی صحیح اجماعاً

بہرحال تفصیل کیلئے فتاویٰ مصطفویہ ص 22 کا مطالعہ کریں۔ بہرحال اگر ایسا نہ کریں تو مسلمان ان دونوں کا بائیکاٹ کریں ورنہ عذاب خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔

سوال: زید نے بکر سے پوچھا تم صبح و شام کہاں جاتے ہو اس نے کہا قاری صاحب کے پاس قرآن سیکھنے جاتا ہوں تا کہ قرآن صحیح طور سے پڑھ سکوں۔ تب زید نے کہا قرات سیکھنا جھگڑا ہے اس کو چھوڑ دو سادہ طور سے قرآن شریف پڑھتے رہو تو زید کا یہ قول کیسا ہے اور زید کیلئے حکم شرع کیا ہے؟

جواب: اتنی قرأت سیکھنا جس سے آدمی قرآن عظیم صحیح پڑھے فرض ہے۔ جس نے اس سے منع کیا اس نے فرض سے روکا اور ایک فرض کو جھگڑا بتایا اس پر توبہ فرض ہے اسے تجدید ایمان و تجدید نکاح بھی کرنا چاہیے اور اس کا یہ کلمہ بہت برا ہے

جواپنی زبان سے نکالا (فتاویٰ مصطفویہ ج 1 ص 44) مسلمانوں کو چاہیے کہ ہمہ وقت شریعت کے قانون اور اس کے احکام کا لحاظ رکھیں ورنہ لاعلمی میں ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے پتہ تک نہیں چلے گا۔

سوال: جو شخص کسی فتوے کو کہہ دے کہ اس کو چولھے میں ڈال دو۔ اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: جو شخص شریعت کے حکم یا فتویٰ کو کہے کہ چولہے میں ڈال دو۔ وہ کافر ہو جائے گا۔

اسی طرح شریعت کا کوئی حکم یا فتویٰ سن کر کہے کہ یہ سب ہوائی باتیں ہیں یا ہوائی فائرنگ ہیں، کافر ہوجائے گا۔ (جنتی زیور)

سوال: اگر کوئی شخص کسی عالم دین سے بغیر کسی سبب ظاہر کے بغض ودشمنی رکھے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس شخص پر کفر کا خوف ہے۔

من ابغض عالما بغیر سبب ظاہر خیف علیہ الکفر کما فی النصاب

(فتاویٰ ہندیہ ج2 ص 243)

سوال: اگر کوئی شخص کسی مصلح شخص کے بارے میں کہے اس کا دیکھنا میرے نزدیک ایسا ہے جیسے سور کا دیکھنا تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس پر کفر کا خوف ہے۔ کما فی الخلاصۃ (ہندیہ ج2 ص 243)

سوال: اگر کسی نے کسی عالم دین یا فقیہ کو بغیر کسی سبب ظاہر کے بدگوئی سے یاد کیا تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس پر کفر کا خوف ہے۔

ویخاف علیہ الکفر اذا شتم عالما او فقیہا من غیر سبب ظاہر

(ہندیہ ج2 ص 243)

سوال: اگر کوئی شخص کسی عالم سے کہے تیرے علم کی دم میں گدھے کا ذکر یا دم کے

بجائے سرین یا فحش الفاظ استعمال کرے اور علم سے علم دین مراد لے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس شخص کی تکفیر کی جائے گی۔

ویکفر بقوله لعالم ذکر الحمار فی است علمك یرید علم الدین کذا فی بحر الرائق (ہندیہ ج 2 ص 243)

سوال: اگر کوئی جاہل شخص یوں کہے کہ جو لوگ علم سیکھتے ہیں وہ داستانیں ہیں کہ ان کو سیکھ لیتے ہیں۔ یا یہ کہا کہ جو کچھ کہتے ہیں وہ سب بیہودہ اور خواہشات ہے یا کہا کہ دھوکہ اور فریب ہے یا یہ کہا کہ میں حیلہ کے علم کا منکر ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس کا یہ سب کہنا کفر ہے۔ کمافی المحیط (ہندیہ ج 2 ص 243)

سوال: اگر کوئی شخص مجلس علم سے آتا ہو اس پر کسی نے کہا تو بت خانہ سے آرہا ہے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس شخص کی تکفیر کی جائے گی۔

رجل رجع عن مجلس العلم فقال له رجل آخر کنشت آمدی یکفر (ہندیہ ج 2 ص 243)

سوال: اگر کسی شخص نے کہا کہ مجھے مجلس علم سے کیا کام ہے یا کہا کہ جو کچھ وہ لوگ کہتے ہیں اس کو کون ادا کر سکتا ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس شخص کی تکفیر کی جائے گی۔

ولو قال مرا مجلس علم چه کار او قال من یقدر علی اداء ما یقولون یکفر کمافی الخلاصه (ہندیہ ج 2 ص 243)

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ علم کو کاسہ و کیسہ میں نہیں رکھ سکتے ہیں یعنی پیالہ طعام و کیسہ زر میں رکھنے کے قابل نہیں ہے۔ حالانکہ غرض انہیں پیالہ طعام و کیسہ زر سے ہے یا کہے کہ مجھے جیب میں روپیہ چاہیے میں علم کو کیا کروں گا تو اس

کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے شخص کی تکفیر کی جائے گی۔ کمافی العتابیۃ(ہندیہ ج2 ص243)

سوال: اگر کوئی شخص کسی عالم سے کہے کہ جایئے اور علم کو پیالہ میں رکھ کر اپنے کھانے میں لایئے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی تکفیر کی جائے گی۔

کمافی مجموع النوازل واذا قال لعالم شو علم رابکاسہ اندر فگن یکفر (ہندیہ ج 2 ص 243)

سوال: اگر کوئی فقیہ علم کی بات یا کوئی حدیث بیان کرتا ہو اس پر دوسرے نے کہا یہ کچھ نہیں ہے اور اس کو رد کر دیا یا یہ کہا کہ یہ بات کس کام آئے گی۔ روپیہ چاہیے کہ آج کل لوگوں کی عزت وآبرو ہے علم کس کام آتا ہے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔

واذا کان الفقیہ یذکر شیئاً من العلم اویروی حدیث اصحیحاً فقال اخر ایں ہیچ نیست وردہ اوقال ایں سخن بچہ کار آید درم باید کہ امروز حشمت مردم راست علم کرابکار آید فھذا کفر (ہندیہ ج 2 ص 243)

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ شرابی کبابی یا رند بننا اور خلاف شرع کرنا عالم بننے سے اچھا ہے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کہنا کفر ہے۔(ہندیہ ج2 ص243)

سوال: اگر کوئی عورت اپنے شوہر عالم کے بارے میں کہے کہ لعنت ہو عالم شوہر پر تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی تکفیر کی جائے گی۔

امراة قالت علی الزوج العالم اللعنة تکفر (ہندیہ ج 2 ص 243)

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ عالموں کے افعال جیسے کافروں کے افعال تو اس کے بارے میں حکم ہے؟

جواب: ایسے شخص کی تکفیر کی جائے گی۔ اور یہ تکفیر اس وقت ہے کہ اس نے تمام افعال مراد لئے ہوں کہ اس صورت میں اس کے قول سے حق و باطل میں مساوات ہو جائے گی اور یہ کفر ہے۔ لق (ہندیہ ج 2 ص 243)

سوال: اگر کسی نے کسی عالم سے کسی واقعہ میں جھگڑا کیا اور عالم نے اس کو کوئی وجہ شرعی بتلائی اس پر اس نے کہا کہ عالم پونا نہ کرو کہ یہ فائدہ نہ دے گا اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس شخص پر کفر کا خوف ہے۔

کما فی الفتاوی الھندیۃ (ج 2 ص 243)



فائدہ جلیلہ

حکایت:

ایک فقیہ نے اپنی کتاب ایک شخص کی دوکان میں رکھ دی اور چلا گیا پھر اس دوکان کے پاس سے گزرا تو اس دوکاندار نے اس سے کہا اپنی آری (جس سے بڑھئی لکڑی کاٹتے ہیں) بھول گئے تو فقیہہ نے کہا میری کتاب تمہاری دوکان میں آری تو نہیں۔ تو دوکاندار نے کہا کہ بڑھئی آری سے لکڑی کاٹتا ہے اور تم کتاب سے لوگوں کی گردن کاٹتے ہو تو فقیہہ نے اس بات کی شکایت شیخ محمد بن فضل سے کی تو پھر شیخ موصوف نے اس دوکاندار کے قتل کا حکم دیا۔ کمافی المحیط (فتاویٰ ہندیہ ج 2 ص 243)

سوال: اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر ناراض ہے اور اس بیوی کو اللہ پاک کی فرمانبرداری کا حکم دیتا رہتا ہے اور نافرمانی سے روکتا ہے اس پر عورت نے کہا کہ میں خدا کو نہیں جانتی اور علم کو کچھ نہیں سمجھتی میں نے اپنے آپ کو دوزخ میں کرلیا ہے تو ایسی عورت کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: شیخ عبدالکریم اور ابوعلی سعدی نے ایسی عورت کے سلسلے میں فرمایا ہے کہ اس نے کفر کیا۔ (فصول عمادیہ ہندیہ ج 2 ص 244)

سوال: اگر کسی شخص سے کہا جائے کہ طالب علم دین لوگ فرشتوں کے پروں پر چلتے ہیں تو اس نے کہا کہ یہ تو جھوٹ ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جھوٹ کہنے والے کی تکفیر کی جائے گی۔ (ہندیہ ج 2 ص 244)

سوال: اگر کوئی کہے کہ سرکار امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا قیاس حق نہیں ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے شخص کی تکفیر کی جائے گی "رجل قال قیاس ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حق نیست یکفر کذافی التتارخانیہ" (ہندیہ ج 2 ص 244)

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ ایک پیالہ ثرید کا علم سے بہتر ہے تو کیا حکم ہے؟
جواب: اس شخص کی تکفیر کی جائے گی۔ رجل قال قصعة من ثريد خير من العلم كفر یعنی ایک پیالہ ثرید علم سے بہتر ہے تو تکفیر کی جائے گی۔ یہ فصول عمادیہ میں ہے۔
(ہندیہ ج 2 ص 244)
سوال: اگر کوئی شخص کسی کو اے کافر یا اے مجوسی، یا اے یہودی کہے اور اس پر وہ شخص لبیک (جی ہاں) کہے تو لبیک کہنے والے کیلئے کیا حکم ہے؟
جواب: لبیک کہنے والے کی تکفیر کی جائے گی۔ اور اسی طرح اگر کہا کہ ہاں ایسا ہی جان لے تو بھی تکفیر کی جائے گی۔ (ہندیہ ج 2 ص 248)
سوال: اگر کسی شخص نے اپنے مقابل سے کہا میرے ساتھ شرع کی طرف چل تو اس کے مقابل نے کہا کوئی پیادہ لے آتا کہ میں چلوں بے جبر نہیں جاؤ گا تو اس طرح جواب دینے والے کا کیا حکم ہے؟
جواب: اس کی تکفیر کی جائے گی۔ اس لئے کہ اس نے شرع سے عناد کیا

رجل قال لخصمه اذهب معي الى الشرع او قال بالفارسية بامن بشرع رو وقال خصمه پیاده بیار تا بروم بے جبر نروم یکفر لانه عاند الشرع (ہندیہ ج 2 ص 244)

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ میرے ساتھ شریعت اور حیلے فائدہ نہ دیں گے یا یہ کہا کہ پیش نہ جائیں گے یا یہ کہا کہ میرے واسطے دیوس ہے شریعت کو کیا کروں۔ تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟
جواب: یہ سب کفر ہیں۔ (فتاویٰ ہندیہ ج 2 ص 244)
سوال: اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ جس وقت تو نے روپیہ لیا تھا اس وقت شریعت اور قاضی کہا تھا تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟
جواب: اس شخص کی تکفیر کی جائے گی اور بعض نے فرمایا کہ اگر قاضی سے مراد اس شہر کا قاضی لیا ہے تو تکفیر نہ کی جائے گی۔ (ہندیہ ج 2 ص 244)

سوال: اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو کیا کہتی ہے حکم شرع کیا چیز ہے تو اس عورت نے ایک بڑی سی ڈکار لی اور کہا کہ اس شرع کو، تو عورت کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: وہ عورت کافرہ ہوگئی اور اپنے شوہر سے بائن ہوگئی ھذافی المحیط

(ہندیہ ج 2 ص 244)

سوال: ایک شخص کے سامنے کسی نے اماموں کا فتوئی پیش کیا تو اس نے رد کیا اور کہا کہ یہ کیا کھرا انبار فتوئی لیا ہے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے شخص کی بعض فقہائے کرام نے تکفیر کی ہے۔

قیل یکفر لانہ رد حکم الشرع

یعنی اس وجہ سے کہ اس نے احکام شرع کو رد کیا اور اسی طرح اگر اس نے کچھ نہ کیا فقط فتوئی زمین پر ڈال دیا اور کہا کہ یہ کیا شرع ہے تو بھی یہی حکم ہے۔

(ہندیہ ج 2 ص 244)

سوال: ایک شخص نے کسی عالم کے پاس ایک استفتاء کیا کہ اس صورت میں میری بیوی کو طلاق واقع ہوئی کہ نہیں تو اس عالم موصوف نے فتوئی دیا کہ طلاق واقع ہوگئی اس فتوئی پوچھنے والے نے کہا میں طلاق ولاق کیا جانوں، بچوں کی ماں کو میرے گھر میں رہنا چاہیے۔ تو اس مستفتی کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: قاضی امام علی سعدی نے اس کے کفر پر فتوئی دیا ہے۔

افتی القاضی الامام السعدی بکفرہ کذافی فصول العمادیہ

(ہندیہ ج 2 ص 244)

سوال: دو اشخاص میں جھگڑا ہوا۔ ایک شخص عالم سے حکم شرع کا فتوئی لکھا کر اپنے خصم کے پاس آیا اور کہا کہ یہ فتوئی ہے تو اس نے کہا کہ ایسا نہیں ہے جو انہوں نے فتوئی دیا ہے یا یہ کہا کہ میں اس پر عمل نہیں کروں گا تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس دوسرے شخص کیلئے تعزیر ہے "کذافی الذخیرہ"

(فتاوئی ہندیہ ج 2 ص 244)

(10) داڑھی

سوال: بکر نے زید سے پوچھا تم اتنی چھوٹی اپنی داڑھی کیوں رکھتے ہو جو شرع سے کم ہے، داڑھی شریعت کے مطابق رکھو اور کاٹ چھانٹ نہ کرو۔ زید نے تاؤ میں آ کر کہا کہ شریعت وریعت اپنے پاس رکھو اس پر بکر نے غصہ میں ہو کر کہا کہ پھر تمہاری یہ داڑھی داڑھی ہی نہیں ہے۔ جتنی بڑی تمہاری داڑھی ہے اس سے تو کہیں بڑے میرے موئے زیر ناف ہیں۔ تو زید و بکر کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: زید کا کہنا کہ شریعت وریعت اپنے پاس رکھو مجھے نہ بتاؤ یہ کہنا کفر ہے۔

کہ اس میں شریعت مطہرہ کی توہین کے ساتھ مسائل شرعیہ سے انکار ہے اور یہ دونوں کفر ہیں جیسا کہ صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ شرع کی توہین کرنا مثلاً کہے میں شرع ورع نہیں جانتا) کفر ہے۔ (بہار شریعت حصہ 9 ص 172)

اور امام المسلمین اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ جو شخص مسائل شرعیہ کے مقابلہ میں کہے کہ میں مسائل شرعیہ کو نہیں جانتا وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ (فتاویٰ رضویہ شریف جلد 6 ص 517)

اور بکر نے چونکہ زید کے کلمات کفریہ سن کر اس کی داڑھی کے بارے میں الفاظ مذکور کہے اس لئے اس پر کوئی جرم عائد نہیں کہ عند الشرع کافر کی داڑھی قابل عزت نہیں ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول ج 1 ص 125)

سوال: جو لوگ داڑھی بڑھانے کو عیب بتاتے ہیں بلکہ داڑھی والوں پر ہنستے ہیں اور ان کی ہجو اس طرح کرتے ہیں کہ بکروں کی طرح داڑھی ہلاتے ہیں اور بکرا آیا ہے وغیرہ وغیرہ ایسے لوگوں کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: داڑھی پر ہنسنا اور اس پر مذاق اڑانا کفر ہے۔ اس لئے کہ تمام انبیاء کرام

علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سنت متوارثہ کی توہین وتنقیص ہے اور انبیائے کرام کے سنت کی توہین کفر ہے لہٰذا وہ لوگ جنہوں نے بھی داڑھی کا مذاق اڑایا اور وہ کلمہ خبیثہ کہا ان پر توبہ وتجدید ایمان لازم اور بیوی والے ہوں تو تجدید نکاح بھی ضروری ہے۔

(مستفاد از فتاویٰ رضویہ ج6 ص282)

سوال: جو عورتیں آپس میں جھگڑتے ہوئے ایک دوسرے کے شوہر کو بایں طور گالی دیتی ہیں کہ تیرے شوہر کی داڑھی مونچھ لات سے اکھاڑ دوں یا معاذ اللہ اس میں استنجا کر دوں اور ان عورتوں کے شوہر ان کو اس لئے منع نہیں کرتے کہ وہ عورت جب ہم کو گالی دیتی ہے تو ہماری بیوی اس کے شوہر کو گالی دے گی نیز جو تماشائی لوگ اس طرح کی گالی سے مزا لیتے اور ہنستے خوش ہوتے ہیں ان کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: داڑھی کے متعلق اس طرح گالی دینا ان کے شوہروں کا اس کے سننے پر راضی ہونا اور تماشائیوں کا اس طرح کی گالی پر مزا لینا ہنسنا اور راضی رہنا کفر صریح ہے۔ لہٰذا ان تمام لوگوں پر توبہ صحیحہ، تجدید ایمان، تجدید نکاح لازم ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (مستفاد از کتب فقہیہ)

سوال: جو شخص کہے کہ داڑھی منڈانا سنت ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس نے واقعی داڑھی منڈانے کو سنت کہا تو ضرور کلمہ کفر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج2 ص188)

سوال: جو شخص کہے کہ میں داڑھی نہیں رکھوں گا مجھے ان خفاش (چمگادڑ) پروں کی ضرورت نہیں ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس کا اس طرح کہنا کہ مجھے خفاش پروں کی ضرورت نہیں داڑھی کے ساتھ استہزاء ہے اور داڑھی شعائر اسلام سے ہے اور شعائر اسلام کے ساتھ استہزاء کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج10 ص206)

سوال: جو شخص کہے کہ لاکھ داڑھی بڑھاؤ مساجد بناؤ کچھ ثواب نہیں جب تک ہندوؤں کے ساتھ میل جول کر کے ساتھ ہو کر ملک کی بہبود میں کوشش نہ کرو اور دیس بھگت نہ بنو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: مشرکین ہندوؤں سے میل جول حرام ہے۔

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ

(ھود:113)

اور حرام کو اسلام بتانا کفر ہے۔

(رد التفصیل فی الحجۃ الموتمنہ) فتاویٰ رضویہ ج10 آخر ص299)

سوال: جو شخص داڑھی چھوڑنے اور نیچی رکھنے کی تحقیر کرے اور جو ایسا کرتے ہوں ان سے ہنسی مذاق کے ساتھ پیش آئے انہیں تشبیہات و تمثیلات شنیعہ سے یاد کرے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر داڑھی چھوڑنے یا نیچی رکھنے کی تحقیر کرے اور ان لوگوں کے ساتھ جو اس طرح کرتے ہیں استہزاء اور انہیں تشبیہات و تمثیلات شنیعہ اور قبیحہ سے یاد کرے وہ قطعاً کافر ہے۔ سنن متواترہ سے ہے اور اس کی سنیت قطعی الثبوت ایسی سنت کی توہین و تحقیر اور اس کے متبعین پر استہزاء بالاجماع کفر ہے۔

کما ھو مصرح فی کتب الفقھیۃ والکلامیۃ۔

سوال: ایک بے نمازی شرابی داڑھی منڈانیوالا لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر بے وضو مولود شریف پڑھتا ہے اگر کوئی مسئلہ بتائے یا تنبیہ کرے تو استہزاء اور مزاح کرے بلکہ اپنے معتقدین سے کہے کہ داڑھی منڈانیوالے رکھانے والوں سے بہتر ہیں کیونکہ جس طرح ان کے رخسار صاف ہوتے ہیں ایسے ہی ان کے دل بھی مثل آئینہ کے صاف و شفاف ہیں۔ تو اس طرح کے قائل پر کیا حکم ہے؟

جواب: حضور پرنور سید عالم ﷺ کا ذکر شریف پڑھنا باوضو مستحب ہے اور بے وضو بھی جائز ہے۔

اگر نیت معاذ اللہ استخفاف کی نہ ہو۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے۔

کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ رواہ الائمۃ احمد ومسلم والاربعۃ الا النسائی عن ام المومنین الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رواہ البخاری تعلیقا

اور اگر معاذ اللہ استخفاف و تحقیر کی نیت ہو تو صریح کفر ہے اسی طرح مسائل شرعیہ کے ساتھ استہزاء صراحۃً کفر ہے۔

قال اللہ تعالیٰ۔

أَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶۵﴾ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ط (التوبہ: 66-65)

یونہی وہ کلمہ ملعونہ (کہ داڑھی منڈانے والے رکھانے والوں سے بہتر ہیں) صاف صراحت کے ساتھ سنت متواترہ کی توہین اور کلمہ کفر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 10 نصف اول ص 218)

لك٥ الحمد للہ فی الاولیٰ والاخرۃ والصلوٰۃ علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہ وصحبہ اجمعین





رضوی فاؤنڈیشن پاکستان

E-mail: rizvifoundation@hotmail.com